ماشاء الله لا قوة الا بالله

حسب فرمائش جناب والدی منشی فخر الدین صاحب تاجر کتب ... فخر المطابع

١٩٠٩ء

آثار محشر

١٣٢٧ھ

باہتمام کمترین انام مسکین محمد شمس الدین پسر ... حاجی محمد یعقوب صاحب مرحوم

در مطبع فخر المطابع واقع لکھنؤ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے ہی حمد خدا جو ہے کثیر الغفران | مالک الملک و اولی الامر عمیم الاحسان
ہے رجا مجھ سے اس پاک کے یہ ناممرا | سے بے غل و غش ہو پسند خرد ناموران

لائق حمد و سزاوار ثنا | ذات پاک حق ہے آشنا
جسکے کن کہتے نہ گذرا ایک پل | کردیے پیدا بر و بحر و جبل

اور بچھایا اس نے یہ فرش تراب | کتنے ہی کن کہنے سے قطرے ابر و آب
اور ذلیل اسکے کو از صنع کمال | کردیا محکم با وتاد جبال

اور کیا ہے نصب مانند حباب | خیمۂ گردون بلا چوب و طناب
اور زینت اسکو دی ایک یوم | از مصابیح مہ و مہر و نجوم

دیکھ لو گر ہے تری آنکھوں میں نور | کیا ہی ہے اسکی قدرت میں قصور
ہے ہرا جون سطح آئینہ صاف | از شقوق و از فتور و از شگاف

ایک جا سب ملکے معماران عصر | کر تو دیں تعمیر ایسا ایک قصر
کس کو قدرت ہے جو لائے ہمسری | ماری گئے ایسے قادر کے فری

اور پھر ان سب کو وہ ذات قدم | دم میں کر دیگا قیامت کو عدم
یعنی جسدم دم کیا جاویگا صور | سب فنا ہونگی بلا ریب و قصور

اس جہان میں جز ذات حی لا یموت | کچھ نہ ہوگا ہے یہ قرآن میں ثبوت
اور جب چاہیگا پھر بعد از ممات | تب یونہی ایک دم میں بخشیگا حیات

اور لیگا ہر کسو سے پھر حساب | روبرو اپنے وہیں حسب الکتاب
ہوگا جسکا پلہ نیکی ثقیل | دیگا جنت اسکو وہ رب جلیل

ورنہ یعنی پلہ اعمال زشت | جسکا بھاری ہوگا سو ہو بد سرشت
پائیگا اسم مکان ہاویہ | ہے برا از رنج و الم وہ زاویہ

اس طرح وہ فاعل مختار ہے | قادر بے عجز و حکم کار ہے
جو کہو سو اسے مقدور ہے | کچھ نہیں تردید اسکی دور ہے

گمراہ لوگوں کی ہدایت کو لیے | انبیاؤ مرسلین پیدا کیے
اور کیے نازل صحیفے انپہ چند | اور بعضوں پر کتابیں بہر پند

تا سنا میں حسب فرمان وحید | سب کو امر و نہی اور وعدہ وعید
جسمیں اسکے لوگ سب طاعت کریں | اور شرک و کفر و بدعت سے ڈریں

نوح کو جس وقت دیکھا بر ملا | کہ ہے وہ غایت گرفتار بلا
سارہے نو سو سال تک لیل و نہار | اسنے دعوت کی نہان و آشکار

اور سارے لوگ کہتے ہیں نفور | یعنی سنسن بھاگتے ہیں دور دور
تب کیا طوفان میں سب کو غرق | تھے جو مشرک غرب سے لیکر تا بہ شرق

ہو گئی سبب تو وہ کفار ہلاک
جو کہ تھے جز مومنان اہل فلک (کشتی ۱۲)

یون کیا لی اپنے اعدا سے قصاص
حضرت نوح پیمبر کو خلاص

اور بچایا ہود کو بھی عاد سے
یعنی اُنکے فتنۂ و بیداد سے

تھے عظیم الجسم وہ مانند عوج
عوج سی کچھ کم نہ تھا اُنکا عروج

کی مسلط اُنپہ ای نیکو صفات
ریح صرصر آٹھ دن اور سات رات

ہو گئے بے جان گر پڑے وہ خودپسند
خاک پر یک لخت جون نخل بلند

اور کیا محفوظ اُسنے مثل ہود
حضرت صالح کو از قوم ثمود

وہ بھی تھے اک بانی ظلم و فساد
عہد مین صالح کی مثل قوم عاد

کر دیا یک لخت اُنکو بھی ہلاک
ایک صیحے سے فقط بی ترس و باک

یون ہی قوم لوط کو وقت سحر
ایک دم مین کر دیا زیر و زبر

ایسے تھے وہ بیحیا ناپاک کیش
کرتے تھے اغلام مردون سے ہمیش

لوط اُنکی ہاتھ سی آئی تھے تنگ
دیکھ دیکھ اُنکا حشونت کا ڈھنگ

اور کی اُسنے بالطاف تمام
نار ابراہیم پر برد و سلام

اور کلیم اللہ کو فرعون سے
دی امان اُسنے ہی اپنی عون سے

گو کئے تھے قتل اُسنے صد ہزار
زعم سے موسیٰ کی اطفال صغار (سردہ ۱۲)

پر نہ پایا اُسنے موسیٰ کا پتا
گرچہ لوگون نے دیا اُسکو بتا

آخرش اُسکو بھی با فوج و سپاہ
کر دیا موسیٰ ہی کے ہاتھون تباہ

اور باندھی جب یہودون نے کمر
قتل پر عیسیٰ کے بے تیغ و تبر

تب لیا اُسکو اُٹھا افلاک پر
رہ گئے سر پیٹتے سب خاک پر

یون ہی ختم الانبیا کے روز و شب
تھے عداوت مین صنادید عرب

اور مثال اُنکی جو تھے کفار سب
جون ابوجہل و ولید و بولہب

روز و شب شام و سحر وہ زشت کیش
بغض آنحضرت سے رکھتے تھے ہمیش

پھر اُسی قادر نے بے گفت و شنود
کر دیا اُنکو جہنم کا وقود (ایندھن ۱۲)

سب پہ غالب ہے وہ سلطان بیچون
سب اُسی سے چاہتے ہین نصرت و عون

قبضۂ قدرت مین اُسکی ہے مدام
فرش سے تا عرش جو کچھ ہے تمام

ہر جگہ پر حاضر و ناظر ہے وہ
ہر کسی کا حافظ و ناصر ہے وہ

خالق و رازق اُسی کی ہے صفت
دیکھ لی ظاہر بچشم معرفت

ہے اُسی کے ہاتھ سب موت و حیات
فاعل مختار ہے وہ پاک ذات

اک قصیدہ اب لکھو اس آن مین
اُس ملیک مقتدر کے شان مین

اس سخن مین کبر کچھ مت بوجھنا
مانتا ہون مین نہین لاف ثنا

سب سے بھی ہون زیادہ ناتوان
لاف کیا مارونگا اسمین مین جوان

ہے یہ وہ بحر محیط ای مرد نیک
قعر و ساحل ہے نہ جسکا دو مین ایک

سابح و غواص جو بھی دیکھ اسکا جوش
ہو گئے یک لخت سب گم کردہ ہوش

حسب استعداد اسمین خوب خوب
پیرے اور غوطے لگائے ڈوب ڈوب

پر کسو کچھ نہ پائی یہ خبر
کہ کہان ہے قعر اور ساحل کدھر

قصہ کوتہ جبکہ خود ای باصفا
بولے لا احصی ثنا مصطفیٰ

پھر ہمارا اور تمہارا کیا شمار
ماریں جو لاف ثنا سے کردگار

ذرے کی کیا اصل پیش آفتاب
جو مقابل ہوکے یارے لاف تاب

بلکہ ہر یک حسب استعداد خویش
کرتے ہین طبع آزمائی کم و بیش

اے محمد امین سی طبع آزما
ایک تو بھی ہے سب طبع آزما

حرف تحفۂ تقدیر پر ہوا التحریر

قصیدہ

مثلا اسی نہین سکتی ہی کا

الم پہ شرح یہ لازم نہیں ہے بے صبری
مقطعات ہیں رموز کی سی عبارت سے
یہ بیٹھ بیٹھ کے خیزی یہ پابند حرف ہوا
بلا قصور با مر شعور وقت ضرور
نہیں جو آہی نہ ہوگا کوئی سلیمان سا
بحکم آن شہ الا جیبن فیع و وسیع
نشست بنی مصب نیا پہ جو کہ ہے دازن
تمام ملک کیا ملک اُس نے شرق تا غرب
لشاع وہاں تو سبب گیا بہانہ تھا یہیں
ہزار آخرین اُس شاہ کربلا ادپر
نہ مانی بات یزید پلید کی زنہار
خلاف اُسکی عزیزو کبھی نہ رکھو قدم
وہاں کی راہ کا تو پاس ہے توشۂ تقویٰ
یہ خواب ہے کہ طلسمات یا معما ہے
کمال آتی ہے رقت یہ حال کر کے خیال
دہن میں آب ہے گر تو زبانی نان کباب
یہ خاک سا نہیں سیم و زر کے محتاج
دیا جو حق نے نگاہ زبان ہیں اُنکی اثر
وہ اُسکی وقت کے ہیں بادشاہ ملک جسکو دیتا
اُسی کی ذات ہے مطلق ملک بیشک ہے قدیر
غنی ہے مال سے اور ملک سے ہے بے پروا

سپاس حق ہی ہے بر نعمت قلیل و کثیر
کوئی اس آیت لا اجل کی کیا کرے تفسیر
کھڑی ہے سر پہ اجل ہاتھ میں لیے شمشیر
کریگا پیک اجل قبض روح بے تاخیر
کہ جسکے امر سے جن و بشر تھی سب تسخیر
جو ہے وہ مسجد اقصیٰ جنوں نے کی تعمیر
کہ جسمیں آج ہوا سر فراز کل تغییر
مع بلاد جہاں بحار و نہر و غدیر
بجز کفن نہ ملا اُسمیں سے ہوئے فقیر
پیا سا جسکے لہو کا تھا ایک شمر شریر
شہید ہو گیا بر سنت رسول بشیر
پڑو گے ورنہ جہنم میں جو ہے بئس مصیر
جو دسترس ہو تو جیں اسمیں مت کرو تقصیر
نہیں خیال میں آتا جو کچھ کریں تقریر
کہ تف ہے حشمت دنیا پہ جسکی یہ توقیر
پلاس پوش و قناعت بکن بخور شعیر
نگاہ اُنکی میں یکساں ہے خاک اور اکسیر
نہیں ہیں پارس و اکسیر میں بھی یہ تاثیر
بغیر منت و احسان سلسلہ تسخیر

مطلع ثانی

ہیں اُسکو دیے گدا سے بلند و امیر

مثال خواب پریشان ہے طلسم جہان
پھر اس ملک عدم سے کوئی مسافر بھی
جز اشک میں ندامت بچشم تر دامن
کوئی بھی باقی رہا دیکھ چشم عبرت سے
ہمیشہ صبح و مسا تخت آن شہ والا
بوقت موت بھلا کچھ بھی اُنکو ساتھ گیا
کلیم نوح اولو العزم عشا فی و القرنین
پلنگ موت سے آخر اُسی بیابان میں
وہی عجوزہ دنیا ہے جسکو دیکے طلاق
بجان سید مگر بیعت یزید پلید
صراط حق ہے یہی جو ہے سنت نبوی
سنو فریفتہ اس دار لابقا اوپر
بوقت خواب امیر و فقیر یکسان ہے
جو قبر کھود کے مردے کو دیکھے تو اُسے
دہن میں کیچے آلودہ کھلے پالودہ
نہ دیکھ چشم حقارت سے خاکساروں کو
ہیں جو کہ جا نشین گوشۂ قناعت کے
وہ ہیں ہیں بر تو کل کے قطب بے جنبش
لکھوں اب اُسکی ثنا میں یہ مطلع ثانی
ہے شیشہ بشک ولایت لطف سے ہم اپنے

نہیں ہے ثانی یوسف کوئی جو دے تعبیر
جو اس سے پوچھتے ہیں کس وطن رہ خطیر
رہیں یگی ہوئی موت سبب گریبان گیر
ہزاروں کھپ گئے اس خاک میں نفر و جیم
اڑی تھا باد کے اوپر مثال برطیر
نہال و مال تخت و دولت و سلطنت و سریر
خیال کیجے تو کیسا تھا وہ امیر کبیر
اجل کے چنگ سے اُسکو بھی کیا نخچیر
برادرین ہے جو مقتول شبر و شبیر
خلاف سنت حضرت ہوئی اُنکو پذیر
بیان ہے دھاد جنت ہے جیسے سید کی گیر
یہ بوجھ لو کبھی ملک عدم سے آئے گا [illegible]
فراش مخمل و دیبا ہو یا بساط حصیر
کوئی نجانیگا یہ تھا امیر یا کہ فقیر
یہ وہی مجھ کی ہے افضل شیر و شیر
اگرچہ رہتے ہیں ظاہر میں وہ بلباس حقیر
طمع سے بھاگتے ہیں وہ کمان سے جوں تیر
اگرچہ سچ ہے میں ہیں ہیں یادِ نخچیر
کہ میں گدا ہوں وہ ہے بادشاہ عالمگیر
کہ جسکی شان ہے قرآن میں تہ بصیر
خبر ہر ایک کی انتہا ہے وہ لطیف خبیر

غرض غرض سے اسکو جو کوئی کرے نظارہ — وہ خود علیم ہے وہ سب سے ہے بصیر
وہ شاہ آپ ہے بے اشتباہ شاہ و گدا — کرے ہے نظم و نسق خلق کا بغیر وزیر

نہ مصلحت کی ہے حاجت نہ شورے کی ضرور — بھلا وہ کسلیے کرے صلاح کار و مشیر
احد ہے اسکی صفت و صمد ہے اسکی ثنا — نہ کوئی اسکا ظہیر و شریک کوئی نہ اسکا نظیر

حباب وار کیا نصب خیمۂ گردون — بلا عماد و طناب اسنے ہی صغیر و کبیر
جزا و کرم ہر اک پہ عام گسترده ہے — فراش اسکا صحن باین طول و عرض مثل حصیر

بہ روشنی چشم جملہ عالمیان — بنا دہ دو لگن جیسے شمع ماہ منیر
ہر اک سباع و بہائم ہر اک وحوش طیور — ہیں اسکے دام میں نعمت کے پابہ زنجیر

کچھ ایسے طفل جو تھے اسکی پرورش پا کر — ہمیشہ پیتے رہے پستان زنبیان شیر
مقر ہے سارا جہاں اسکی احدیت اوپر — مگر ہے کافر و مشرک جو ہین کہ اہل سعیر

کچھ ایسا انکی دماغون میں گمراہی کا خلل — ہوئے گا سارے طارت نکر د تو شیر
کہ چھوڑ راہ ہدایت مطارف ضلالت کے — یہ جاتے ہین چلے شتاب سے اپنی مثل نفیر

فساد انکے لہو کا کبھی نہ ہو صلاح — نہین نکلنے کا الا بہ نشتر شمشیر
سنتے ہے انکو سناتے رہے ہین وعدہ وعید — ہر ایک اہل رسالت جو تھے بشیر و نذیر

نہین منع رہے تنیا سے کہ دل جنکے سخت — کہا ہے حق نے علی الکافرین غیر یسیر
مفید کب ہوا انھین نسخۂ فلاطونی — جنھونکا روز ازل سے بگڑ گیا تخمیر

انھین کو پاس ہدایت کے تئین نوح نے سو برس — سنائی ہر رسے اول سے تا بوقت اخیر
نہ مانا جبکہ کسی نے بھی تب اٹھا طوفان — انام غرق ہوئی قہر حق سے بی تاخیر

یونہی کلیم نے فرعون کو بہت مدت — دکھا کے معجزے سمجھا بہ کیا مگر وہ شریر
نہ آیا راہ ہدایت پہ بحر مین آخر — ہوا ہلاک مع لشکر امیر و وزیر

جناب پاک رسالت جو تھے شفیع امم — کہ جنکی ذات تھی رحمت بے صغیر و کبیر
کلام پاک ہے الشاہد نعت آنحضرت — خصوص جسکا مصنف ہے نقش تقدیر

طبیب وہ ہے رسول من حکیم و کریم — وحید عصر ہر اک فن کے بعید بل و نظیر
نہ چاہا انکو جو ان کے مریض شرک و نفاق — کہ ہووین نسخۂ توحید سے علاج پذیر

خصوص جن تھے چچا آپکی ابی طالب — کہ انکا مہر و محبت مین تھا نہ کوئی نظیر
وفات کر گئے جسدم سے جدا آنحضرت — انہی کی ہاتھ ہوئی پرورش سن صغیر

بیار زدہ بھی نہین تھا کہ وہ مسلمان ہوں — مگر نہ لائے وہ اسلام تا بوقت اخیر
اگرچہ مرثیہ لکھے بھی بعبارت اقرار ہے — نہین مفید ہو گر کھینچئے بچشم حریر

ہدایت و ضلالت کا وہی ہو مختار — یہ جب کہ امر ہے نالوت ہے خاک کی تقدیر
کسے مجال جو قدرت مین اسکی ہاتھ لگائے — پہ سکتا ہون جو اسمین شیخ ہو یا پیر

جسے خدا ہی کہے گمراہ خود کیا ہووے — اسے جو راہ لگاوے وہ کونسا ہے پیر
لکھا ازل کا محمد کسوئے تا بہ ابد — نہین مٹے گا ہے اسمین شاہ و یا دلگیر

اسمین تحریر ہے اب نعت رسول الثقلین — کیا تھا حق نے جسے رہبر جن و انسان

ابکہون نعت جناب مصطفےٰ — تاکہ حاصل ہو مجھے راہ صفا
راہ ہے اسکی صراط مستقیم — بیخطر از خوف دزدان رجیم

جو چلا اس راہ پر وہ با صواب — منزل مقصود کو پہونچا شتاب
کس سے ہو وصف اس رسول پاک کا — مرتبہ تھا جسکے تئین لولاک کا

تھا حق مین اسکے سرور دین کا وجود — تھا سراپا معدن الطاف جود
کیونکہ تھا وہ بہترین کائنات — رحمۃ للعالمین تھی اسکی ذات

گو کہ ظاہر مین کہے ایک حرف — ظاہرا تھا مطلقا وہ پاک ظرف
لیک باطن مین جو جو وہ رسول — تھا سراپا علم عرفان کا اصول

ای پڑھا تھا وہ رسول راہبر
اقربت غربت مین وہ محبوب حق
تو کہ موسیٰ اور مسیح پاک زاد
اہل مکہ سب ہوے معجزہ طلب
تب بھی جانین کہ برحق ہی رسول
امر حق سے قرص مہ کو بریا
آرگیا ہر ایک کے چہرے کا رنگ
زود تر دون ہی مٹا اک شغل کے
کرکے حملہ غازیون نے بید ریغ
اور جو تھا مال غنیمت بیشمار
اور اس ساقی کوثر نے یہان
انگلیون سے کردی چشمے روان
کرچکا ایک دو غزوہ ون مین اب
آسکے یہ قدرت کسی انسان مین
آیہ الیوم اکملت لکم
فرض کی ہی حق نے اسکی اتباع
اتنگا اک سیل پر جب آفتاب
جس کسی کا نامہ اعمال نیک
صرف کردی جسنے عمر بے بہا
کسکو کب ہو وا لغت حضرت احمد
ہر اک نشان دیتے آسمان کے جتنو

دفتر علم لدنی بے سبب
لیگیا ہی سارے عالم پر سبق
معجزے مین بدل تھی اوستاد
واسطے شق القمر کے ایک شب
اور کرین فرمان کو تیری قبول
ایک ہی انگلی سے دو ٹکڑے کیا
دیکھکر یہ معجزہ مثل تنبک
پھینک دی انکی طرف از دست پا
بعض لوگونکو کیا جا زیر تیغ
کردیا تقسیم حسب الاقتدار
ایکدن اک واقعے مین ناگہان
ہوگئی بیتاب سب پیر و جوان
اور نعت اُس شاہ دین کی یاد آب

رد بر وا اس علم کے سارے علوم
معجزے مین اُسکا ثانی کوئی بشر
معجزے اُسکے ہوے تھے خاک پر
کر بھلا اس ماہ کو ای نیکبخت
آگیا سنکر یہ از قوم عجیب
جو تھے حاضر کیا صغار و کبار
یون ہی اُس حضرت نے روز جنگ بدر
جا پڑی آنکھون مین اُنکی وہ تراب
اور کیا باقی کو اپنے دام مین
حضرت موسیٰ نے امت کے لیے
دیکھکر اسلامیون کو بر ملا
مخزن اعجاز تھا وہ باکمال
پھر شب معراج کا اُسکی بیان

ہین لغت بی یکمثال ہی پاک پوم
نا ہوا ہی اور نہ ہوگا تا بحشر
یان ہوے ہین خاک اور افلاک پر
کر تو وی مانند جوزا کی دو لخت
جوش مین دین کا آیا اعجاز سے بنی
ہوگئے حیرت زدہ آئینہ وار
کافرونکا دیکھکر غوغا و غدر
ہوگئے سب کور وہ خانہ خراب
باندھ گردن لقمۂ اسلام مین
سنگ سے چشمے وہان جاری کیے
بے نہایت تشنگی مین مبتلا
خامۂ تحریر مین اُسکے خصال
حسب استعداد خود لکھیو عیان
جو لکھی کچھ اُس نبی کی شان مین
اور نذیر کا قران فرقان مین
ہوگا کون اُس عشر کے میدان مین
چھپ سب چھپینگے اُسکے ہی دامان مین
ہوگا داخل روضۂ رضوان مین
اس نبی کے جو نہو فرمان مین
بہتر ہوا ہی نہوگا ازل سے تا ابد
کما کان نبی من بعدی اسمہ احمد

غزل

ونیکم کہتا ہی حق قرآن مین
ہم سمجھو پر دفتر ایمان مین
جائیگا تب عشق اُس طوفان مین
ہوگا بھاری پلہ میزان مین
صرف امت کے سرو سامان مین
خصوص جسکا ثنا خوان ہے ہفت پاک صحف
کلیم کو دی توریت مین بر اسند

ہی صفت اسکی بشیر مومنان
غیر نفسی امتی گو اُس سوا
خوف عصیان سے گریبان کرکے چاک
وہ طفیل اُسکے سے پھر پاکر نجات
ای محمد حیف اس امت پہ ہی
زرد ہی غزت و ست شال اُسکا نے
مسیح نے بھی پڑھ انجیل قسم اپنی

یہود اور نصاری خود اپنی شامت سے | ہوئے ہیں ایسی شفیع الامم کی بات سے رد
اسکے نور سے حق نے کیا ہے سب ظہور | قدم سے جسکے منور ہے شرع کی مسند
تمام دین پہ غالب ہے اُس نبی کا دین | اگر زمانہ میں شقاوت سے اپنی اہل حسد
نہ ہو سکے گی کما حقہٗ صفت ہرگز | کسو بشر سے محمد کے سوا ذات احد

حمد اور نعت ہوئی فضل خدا سے موزون | آگے معراج کے ہوتی ہیں اب احوال بیان

اے براق طبع چل اس آن میں | لیلۃ المعراج کے میدان میں
تو ابھی سے داب کر رانو میں دُم | ہو گیا کس واسطے افگندہ سُم
کیا عجب وہ لیلۃ المعراج تھی | گویا لیل القدر کی سرتاج تھی
گو بظاہر شب دیجور تھی | لیک باطن میں سراپا نور تھی
دن تو پایا اُس رات کی آمد کی بو | چھپ گیا تھا پہلے ہی شرمندہ ہو
محمد بستر پر ہوئے مشغول نوم | کر کے واں اُس لیل کے تئیں شکل یوم
ناگہاں آ پہونچے جبریل امین | لے براق از حکم رب العالمین
سنتے ہی پیغام حق وہ نامدار | اُس براق برق رو پر ہو سوار
پھر وہاں سے وہ براق برق سیر | آسمان پر اُڑا مانند طیر
ترکی و تازی تھا ہرگز وہ رخش | ترک تازی میں تھا چون برق رخش
لیک اُس میدان میں کچھ اُسکی چال | ہو گیا لنگ پا وہ سست بال
جبکہ شاخ سدرہ پر مثل ہما | جا کے پہونچا وہ براق خوشنما
پھر سرافیل آئے استقبال کو | دیکھ زینت اپنے پر اور بال کو
رک رہا پھر واں سے اسرافیل بھی | بال و پر نے اُسکے کچھ یاری نہ کی
اب نہ پوچھ اُس دائرے کی جہت و بات | پاک تھا وہ عالم از قید حیات
پہونچے پھر وہ سید عالی نسب | حضرت حق میں بتعظیم و ادب
اور جو سننا وہاں تھا وہ سنا | اور بخوبی سُن کے وہ دل میں رکھا
کہنے سننے کا نہیں ہے یاں یہ حکم | اس سے رہنا خوب ہے اب صُمٌّ و بُکمٌ

تیز گامی تو ذرا اپنی دکھا | خوش خرامی تو ذرا اپنی دکھا
منزل مقصود کی رہ ہے یہی | اپنے چلنے میں مت کر کوتہی
وہ شب بابرکت بخود شرف | فیض سے معمور تھی چاروں طرف
کیا کہوں اُس رات کی میں خوبیاں | دن میں کب پیدا ہیں وہ محبوبیاں
اُمِّ ہانی کی جو تھی دولت سرا | جا کے اُسمیں حضرت خیر الوریٰ
گو بظاہر خواب میں سرشار تھے | چشم باطن سے مگر بیدار تھے
اور جگا کر آپ کو پیغام رب | سب سنایا اک سحر سے باادب
لیگئے تشریف باعز و شرف | پہلے واں سے بیت اقصیٰ کی طرف
ایک لمحہ بھی نہ گذرا اُس زمان | کر لیا طے وہ ساتوں آسمان
گو کہ طیر فہم اور اسپ خیال | ہے سریع السیر اک بے مثال
گرد تک اُسکی نہ پہونچا دو میں یک | ایسی تھی اُس اشہب والا کی تگ
دیکھ اُسکی شہپری تیز و تند | ہو گئے تب شہپر جبرئیل کُند
ساتھ اُسکے وہ رسول ذوالمنن | واں سے رفرف پر ہوئے جا خیمہ زن
الغرض پھر واں سے وہ سالار دین | لامکاں پر جا ہوئے مسکن گزین
قبل و بعد و ایمن و یسار تحت و فوق | خالی تھا ان سب سے لیکن از شوق
اور ہوئے مقصود واں سے فیضیاب | کیونکہ تھی وہ بارگاہ ارتقاب
اور جو تھا دیکھنا دیکھا وہاں | پر کہوں کیا تھا عجب لیکن وہاں
اب یہاں سے ہے ساحت تقریر تنگ | اور نہایت مرکب تحریر لنگ

الحمد کہ تمہید بیان اب باہر قدم
اس جگہ اپنا رکا جاتا ہے دم

بعد نعت حضرت خیر الانام
چاہیے اب مدح اصحاب کرام

مدح اصحاب کبار و صفت آل کرام
از پس نعت پیمبر کردن تحریر سا کن

قطع الحمد کہ تھے وہ سب پاک کیش
اپنے و ثابت تھے سنت پر ہمیش

سب کو واجب ہے انھوں کی پیروی
جو منافی ہے وہ گمراہ و غوی

پہلے ہیں بوبکر باصدق و صفا
دافع اسلام دین مصطفیٰ

مہر ایمان ہے وہ مرد حق
لیگیا ہے سابقی امت پر سبق

مسند آرا پھر ہوا ثانی تھے وہ
عدل در الفت کی بانی تھی وہ

بیت حیا کا انکی تھا بازار گرم
کرامات انسے کیسے تھے شرم

یعنی چوتھے حیدر کرار ہیں
لشکر اسلام کے جرار ہیں

اور ائمہ جو کہ ہیں اثنا عشر
مقتدا سب امت خیر البشر

رب ودود رحمت پروردگار
ہو جیون سب کے تارہ شمار

تھے وہ چاروں راشدین صالحین
دل سے شرح شفیع المذنبین

ہم سبھوں کے واسطے وہ ذی علوم
گویا تھے جو چرخ ہدایت کے نجوم

حق نے فرمایا ہے انکی شان میں
ثانی اثنین اذ ہما قرآن میں

دوسرے پھر ہیں عمر کشور کشا
تھی موافق وحی حق انکی رائے

تیسرے پھر حضرت عثمان ہیں
جو ہوا شک مع القرآن ہیں

اور چوتھے ہیں علی زوج بتول
والد حسنین داماد رسول

کنیت تھی انکو نبی نے بوتراب
میں مدینہ علم کا ہوں تو ہے باب

مسند آرا ہے امامت بیگمان
از علی تا مہدی آخر زمان

اور جو ہیں پیر و فرزند رسول
انپر بھی ہو رحمت حق کا نزول

اسمین مذکور ہے اب موجب تالیف کتاب
گوش دل سے سنو اے مجمع عالی طبعان

ہے سبب اس نظم کا اس طور سے
بوجھیو اے دوستو تم غور سے

یک بیک دل میں یہی گذرا خیال
کہ کروں کچھ نظم اب محشر کا حال

پھر جو آنکھیں کھل گئیں دل لگیا
پھر طرح آئی نظر بے اختیار

انکی اک بھائی رفیع الدین تھے
لائق تعریف و تحسین تھے

ان بیانوں میں نہایت ہے فصیح
باروایات و اسانید صحیح

سو عزیز و اسکو حسب دستگاہ
نظم کرتا ہوں بتوفیق آلہ

ایکدن بیٹھا تھا میں اپنی مسند
ایک گوشہ میں لیے آنکھوں کو بند

تا کہ ہووے سب کو اس سے فیض تام
اور سدی حق مجکو اجر حساب

کہ جو تھے مولوی عبد العزیز
شہر دہلی میں تھے وہ لا تمیز

سو وہ حضرت اک رسالہ فارسی
لکھ گئے ہیں نثر میں جس فارسی

اچھے وہ اردو میں سب یا انتظام
تو نہایت خوب ہے بہر عوام

بلکہ اسمیں کچھ بیان اچھی بنا
اور بھی ہوگا تم حسب المراد

بیان سے آغاز ہوی حسب روایات صحیح
نظم اردو میں قیامت کی علامات و نشان

پہلے گوش دل سے اے پاکیزہ قوم
کہتے ہیں کرتے بیان ذی علوم

دوسرے پھر انکا فرمانا وفات
انکا ثمرہ بھی ہے ای نیکو صفات

پہلے سب کے تو قیامت کا اثر
تھا وجود حضرت خیر البشر

جو نبوت اور رسالت کا تمام
کر دیا سو حق نے سب انپر تمام

پھر جو علمِ وحی تھا ہر جا بجا ۔ بعد آنحضرت کے وہ بھی اٹھ گیا
اور بھی اکثر احادیثِ رسول ۔ ہیں ثبوت اس بات میں ایسے ذی عقول
کہ ہیں آثارِ قیامت سب دو قسم ۔ جان صغریٰ اور کبریٰ انکا نام
از وجودِ حضرتِ خیر الانام ۔ تا ظہورِ مہدیِ عالی مقام
اور اس نفخہ سے پھر از ذی خضوع ۔ ہے بلا شبہ قیامت کا شروع
ملک کے حصول کو جب عروبان ۔ مثلِ دولت کے سمجھیں یعنی رائگان
یعنی جو کفار کا مال و متاع ۔ غزوے سے لائیں مردانِ شجاع
یوں ہی وہ جسکی امانت پائینگے ۔ پاک طیب بوجھ کر کھا جائینگے
یعنی ماں اور باپ کے فرمان ہیں سست ۔ حکم ربی کے ہوں جانا چست
اور کمینہ شخص ہو ہر قوم کا ۔ حشمت و دولت سے مہتر قوم کا
سونپے جائیں انکو وہ کار بزرگ ۔ جو کہ ہوں مطلق سزاوارِ بزرگ
اور ہو خمر خواری آشکار ۔ درمیانِ ہر صغار و ہر کبار
اور کثرت پائیں آلاتِ غنا ۔ اور ہو بسیار اغلام و زنا
چاہیے اسوقت پھر ہر شیخ و شاب ۔ منتظر ہوں پھر انواعِ عذاب
اور دمعشق جا نمازین کا بہ ذنگ ۔ اور برسنا چرخ سے بارانِ سنگ
تو نہ بھی اور اکثر علامت کا ظہور ۔ ہونگے پیدا وے جہاں میں بے قصور
اور علاماتِ قیامت کی خبر ۔ سن کے یوں فرماتے ہیں خیر البشر
اور ملے نو دولتوں کو سروری ۔ ہو نہ کچھ علم و ادب جنکو ذری
اور ساری مسجدوں میں آشکار ۔ بدعت و لہو و لعب ہو بیشمار
علم کم ہو کذب گوئی کو ہنر ۔ بوجھ لیں نیکی عقیدہ سب بشر
علم سیکھیں فاسقانِ بے شعور ۔ اور ہو شرم و حیا لوگوں سے دور

تب سے اخبارِ سماوی کا پتا ۔ گم گیا یا ستر تا یا دلیت
لیک جو ہیں یاں دیانِ تیز عقل ۔ ان حدیثوں کو سنو یعنی کریں تحقیق نقل
بوجھ صغریٰ انکو دو سالم مزاج ۔ جو حوادث پائیں شہرت اور رواج
اور پھر اسوقت سے تا نفخِ صور ۔ بوجھ سے آثار کبریٰ کا ظہور
سن لے اب آثارِ صغریٰ کا پتا ۔ یوں ہیں فرماتے امیر الاتقیا
اور زکوٰۃ و خمس تاوان کی مثال ۔ اور امانت کو غنیمت کا سا مال
اور کھاتے ہیں اسے بے ترس پاک ۔ کیونکہ فرمایا ہے حق نے اسکو پاک
اور بنیں ہو اپنی بی بی کے غلام ۔ لیں نہ ماں اور باپ کی خدمت کا نام
اور علمِ دین سیکھیں جوں کسب و ہنر ۔ واسطے دنیا کے سیکھیں سب بشر
اور جو ہوں ناسزا و ناسپاس ۔ ناکس و نالائق و ناحق شناس
اور تعظیم و تواضع سب بشر ۔ خوف سے بنیاد سے کریں بایک گر
اور بہت با دیت واج و اشتہار ۔ جا بجا خنیاگرانِ نابکار
اور کریں متقدمین پہ پچھلے لعن ۔ امتِ متاخرین از روی طعن
چون ہو تب تند بادِ سرخ تام ۔ جانب مشرق سے آئے فتنہ عام
اور اکثر میں خلق اسے نامدار ۔ صورتوں کا ہونا تبدیل اشکال
ٹوٹتا ہے جس طرح موتی کا ہار ۔ دانتوں کی گرہ کا بندھ جانا تمام
کہ جب سے علم میں ہے رالا تمیز ۔ ہو زیادہ حد سے اولادِ کنیز
اور کھیلیں بازیِ شہوت کی نرد ۔ عورتوں سے عورتیں مردوں سے مرد
اور کریں دشنام بادی خاص و عام ۔ آ ہی جائے تیک گرجا بے سلام
اور امانت داریوں کی راہ و رسم ۔ ہر کسی کو دل سے گم ہوں جسم
اور ہو وہ کافروں کا بد شتر ۔ ہر طرف سے ہو مسلمانوں ادبیہ

اور لوگون مین نفعی اور فساد
اس نمط پر یار رہو حد سے زیاد

کہ کہتے ہیں زمین پر اُس زمان
مطلقاً باقی نہو جاے امان

اور باطل مذہبون کا بیشمار
ہوئے عالم مین رواج اور اشتہار

اور ہیون جھوٹی حدیثین مشتہر
جابجا لوگون مین ایہ حضر و بصر

اور ہون بیہودہ باتین بیشتر
برملا لوگون مین بیخوف و خطر

الغرض جب یہ نشانات آوینگے
پائے جاوینگے خلق مین سب ایک ایک

کچھ دنی کے ایک غلبہ اُس زمان
وہ جو ہین قوم نصاریٰ بیگمان

اور کئی ملکون کو وہ ناحق بدست
چھین لینگے دیکے شاہون کو شکست

پھر عرب یا شام مین ہے امر و سعد
نسل بوسفیان سے کچھ مدت کے بعد

ہوگا پیدا ایک شقی وہ بیدریغ
قتل سادات کو کھینچیگا تیغ

وان کام و قوانین اُسکے تمام
منتشر ہونگے بملک مصر و شام

پھر اسی شام مین ایک خوش طریق
ہونگے وان ظاہر انہونکے دو طریق

اس زمین مین فرقہ بیباک و شوم
جا کریگا جنگ با سلطان روم

جو کہ دار السلطنت ہے روم کا
نام ہی اسلام ہوا اُس بوم کا

اُسپہ قوم مخالف بر محل
جائیگی فوراً اپنا کرے گی عمل

اور فرقہ دوسرا اُس شاہ سے
جا ملیگا آشتی کی راہ سے

ساتھ لیکر اُسکو وہان سے بادشاہ
شام مین آویگا با فوج و سپاہ

بار دیگر پھر وہان اُس شاہ سے
ہوگی جنگ اُس فرقہ بدخواہ سے

آخرش اُس جنگ مین وہ شہریار
فتح پاویگا بعون کردگار

اتنے مین ایک شخص ملا تھا جو فریق
بول اٹھیگا اُسمین ایک بد طریق

کہ صلیبا غالب آیا اس زمان
اور اُسنے دی ہمین فتح و امان

لشکر رومی کی اک مرد دلیر
اس سخن کو سنتے ہی مانند شیر

آئیگا ہیگا اُسپے ہو پر غضب
او کہیگا ای سفیہ بے ادب

غالب آیا بلکہ دین احمدی
حق نے جسکے ہمین یہ فتح دی

تب تو نصرانی پہنچ کھا پیچ و تاب
قوم کو اپنی بلا دیگا شتاب

اور وہ رومی بھی فوراً اٹھا کے طیش
آ مقابل ہوگا لیکر اپنا جیش

پھر کرینگے دونون آپس مین ستیز
گویا برپا ہوگی اُس جا رستخیز

قتل ہونگے سب جسے غازیان
کر کے اُس میدان مین سبز زیان

آخرش اُس جنگ سے پاکے ہجوم
جب یہ وقت پاویگا وہ شاہ روم

تب وہ لشکر کی فوج کو دیکر شکست
شام پر کر لیگا اپنا بند و بست

اور اُنہون سے پھر کریگا ملاپ
ساتھ ہو نصرانی کے لڑا تھا جس سے آپ

اور باقی مومنان ذی شرف
والے بھاگینگے مدینے کی طرف

اُنمین سلطنت سے احوال ظہور مہدی
ہوگا جنکے سب خلق مین دین کا اعلان

ہوئینگے وے کہ جب اہل فخر
لینگے خیبر کے تئین جا کرکے جنگ

تب جا پہنچے ڈھونڈنے کو مرد نام
حضرت مہدی کے تئین بہر امان

الغرض اُنہون کے باہر او
دفع ہو وے یہ بلائے پر فساد

ان دنون وہ مہدی عالی تبار
ہونگے طیبہ مین بغرو افتخار

اور جو اُس جنگ مین ذی شرف
آویگا طیبہ سے مکے کی طرف

کہ نہ سونپین مجکو یہ امر خطیر
پیشوا بوجھ اپنا سنت ناصر

الحاصل شہدا مین مشہور
اولیا ابدال ہونگے گوشہ گیر

سو وہ سب ہونگے روانہ سبو
حضرت مہدی کی کرنے جستجو

اور بعضو بعضی کا ہو بیچ اختلاف
آخرش جس وقت ہونگے وہ امام
اور کرینگے جبر آ کر آ ہر ایک
چشمِ انسا ہو جہتے کے اے ہمام
اور یون آوازا و یگی وہان
اور کرو اُسکی اطاعت تم ہمیش
اور وہ حضرت ہین آلِ فاطمہؓ
آگرہ ہونگے وہ امام باصف
اور محمد نام ہوگا آپ کا
اور زبان میں ہوگا لکنت کا اثر
اور علم اُنکا لدُنّی ہوگا خاص
پہلے شہرت آپکی سُن مثل موج
ہونگے حاضر آپکی خدمت مین سب
کہتے ہین اُسکے تئین سب خاص و عام
پہر ہو ویگی جب شہرت پذیر
ہوگا سالار اُسیکی منعو نام
اُن سبھون کو قتل کرتا بر ملا
ذکر جسکا ہی رقم یار و بصدر
بھیجیگا اک فوج کو وہ نابکار
اور اُس صحرا مین ہی کوہسار
اور پہر اُن سب کا سر ذریعہ نشر

ہو بیعت کا وہان مانینگے الف
طو نہ مین کعبے کے اور رکن و مقام
آپسے بیعت خلافت کی و لیک
ہوگا جو اُس سال مین ماہ صیام
وقت بیعت آسمان سے نا گہان
ای گروہ مومنان پاک کیش
سیّد موصوف با وصفِ ہمہ
شکل و صورت مین شبیہ مصطفا
او عبد اللہ اُنکے باپ کا
اُس امام راہبر کے اسقدر
جیسے پیغمبر کو تھا بالاختصاص
آئینگے اہل مدینہ فوج فوج
اور مین جمع پہر قوم عرب
لیعنی ہے ارباح کعبہ اُسکا نام
درمیان ہر صغیر و ہر کبیر
آئیگا وہ بہر امداد امام
آپ کی صحبت مین آئیگا چلا
جو کریگا سیّدون پر ظلم و غدر
حضرت مہدیؑ پہ بہر کارزار
جا بجا لوگ اُسکے پکڑینگے قرار
حسبِ اعمال و عقائد ہوگا حشر

تا کرین اُنکی اطاعت خاص و عام
تب اُسی جاگہ پہ کچھ لوگ آن کر
سن لے اس قصّے کا تو مجھ سے پتا
اُنہین ماہ و مہر کا ای یار و قوت
لیعنی یہ مہدی خلیفہ حق کا ہے
اور سینہ مجھ آشکار یہ کلام
جسم فربہ اور قد ہوگا دراز
لیک خُلقِ احمدی سے مثل جام
اور ہوگا آمنہ مادر کا اسم
کہ کبھی قت سخن و حق پرست
اور ہوگا آپکا سن شریف
اور ابدال و ولی آکر تمام
اور جو کہ اک خزانہ ہے بڑا
نکالا اس گنج کو وہ شاہ و صدر
اُس زمان تب اک خراسانی امیر
اور جو اعراب و نصاری آن کر
بعد اُسکے پہر وہ سفیانی پلید
اُسکے جد اد ہی کا سُن تہا
جبکہ آ پہنچیگی فوراً مثل موج
اگلی پچھلی تب وہ سارے مردمان
اُن ہزاروں کو نیات و بسبب ہیں وہیں

تب خاص سب تو جو اپنا امام
ہونگے ظاہر آپ تو پہچان کر
جس طرح سے مین مفصّل دن بنا
ہوگا واقع اک خسوف اک کسوف
پس سُنو تم بات اُسکی جو کہ ہے
اپنے کانون سے وہان سب خاص عام
نہایت روشن چہرہ نورانی طرازہ
ہوگی مالا مال طبع آپ ماہ
کہ کبھی بین لیون سوال پاک جسم
مارینگے ہوکر خفا زانو پہ دست
اُس زمان مین سال اُس کا مرد ظریف
از عراق و زمین و زملک شام
مدتون سے دریہ کعبے کے گڑا
بانٹ دینگے مومنوں کو حسب قدر
ساتھ لیکر اپنے اک جم غفیر
راہ مین ہونگے مزاحم بہر شر
قاتل سادات مانند یزید
ہوگا از قوم بنو کلب آ فتنا
بیچ مین بیچ مدینے سے وہ فوج
خسف ہو وینگے زمین مین اُس مان
کوئی نہ پاوینگے امان اِلّا دو کس

ایک تو وہ جو کہ یہ قصہ تمام ‌ جا کر ینگا عرض پیش آن امام
اور یونہی دوسرا اک حکایت ‌ جا کر اس سفیانی کو دیگا بہت

وہ سب نصرانیونکو بھی وہی ‌ دیگا اُس آفت سے جا کر آگہی
پھر تو پھر اک سمت سے آکر حسود ‌ اپنی اپنی فوج سے ہونگے نمود

اور چلینگے کر کے بلوا بیشمار ‌ اُس امام دین پہ پھر کارزار
فوج مین انگریز کے با عز و شان ‌ نصب ہونگے اُس جگہ ان استی نشان

اور ہر ہر نشان بارہ ہزار ‌ ہوونگے جنگی پیادے اور سوار
حضرت مہدی بھی پھر تشریف لے ‌ کے تب جائینگے طیبہ کو چلے

اور زیارت کر کے اس فرخندہ نام ‌ روضۂ ختم رسل کی وہ امام
زود تر فرمائینگے وان سے سفر ‌ شام کی جانب کو با صد زیب و فر

جو کہ ہے شہر دمشق اُس شام مین ‌ جا وہان ٹھہرینگے آن ایام مین
دوسری جانب سے پھر اہل فرنگ ‌ استقبال ہونگے باسامان جنگ

لشکر اسلام مین سے اُس آن ‌ تین حصہ ہو جائینگے فرقے بیگمان
ایک تو اُس شاہ دین کو چھوڑ کر ‌ خوف سے انگریز کے منہ موڑ کر

بھاگ جائینگے وہان اس ہول سے ‌ جیسے ابلیس لعین لاحول سے
آگے تو یہ بھی نہین سننے کا حق ‌ جس سے ہون وہ مغفرت کی مستحق

اور اک فرقہ پہ جاموس جنگ ‌ قتل ہو جائیگا واپس کر کے جنگ
جیسے سب بدر و احد والے شہید ‌ رتبہ اعلی سے ہونگے مستفید

ویسے ہی جنت انھین پروردگار ‌ دیگا اپنے فضل سے روز شمار
اور فرقہ تیسرا ہو کے دلیر ‌ جا بڑینگا جنگ مین مانند شیر

اور وان شجاعت سے وہ شتاب ‌ ہوگا اُن نصرانیوں پر فتحیاب
اور اس فرقہ سے خوش نامی کا گو ‌ جائینگے عقبی کو لے وہ نیکخو

اور جو اُن سب سے بچین حیات ‌ ہر بلا بد سے بچینگے کا نجات
بار دیگر وہ امام دین پناہ ‌ پھر لقاری پہ [illegible]

کھائینگے لوگ اُس اُس دن یہ قسم ‌ لشکر اسلام مین کہ آج ہم
پھر نہ آئینگے جو کہ ستے ہین سفر ‌ فوج پر اعدا کی لے فتح و ظفر

آخر اس میں سے بہت اہل جہاد ‌ قتل ہونگے دی جوانمردی کی داد
لوگ تھوڑے ہی لوٹینگے وقت شام ‌ آئینگے خیمے مین اپنے وہ امام

دوسرے دن فوج کو کر کے درست ‌ پھر لڑائی پر وہ باندھینگے چست
اور یہی دستور پھر ہوئے بہم ‌ فتح کر دینے پہ کھائینگے قسم

الغرض اس دن بھی لشکر ہوگا سست ‌ ہونگے وان جام شہادت کے مست
اور وقت شام وہ حق کے قلیل ‌ آئینگے خیمے مین با جمع قلیل

تیسرے دن یون ہی کر غازیان ‌ جا کر ینگے پھر وہان سر بازیان
اور تھوڑے غازیوں وقت شام ‌ جائینگے مسکن کو لے تشریف امام

روز چوتھے پھر وہ شاہ شرق و غرب ‌ فوج اعدا پر چڑھینگے بہر حرب
ساتھ لیکر وہ پیادے اور سوار ‌ خاص خیمہ دین کے جو ہونگے پاسدار

بارہے اس دن حضرت رب العباد ‌ ایسی دیگا فتح کامل بامراد
جیسے آنحضرت کو با چند ہی نفر ‌ بدر مین کی تھی عطا فتح و ظفر

اور دشمنان پر اس روز اُن کی سپاہ ‌ ہوگی اس قدر ان پہ قتل و تباہ
کہ نہ پاؤ ٹکین سونکے کچھ ذری ‌ پھر نہ باقی ہو گی تو سر در بری

اور باقی ماندہ با جمع قلیل ‌ سو سو بھاگینگے ہو خوار و ذلیل
بعد اسکے وہ جناب مستطاب ‌ جنگ سے اعدا کے ہو کر فتحیاب

خوب دیوینگے انعام اسکو مالن — غاریون کو نہین کرینگے شادمان
کیونکہ لاکر خان و مانکے خان و مان — ملاکے خاک زمین مین اسکے مالن
خان و مانکے خان و مان جب پکے پیچ — لگئے ہوونگے جب اک مقتل کے بیچ
انکا سینے پہ جب تیر قضا — کیا ہی چارہ غیر تسلیم و رضا

پر ہوگا کوئی خوش اسکی گنج سے — اپنے خویش و اقربا کے رنج سے
زندہ رہیگا کوئی نسلو مین ایک — فقط سے بھی کہین ای مرد نیک
مال سے تب کب وہ ہوگا شاد حال — بلکہ ہوگا مال وہ غم کا مال
مال سے خوش ہون جسے لیتا جہان — تارک الدنیا کو بھاتا ہے کہان

نیم زری کہنین تا ہی جو ملک کا شکم — گنج قارون بھی کھاوین کچھ ہو کہ بہم

غزل

سگ دنیا ہین بلا ریب سب اہل دول — کھاتی ہین روز و شب اس مردار کا غم — کچھ خیال انکو نہین عاقبت اندیشی کا — کہ ہم آئی ہین کہان سے اور کدھر جائینگے ہم
لیکن اس ہمت عالی کو کہ سلطان بلخ — کر دہ تھا حقا اور بکرت زر و تاج و علم — جبکہ دیکھا کہ یہ عیش و لذت فانی کرو — چھوڑ کر بیٹھ رہا گوشے مین سب جاہ و حشم
اس عیش شاہی کی کیچ قناعت مین نشست — پھر دگر بار اس مال پہ مارا نہ قدم — خاک سر پر اٹھا تاج ریاست کے لیے — گوشہ صبر از تخت کی و افسر جم
دیکھ قلعہ کھیلات و بدہ عزت سے ذرا — لیگیا یان سے نہ کچھ سر پہ بجز بار ندم — مال کیا مال ہے اعمال ہی سوا غافل — کام آوینگا نہ کچھ حشر کو دینار و درم
گو کہ شیرین ہے عزت سے ہی مین ہر مال و منال — ایک تا شیر مین سکتے نہین ہرگز از ہم — آج یان تجھسے ہو جو کرلے تو سامان سفر — کل وہ ان پا کیا ہے بجز حسرت و اندوہ و الم
کوئی قسمت نہ لیجائیگا اعمال سوا — ملک اک رکھتا تھا گر چہ ز عرب تا بہ عجم — جبکہ دنیا ہے بلا ریب عدد عقبی — دور سے دیکھی نہین اسکو جو ہین اہل بہم
چھوڑ اس مال کی الفت سمجھ اسکو عدو — جنسے شہر کیے بھیر مثال رستم — جو مسافر کہ وہ اس دار فنا مین آیا — تا بنا ہوگا مر و انکے یتیمن و عدم
کل جو اس باغ عدم مین گل تھا رعنا ہنستے — ملتب ہو گئے وہ آج مثال شبنم — اگر اس باغ مین ہے تا نہ خزان کا خطر — مار لے پھر تو یہ گل روضۂ فردوس کا دم
جو بلبل سا جہاعۃ مشوکین فانی ست — ہیچ باقی نہ رہا ماند بجز داغ قدم — اسکی حکایت کہ محمد تو زیادہ نہ بڑھا — پھر نہا لکھ کر المختصر اس قول کو رقم

کہتی ہین کہ غازیان بسنے نظر — پا چکینگے جب کہ انعام کثیر

تتمہ

کشور اسلام کے تب انتظام — کرنے پر مشغول ہونگے وہ امام
اور افواج ظفر امواج کو — دینگے فرمان تاکہ سب طیار ہو
اور خود وہ حضرت عالی دماغ — اس مہم سے پاکے باخوبی فراغ
آخرش پہنچینگے جا وہ پاک بوم — جب قریب ساحل دریاے روم
کشتیون مین کرکے ان سب کو سوار — جبکہ بھیجینگے اسکو دریا کے پار
اور کھینچینگے باآواز بلند — نعرۂ تکبیر وہ سب ارجمند

جسقدر ہونگی حقوق خاص و عام — انکو باخوبی ادا کر کے تمام
جا کرینگے سلطنت کا انتظام — حسب احکام امام خاص و عام
ہونگی عازم کرکے اپنے حق کو یاد — شہر استنبول پہ پھر جہاد
تب ہونگے اسحق کے ستر ہزار — لوگ اسجا ہونگے اندر وہ شمار
جبکہ استنبول مین وہ گروہ — جا کے داخل ہونگے باشان و شکوہ
ہوئینگی دیوار جو اطراف شہر — کہتے ہی تکبیر با آواز جب

ہین سے نامِ خدا کے بخلاف — گر پڑیگی دفعتہً ہو کر شگاف

کرکے یورش تب مردانِ دلیر — گھس پڑینگے شہر مین مانندِ شیر

اور واں کے کافرون کو مار کوٹ — سب شتابی واں سے لینگے لوٹ

جبکہ ہر اک کافرانِ نابکار — ہو چکینگے واصلِ دار البوار

کرینگے پھر وہان کا انتظام — قاعدی پر عدل و احسان کے تمام

اور کرینگے جب بیعت کو شروع — جہان مین امام ذی خشوع

تب پھر اُس فتح کا اثبات کا — ہوگا شہرہ ہر طرف پاشات کا

اور بخوبی سلطنت کا انتظام — کرنے مین مشغول ہونگے وہ امام

اتنے مین پھر اک خبر وحشت اثر — اسقدر لوگون مین ہوگی منتشر

یعنی کیا بیٹھے ہو دجال آگیا ہے — خاندان پر سب کے آفت لایا ہے

اس خبر کو سنکے وہ عالی جناب — ہونگے عازم شام کی جانب شتاب

اور پہلے ہی سفر مین وہ امام — مقتدای اُمتِ خیر الانام

اُسکی تحقیقات کو اک نو سوار — آگے آگے بھیجینگے جاسوس وار

انکے حق مین خاص ختم الانبیا — یون ہین فرما گئے ہین برملا

جانتا ہون انکا مین نام و نسب — اور انکے جد و آبا کا بھی سب

اور پتا انکے سب گھوڑون کا رنگ — ہوگا جیسا خواہ ابلق یا سُرنگ

ہونگے وہ مقبولِ رب العالمین — بہترین مردم روی زمین

انکے پھر دریافت ہوویگا کہیں — اب تلک دجال بد نکلا نہین

بعد اسکے وہ امام راہبر — جلد رفتن کے تئین موقوف کر

اُس جگہ سے ہونگے آہستہ خرام — ملک کا کرتے ہوئے سب انتظام

اسمین مرقوم ہے احوالِ خروجِ دجال حسبِ اخبارِ صحیح وسند بے بہتان

کچھ دنون کے بعد از روی عروج — ہوگا اُس دجالِ ملعون کا خروج

کہتے ہین دجال کو ہی با نمود — کہ وہ ہے اک مرد از قومِ یہود

رنگ گورا قد دراز و موی سر — ہونگے یہان پیچ و ترک سا کنر

اور ہوگی کور اسکی چشمِ راست — مثلِ انگور کلان بے کم و کاست

جب کہ نکلیگا یہان پر وہ قبیح — ہوگا لوگون مین لقب اُسکا مسیح

پہلے سب سے ہوگا اُن ایام مین — اشتہار اُسکا عراق و شام مین

اور بالیگا یہان وہ مفتری — سب سے لاف دعوی پیغمبری

یعنی ہین آخر زمان کا ہو رسول — سب کہے تم میری دعوت کو قبول

پھر یہان سے رفتہ رفتہ ناگہان — ہوگا داخل جب میانِ اصفہان

تب خدائی کے اوپر وہ نابکار — لائقان ہوگا وہان فرعون وار

کہتے ہین اُس شہر کے ستر ہزار — شخص از قومِ یہودِ نابکار

جان و دل سے ہونگے اُسکے شریک — بوجھکر معبود بنیا ٹھیک ٹھیک

اور بپا ہونگی انواعِ فساد — اسکے ہاتھون سے عیان ہر بلاد

ہوگا جس اطراف مین اُسکا گذار — واں لوگون سے لیگا آشکار

الا الوہیت کی میری بیگمان — جان و دل سے ہو مقر ابھی مردمان

اور کرتے ہین روایت راویان — کہ برای امتحانِ بندگان

اسکے ہاتھون سے بحکمِ کردگار — ہونگی ظاہر خرقِ عادت بیشمار

اور جو حرفِ کفر اسکے باوجود — اسکی پیشانی پہ ہوویگے نمود

دیکھتے ہی اسکی شکلِ زشت تمام — بوجھ لینگے خواندہ ناخواندہ تمام

کہ یہی دجال ہے جسکی خبر — دیکھے خود حضرت خیر البشر

اور نہ بچ پائیگا کوئی زینہار ۔ جتنے سلطانانِ عالی اقتدار
اور بڑا اک باغ نام اسکا بہشت ۔ تا کہ دیوے تر بر میوہ زیبا سرشت
اور ہونگے اسکے یار جان نثار ۔ دیکھنا رہیو انھیں باغِ بہار
اور مبلغ خوشنوا اسی خوش طریق ۔ کافرون کو حق میں سمجھین نا حریق
نکلے تئین چاہیگا دیکھا ہشیار ۔ اور جو چاہیگا نہ دیکھا زینہار
جبکہ جا گذریگا اُنپر وہ شریر ۔ لیکے ہمراہ اپنے اک جمع کثیر
پھر انہین تئین کہیگا بیگمان ۔ جلد پیدا کر زراعت اس زمان
یعنی تم سب فربہ و پر گوشت ہو ۔ اور پلاوے گی انھون کو شیر دو
اور جو ہونگے اُس سے برخلاف ۔ ہوگا مانع انکو اُن چیزون سے صاف
لوگ جنکے تیسرے سال آشکار ۔ خشک سالی ہوگی بیحد و شمار
حسب لیگا حکم اُسکو وہ دغل ۔ کہیگا نہ یہان سو آ باہر نکل
اور بعضون سے کہیگا برملا ۔ گر تمہارے باپ مان دونون جلا
حسب فرمان پھر شیاطین لعین ۔ لعنۃ اللہ علیہم اجمعین
یون بنیگی اکثر سُست ایمان انکو ۔ ہونگے اُسپر معتقد حق جانکر
کو کہ دیکھینگے ہزارون ہی طلسم ۔ اپنی آنکھون سے بہر آئین و رسم
بلکہ بھولینگے وہ اپنی بھوک پیاس ۔ ہونگے لوگ یاد حق مین وہ حق شناس
اور بہت سے مرتدون کا ہے ہجوم ۔ جائے ٹھہریگا یمن میں کرکے وہ ہوم
جب فرشتونکی حفاظت بیشمار ۔ اُس جگہ پر دیکھیگا ہر سو آشکار
ان دنون جو ہوگی یثرب کی فصیل ۔ اسمیں ہونگے سات در بیقال و قیل
مستعد استادہ با تیغ و علم ۔ تا کرینگے جالیون کی سر قلم
اسکو نہ ہوگا اب کسی ڈھب سے گذار ۔ اسکا لینا بالاتامیں نہار

اور ہوگا ساتھ اُسکی شعلہ دار ۔ نام دوزخ اک بڑا انبار نار
دشمنون کو اپنے وہ ملعونِ بد ۔ آگ میں ڈالیگا از رہ حسد
پر حقیقت میں وہ نارِ شعلہ بار ۔ مومنون پر ہوگی جیون باد بہار
اور رکھیگا آب و ریختہ طعام ۔ ساتھ اپنے وہ لعینِ عقل خام
اور جو ہونگے کافرِ رو سیاہ ۔ اُنکے تئین دیوینگے حاصل با آلہ
تب کہیگا ابر سے جلدی برس ۔ ابر برسائیگا پانی وان ہی بس
اور سخن آن کہیگا کہ پھلو ۔ اور ہوا سے بھی کہیگا سُن ہو
پس خدا کے حکم سے فی کم و کاست ۔ ہوگا ویسا ہی سب کچھ راست راست
کہتے ہیں دجال کے پہلے دو سال ۔ قحط سالی ہوگی عالم میں کمال
اور وہ دولت زمین میں ہے گڑی ۔ مدتون سے برسون پوشیدہ پڑی
تب روان ہوگی نکل کر آشکار ۔ پیچھے پیچھے اُس لعین کے سایہ دار
تب تو جانوگے مجھے معبود حق ۔ نیت خالص اپنی سے ربِ حق
آئینگے باہر زمین کرکے شگاف ۔ انکے ہمراہ میں باپ کی شکل بنا
پر جو ہونگے اپنے ایمان پر قوی ۔ وہ نہیں کرنے کے اُسکی پیروی
انکے تئین محفوظ رکھیگا خدا ۔ فتنہ و آشوب سے اُسکے سدا
الغرض پھر لوینگے سب ہی خانہ خدا ۔ سیر تا چند ملکونکی شتاب
پھر وہان آن جانب بیت الحرام ۔ ہوگا راہی وہ لعین زشت فام
تب تو پھر بھاگیگا ہوکر بد حواس ۔ سمت کو طیبہ کی وہ ناحق شناس
ایک اک در پہ مامور کردگار ۔ ہونگے دو دو ملائک رعبدار
شہر کو دیکھ اسطرح پر بند و بست ۔ رعب میں آ جائیگا وہ خود پرست
پھرن تب ہی نزد وہان بفاصلہ ۔ تین بار آئیگا ایسا زلزلہ

گروہ ہونگے شہر مین بد اعتقاد
جو منافق اور اہل ارتداد
سب نکل جاوینگے ہو کر خوفناک
شہر کے باہر اڑاوینگے سر پہ خاک

پھر جو جاوینگے نکل اُس حال مین
جا پڑینگے فتنۂ دجال مین
بعد اُسکے ایک مرد تیز ہوش
شہر سے نکلیگا با جوش و خروش

جا کر اُسکی فوج مین مانند شیر
بیحجابا گھس پڑیگا وہ دلیر
اور سب لوگون سے پوچھیگا پتا
کہ مجھے دجال کو تم دو بتا

ہو کہانہ بدسرشت و بدصفات
اُس سے کرنی ہین مجھے دو ایک بات
لوگ اُسکی سن یہ گفتار درشت
طیش کھا اُٹھ دوڑینگے اُسپر یکلخت

اُس جناب پاک کا از روے خشم
نام لیگا اُس مطیہ شوخ چشم
بعض کافر یون کہینگے بدریغ
کہ ہے اسکو مارنا لازم بہ تیغ

اور کہینگے بعض اُس لائق عن سبب
کہ کرو مت قتل بے فرمان رب
بعض اُن اشقیا مین سن یہ قیل و قال
جا کہینگے اُس لعین سے عرض حال

سنکے یہ بولیگا وہ ناحق شناس
کہ شتابی لاؤ اُسکو میرے پاس
آخرش لاوینگے جا اُس پیر کو
اُس لعین کے روبرو تعزیر کو

آکے ہی وہ پیر مرد تیز ہوش
یون کہیگا اُس لعین سے کھا کے جوش
کہ تجھے ہین جانتا ہون اے خبیث
تو ہی ہے دجال از روے حدیث

حال تیری صورت و سیرت کا کل
مو بمو فرما گئے ختم رسل
کہ وہ ہوگا بانی ظلم و فساد
سرکش و گمراہ بھی حد سے زیاد

سنکے یہ تقریر وہ خانہ خراب
یون کہیگا اپنے لوگون سے شتاب
کہ اسی دم ایک آرہ جلد لا
چیر ڈالو اسکو سر سے تا بپا

وونہی حسب الحکم دجال شریر
لا کے آرہ اُسکو پھر ڈالینگے چیر
پھر کہیگا وہ شقی روسیاہ
اپنے لوگون کی طرف کرکے نگاہ

کہ تمہارے سامنے اے مردمان
زندہ اُسکو مین ہی کر دونگا عیان
تا تمہارے لوح دل سے حرف شک
دیکھ یہ قدرت مری ہو جائے حک

سب کہینگے عرض اُسکے روبرو
کہ ہمین اسمین بھی نہین شک ایک مو
اور جو یون ہووے تو بھی خوب ہے
ہمکو تو تیری خوشی مرغوب ہے

پھر اُسے فی الفور وہ دیگا جلا
دونون ٹکڑے ہی تن کے آپس مین ملا
زندہ ہو کر پھر یہی دیگا جواب
یعنی تو دجال ہے اے پر عتاب

یون ہی مجھ فرما گئے خیر البشر
کہ جلا دیگا مجھے تو مار کر
پھر کہیگا وہ شقی ہو خشمناک
ذبح کر ڈالو اسے بیترس و باک

لوگ یہ سنتے ہی اک تلوار لا
نے تا سعت اُسکا کاٹینگے گلا
لیک اُسکے تن سے از امر خدا
ایک سر مو بھی نہین ہوگا جدا

پھر کہیگا اسکو تم جا کر شتاب
ڈالو آتش مین کہ ہو جلکر کباب
آگ مین ڈالینگے جب وہ موذیان
کچھ نہوگا تو بھی نقصان زیان

سرد ہو جائیگی وہ آتش تمام
جون تھی ابراہیم پر بردًا و سلام
دیکھ اس احوال کو وہ نابکار
سخت ہوگا اپنے دل مین شرمسار

اور اُسکے لوگ بھی سب خاص و عام
غرق ہونگے بحر حیرت مین تمام
بعد اُسکا نہ ہوگا اقتدار
پھر جلا لینے پہ کسی کے زینہار

سلب ہو جائیگا سب اُسکا کمال
پھر جلادے کوئی مردہ کیا مجال
پھر وہان سے ہوکے نادم بے شمار
شام کی جانب پھریگا وہ فرار

جبکہ پہونچیگا قریب شہر شام
کہتے ہین جسکو دمشق اے نیکنام
اور وہین پہ ہونگے بے ریب و گمان
رونق افزا مہدی آخر زمان

اور آمد اُس کی سُن اُس آن مین
سُن وہان آوینگے وہ امام ذی شرف
وہ دن ہی مرحق سے فوراً دو ملک
نردبان نور کے منگوا کر صریح
کرکے تعظیم اُنکو باللہ احترام
وہ کرینگے معذرت کہ اے امام
اسلیے لازم ہے ہمکو اقتدا
بعد ازین جب ہو چکی پائینگے فراغ
اپنے ہاتھون کیجیے حسب المراد
آپ ہی سے ہوگا یہ عقدہ کشود
کیونکہ ہے موقوف اُس کا فی کی موت
اسطرح فرماتے ہین اہلِ خبر
کہ امام مہدیِ والا نژاد
حضرتِ عیسیٰ بھی باصد زیب و فر
بس جو کوئی آئیگا پیشِ نظر
پھر تو لعین بھاگینگے ہر اک ڈر سے
دفعۃً بھاگیگا اس انداز سے
لکھے ہین راوی کہ ہے وان اک مقام
یعنی باب لد یہ دجالِ قبیح
کرکے یورش لشکرِ اعدا مین زود
گر چھپیگا کوئی بالای شجر

ہونگے شاغل جنگ کے سامان مین
لائینگے تشریف مسجد کی طرف
حضرتِ عیسیٰ کو از بامِ فلک
پھر زمین پر وان کی اُترینگے مسیح
پاس بٹھلائینگے اُنکو وہ امام
آپ ہی سے ہوگا اسکا انتظام
آپکے پیچھے کہ ہو تم مقتدا
مہدیِ عالی نسب روشن دماغ
انتظامِ فوج و سامانِ جہاد
آپ اسمین خوب ہین کار آزمود

جامع مسجد مین پھر ای با نیاز
جون ہی سب ہونگے جماعت پر کھڑے
اپنے کندھون پہ شتابی کر سوار
بعدہٗ با مہدیِ والا نسب
اور کہینگے ای رسولِ پاک کیش
کیونکہ اس مین ہین تمہارے لا کلام
آخرش مہدی بصد عجز و نیاز
تب کہینگے ای رسولِ ذی شرف
پھر کرینگے عذر وہ حق کے رسول
مین فقط دجال کو کرنے ہلاک

اسمین مذکور ہے جو لشکرِ مہدی سے مسیح
جا کے دجال کو مارینگے بیک ضربِ سنان

بعد اُس شب کے بوقتِ بامداد
جا مقابل ہونگے وے تیغِ ظفر
گر پڑیگا مضمحل ہو خاک پر
دیکھتے ہی سایہ جیسے لو سے
زاغ جون بندوق کی آواز سے
بابِ لد کہتے ہین اسکو خاص و عام
ہوویگا مقتول از دستِ مسیح
ہوینگے شاغل پے قتلِ یہود
یا چھپیگا کوئی جا زیرِ حجر

جا مقابل ہونگے با عزمِ جہاد
اور ہوگا آپ کا دم اسقدر
مرغِ روح ہر یہود از یک نفس
جب یہ پہنچیگی خبر دجال کو
حضرتِ عیسیٰ بھی با تاب و توان
جا وہان مارینگے نیزہ بر محل
پھر تو دیکھ اُس حال کو سب خاص و عام
سارے دشمن ہونگے یون قتل و تباہ
خود بخود آواز دیگا وہ درخت

عصر کی ہوگی اذان بہر نماز
آگے پیچھے صف بصف چھوٹے بڑے
کنگرِ شرقی پہ لائینگے اُتار
حضرتِ عیسیٰ ملاقی ہونگے جب
آپ ہی کیجے امامت ہو کے پیش
بعضے تم مین سے ہین بعضون پہ امام
پیشوا ہو کر پڑھائینگے نماز
آپ چلیے یان سے لشکر کی طرف
کہ نہین ہے آپ ہی کیجے قبول
چرخ سے آیا ہون یان بر وادیِ خاک
میرے ہی ہاتھون کی ادبر قسمت
از حدیثِ حضرتِ خیر البشر
لشکرِ دجال سے کر حق کو یاد
دور رس اُس وقت تن تیرِ نظر
ہوگا پرّان چھوڑ کر جا کی قفس
تب تو وہ معلوم کر اس حال کو
ہونگے پھر اُسکے تعاقب مین وطن
گر پڑیگا پشتِ خر سے کھا کے بل
یعنی از فوجِ ظفر موجِ امام
کہ نہ پاوینگے کہین جائے پناہ
سے ہے چھپا مجھ مین یہودِ تیرہ بخت

اور یوں ہی وہ حجر کمر لگا زود
کہتے ہیں شادی ابعزنہ کا دخت
خلق میں دجال ہوں کا قیام
کہتے ہیں پیدا ویا لشیار است گو
دوسروں بعد مقدار ماہ
بعض راوی کہتے ہیں اچھا نیاز
لیک اس کا فکر پر طاقت کہاں
کہ نماز اس دن ہوگی کس نمط
کہ نماز اس دن بتخمین بے قصور
بعضوں نے جس ترح پر ابر مطیر
پھر بتخمین و تحری ہر نماز

کہ چھپا ہے میر سے نیچے یہ یہود
کر چھپیگا انہیں کوئی بر گستہ بخت
الغرض چالیس دن ہوگا تمام
اسطرح سے حال اسکا مو بمو
جس میں ایک ہی کا ہے اشتباہ
اس سے سب ہونگے وہ دن دراز
یہ بھی ہے کچھ حکمت رب جہان
سال بھر کی بارہ اکدن کی ضعفا
ہو دیگی اک سال کی پڑھنی ضرور
ڈھانک لیتا ہے رخ شمس منیر
پڑھتے ہیں اس مع رسبل نیاز

ساتھ سب یہود ہونگے یوں ہی قتل
وہ نہیں ہرگز بچا رکھیگا اسے
یعنی اس روز خروج ناحمات
لگیگا جس روز دجال جہول
ہونگے بس تین دن اس طول پر
ان لوگوں خورشید کو وہ نابکار
ایک سے اصحاب دین کو سنکر
در جواب اسکے شفیع المذنبین
شیخ محی الدین عربی نے طلال
تیرگی سے امتیاز صبح و شام
دن ہی اس دن چاہیے کرنا سال

جا کرینگے فا بیا لرب فتح سند
بلکہ جا بجا ہو چھپا دیگا وسے
ہو دیگی چالیس دن اسکی حیات
سال بھر کا ہو یگا اسکا طول
باقی ہونگے اپنے ہی معمول پر
تیرہ کر دیگا فلک پر آشکار
جا کیا حکم رسول سے اسکا ذکر
یوں کہے فرمانے یا اصحاب دین
اسطرح دیتے ہیں اس دن کی مثال
ہو نہیں سکتی ہے مطلق کچھ نماز
دیکھ پھر واللہ اعلم بالصواب

اس روایت میں ہے مذکور کہ مہدی و مسیح جو کہ ایمان پہ رہے دینگے انہیں امن و اماں

اس طرح گویا ہے اخبار صحیح
سیر فرما ہو سکے اطراف بلاد
اور جنھوں نے کی تھی خان و مان
دینگے انکو مال و زر حسب المراد
اور انکو انکے شہر میں آباد کر
فتح کر فرمائینگے پھر جا بجا
اور سرحد سے جا کر دوری
اب نہیں سے ہر جگہ کا سوال
سارا وہ مشرک ضلالت کے سفر

کہ امام مہدی و حضرت مسیح
ساتھ لیکر فوج بہر عدل و داد
اس سبب سے وہ آئے تھے یہاں
اور کرینگے ہر نمط سے انکو شاد
اور عطا کیکر ان سے شاد کر
کرکے وہ تنبیہ اس فرقے کو جا
کرو اپنی چاہتے ہو بہتری
اس زمانے میں ہوا الا قتال
ہونگے تو جندر حالت کے نفر

کرکے یہ ساری مہمات الفضل
کیونکہ ہو جو صاحب ناموس ننگ
پر شتاب تھے اپنے ایمان پر درست
اور جو اپنا چھوڑ کر شہر و دیار
پھر نصاری سے اوپر بہر جہاد
مار و خنزیر انکی اور توڑو صلیب
تو کرو تم دعوت ایمان قبول
سنکے یہ نصرانیان سب بے نکیر
از طفیل مہدی ہاشمی زاد

از عطایائے جناب ذو الجلال
فتنہ دجال سے آئی تھے تنگ
یعنی راہ شرع پر جا لا کر درست
انکے ڈر سے کر گئے ہو سکے فرار
ہونگے عازم کر کے اپنے حق کے
جس جگہ سے ہو گیا بعید و کیا قریب
اور رکھو گردن بفرمان رسول
ہونگے فورا تابع و فرمان پذیر
ہو دیگی پر کنہ و بنیاد فساد

عدل سے انکے بھرا اک شہر و دیار
یوں رقم کرتے ہیں اکثر راویان
عمر ہوگی اُس زمان چہل سال کی
یا کہ نہ سال از روایات صحیح
بعد مدت میں ہشتم سال کی
اس روایت پر اگر کیجے قیاس
سونپ کر عیسیٰ کو اس دین کا مدار
اور پڑھینگے آپ ہی با صد نیاز
اے محمد گرچہ نہ گذری ہے اِن پہ شاق
بعد ازین سب راویات بے نفاق
کہ امام مہدیٔ فرخندہ حال
اور مدارِ دین و دنیا سر بسر
پھر اسی اثنا میں ہوگی آشکار
ہونگے وہ سب بانی ظلم و حیف
قتل و غارت سے انھوں کی مردمان
اپنے سب لوگوں کو ہے اشتباہ
پھر اسی اثنا میں با جمع کثیر
ہوئینگے مور و ملخ سے بھی زیاد
اور کرینگے قتل و غارت سے تباہ
و ملک انکا ہی اقصا شمال
ہے یہیں اُسکے ہی غلاظت اسقدر

تازہ و تر ہوگا جون باغ بہار
آپکے عہدِ خلافت کا بیان
اُس شہنشاہِ بلند اقبال کی
اسے یوں معلوم ہوتا ہے صحیح
ہوسنگے وہ تدبیر میں دجال کی
ہوئے ہیں سن عمر کے اک کم پچاس
ہونگے راحل جانب دار القرار
جا کے مہدی کے جنازے کی نماز

اور راہِ دین پر تو سر سے تمام
کر رہا ہے پردہ امام با شعور
بعد عہدِ خلافت بے ملال
کہ خلافت با فراغت ہفت سال
پھر نہم میں وہ امام نیک نام
بعد اسکے وہ امام با صفا
اور عیسیٰ ہی کے ہاتھوں سے تمام
کر چکینگے دفن جب وہ رسول

گرم رو ہو جائینگے سب خاص و عام
قدرتِ حق سے کرینگے جب ظہور
ہوگا مطلق وقت پا کر بشت سال
ہوگی اس عالم میں رنج و ملال
ہونگے یا عیسیٰ ملاقی والسلام
رونق شرع شریف مصطفےٰ
ہوگی سب تجہیز و تکفین امام
ہونگے انکے ہجر سے خاطر ملول
صدمہ ہجر محبت بے نفاق
یوں روایت کرتے ہیں بالاتفاق
اور مہمات امور مملکت
مستعد راہِ شریعت پر تمام
آخر میں اپنے سے کچھ بندگان
انکے کر لیجائے سبقت کیا مجال
تخت نبیاں ہی بلند و استوار
ہونگے رخصت لوگ لیکر طور کو
یک بیک باہر نکل آئینگے صاف

اسمیں مذکور ہے جو بہر خروج یاجوج
آنے کا حضرت عیسیٰ پہ خدا کا فرمان

اس جہان سے جب کرینگے انتقال
ہوگا مبعوث روح اللہ پر
حضرت عیسیٰ کو وحی کردگار
اور نہایت بیحیا و بے وفا
کوئی بھی ہرگز نہ پاویگا امان
دیجے اُس حصن میں جا کر پناہ
جو کہ ہیں یاجوج ماجوج شریر
دل کے دل وہ باقی ظلم و فساد
ایک عالم کو وہ سارے روسیاہ
ہفت کشور پھیر ہی میں کر خیال
کہ نہیں اُس جا ہی کشتی کا گذر

تب وہ سارا رتق و فتق سلطنت
اور ہونگے اُن زمان سب خاص و عام
اُس نمط سے لائینگے اب ہم بیان
کوئی اس عالم میں انکے رد ہی جدال
ہو کوہِ طور کے اوپر حصار
دیکھئے الحمد اس منشور کو
سینۂ والقرنین کو کر کے فگار
پھیل جائینگے جہان میں مثل موج
کہتے ہیں جو کہ تھا یافث ابن نوح
یعنی کہتا ہیں اُن ترک کی اور
اور لبِ دریا پہ ہیں دو کوہ سا

جوق جوق و فرقہ فرقہ فوج فوج
اُسکی وہ اولاد میں ہیں بہر نوع
اور ہیں اُسکے پرے دریائے شور
شرق سے تا غرب یا تند بار

اور بلائی ہین ہین وہ اسقدر — گویا انکے چرخ سی گھستے ہین سر
آگے اک گھاٹی تھی انکے درمیان — جس طرف سے آتی تھی وہ موذیان

سد روئین جو سکندر کی ہے بین دو جبل — سن بنا اسکی ہے اسطور سے ای جان جہان

جو کہ ذوالقرنین تھا سلطان دین — صاحب تخت و زر و تاج و نگین
ہفت کشور مین شاہ و بی نظیر — یون تھا جیسے چرخ پر شمس منیر
اپنی دار السلطنت سے ایکبار — سیر عالم کو چلا وہ شہریار
سیر کرتے کرتے با فوج و سپاہ — پہونچا جا اُس ملک مین طے کرکے راہ
قوم دیکھا جو انکی یہ ہجوم — جانا آخر ہے یہی سلطان روم
آ ہوے نالان سبہی بارگاہ — اور لگے کہنے کہ ای گیتی پناہ
ہم تری بابت آئے ہین مستغیث — از شر یاجوج و ماجوج خبیث
جو کہ ہین اس ملک مین دو جبل — آنکی گھاٹی سے وہ آتی ہین نکل
ہمکو ہوتا ہی انھون سے درد سر — لوٹ لیجاتے ہین ہمارا مال و زر
آپ سے گر ہوسکے اسکا علاج — جو کہ فرماوگے ہم دینگے خراج
ہو کسی تدبیر سے یہ راہ بند — تا نہ آئے یاں وہ ناحق پسند
بادشہ نے سُنکے یہ قصہ تمام — در جواب اُسکے یہ فرمایا کلام
کہ نہین جز یہ ہے میرا خیال — سب دیا ہے حق نے مجھکو جاہ و مال
پر ہے اک تدبیر مشکل بے شمار — ہوسکے گر تم سے یہ محنت کا کار
حسب حاجت مجکو ہے گفت و شنید — جمع کردو ملکے سب زبر الحدید
اور اُسی مقدار سے آو نحاس — تا بخون حق کرون محکم اساس
الغرض اُن دادخواہون نے تمام — حسب فرمان شہ عالی مقام
لا آہن و مس اُن پہ لا کے بے شمار — کردیا سب جمع اک انبار وار
بعد ازاں حکم شاہ پر شکوہ — چلے معمار و نجی ہین ہر دو کوہ
غور سے خوب اُسجگہ کو دیکھ بھال — وسعت [illegible]
آخرش از حکمت و تدبیر و رای — سنا [illegible] گز کی چوڑی کی اُسکی نباہی
پھر لگے اُسکو اٹھانے مثل قصر — اک طرف سے سب وہ بنایا [illegible]
نیچے تو پگھلا کے سیخ ڈالتے — لوہے کے ٹکڑے اوپر بچھالتے
یون ہی کرتے کرتے بے ربط و خلل — دی ملا تا قلہ ہر دو جبل
اسطرح سے تھا وہ با صد جد و کد — شاہ ذوالقرنین نے باندھی ہے سد
ہو اگر کچھ فرق اس تحریر مین — دیکھئے جا کہف کی تفسیر مین

ذکر ہی اسمین یاجوج و ماجوج خبیث — منتشر ہونگے بہم سوے تخریب جہان

اسطرح فرمایا ہے یہ اہل حدیث — کہ جو ہین یاجوج و ماجوج خبیث
رہتے ہین مشغول وہ ناپاک کیش — کھودنے مین روئین کے ہمیش
یعنی اُس سد کو وہ لیل و نہار — کھودتے رہتے ہین سب نابکار
پر مدد اپنی سے کرتا ہے خدا — پھر اُسی ستو پر اوّل پر سدا
لکھتے ہین پھر راویان با صفا — اسطرح سے کہ بعہد مصطفا
ہو گیا تھا ایک سوراخ اسمین تو — کہ ہو حلقہ دونون انگشتون کا جیون
یعنی جو سبابہ و انگشت تر — کیجے حلقہ ملا کر یکدگر
پر نہ تھا ایسا کوئی شخص اسمین چلے — یاد [illegible] کوئی اُس جا سے [illegible]
اُسمین ماننے سد ہے جبکی شکست — تب نکل آوینگے وہ ناحق پرست
انکی کثرت کی کسو لیا مین شل — کو [illegible] نکلی سے جون ٹڈی کا دل

جو کہ طبرستان مین اک چشمہ ہے آب
کہ ہر ایک جانب سے اُسکے انواحی
جمع اخیر جب کہ پہونچیگا وہان
وان سے پھر کرینگے تو ہو ظلم و فساد
ماتنے اور لوٹتے یون ہی تمام
کہ نہین ہمین ہے سوا جنس بشر
یہ ارادہ کرکے دل مین وہ شریر
تیر لینگے بحکم ذوالجلال
جو بھی اہل ارض و سکان فلک
پھر چھپینگے وہ دون میان حصن طور
اب کرون مین نرخ غلہ کا عیان
اور اصحاب آپکے جو ہونگے سب
اک مرض ہوتا ہے غایت پر تعب
بکریون بھیڑونکو اکثر یہ مرض
جسطرح قوم ثمود از قہر رب
اپنی لوگون سے کہینگے اس قدر
ماری بدبو و تعفن سے کے لگر
اور اصحاب آپکے چھوٹے بڑے
جنکو نغفا کہتے ہین اہل عرب
الغرض اگر ان ہی جیتے ہونگے دل
اور اُن لاشونکا جو خون ہے دراز

کہتے ہین طبری بحیرہ اُسکو سب
بمسافت شصت یا دس کوس کی
آبکا پھر گز نہ پاویگا نشان
منتشر ہو وینگے اطراف بلاد
جبکہ پہونچینگے میان ملک شام
کوئی ہی مطلق نہین آتے نظر
آسمان کی سمت پھر پھینکینگے تیر
خون سے آلودہ کرکے دینگے ڈال
سب ہے ہو مقتول از انس و ملک
ہوگا ایسا قحط لوگون پر ضرور
خارج تحریر ہے اُسکا بیان
پیچھے سے آمین کہینگے با ادب
کہتے ہین اُسکو نغف اہل عرب
ہوتا ہے گردن مین پیدا الغرض
مرگئی تھی ایکسر ہی صبح سو سب
آثار محشر ۱۲
کرو ذرا باہر کی لاؤ کچھ خبر
کوئی بھی باہر نجائیگا بشر
آمین آمین بولینگے پیچھے کھڑے
فارسی کہتے ہین سیمرغ انکو
بعض لاشونکو وہین لینگے نگل
ہوگا بالائے زمین آیا کباز

ہے بنہایت ہی عمیق و بس قعیر
جمع اُولی انھین سے جب آئیگا
لیک جانینگے کہ یہ تالاب تھا
ہونگے وان مشغول وہ ناحق پسند
اور وہان سب کو بھی کر ڈالینگے فنا
چاہیے اب مین جو اہل آسمان
یہ تماشا دیکھکر اہل فلک
دیکھ تیر اپنے وہ ہونگے باغ باغ
اب کوئی بچا نہ زمین و آسمان
کہ فقط اک گاؤ کا سر ہے ستم
دیکھکر تنگی باین نوبت صریح
حضرت حق مین مناجات شولے
سو وہ ہوتا ہے فقط اک دانہ سا
ایک ہی شب مین فقط یہ دان پاک
جب سنینگے ابن مریم یہ خبر
مرگئے دیکھو تو وہ سب بد صفات
باز دیگر وہ مسیح خوش نصیب
دو دن ہی نام خدائے کارساز
سو وہ طائر ہوتے ہین از بس کلان
اور بعضونکو اٹھا کر بے ملال
اُسکے دھوئے لیے با آبجست

اور مربع اس قدر وہ آب گیر
آب اُس تالاب کا پی جاے گا
اور کبھی شاید کہ اسمین آب تھا
در پے مردم خوری و قتل و بند
تب کہینگے اپنے دل مین بخیال
مارچکے انکو بھی ملکر اس زمان
یعنی جو ہین آسمان اوپر ملک
اور جانینگے کہ پائی اب فراغ
ہم سوا باقی نہین ہے اس زمان
ہوگا انسے دنیا سے ہرگز نہ کم
ہونگے داعی حضرت حق مین مسیح
دو ہی فوراً اُس زبان ہوگی قبول
لیک مہلک مثل طاعون و وبا
اس مرض سے انکو کردیگا ہلاک
تب خوشی سے کھولکر قلعے کا در
یا کسی کی ہو ابھی باقی حیات
ہونگے پھر داعی بدرگاہ مجیب
آئینگے کچھ طائر گردن دراز
رکھتے ہوئے تاب مین ہین آشیانات
جا بجا دینگے جا دریا مین ڈال
برسیگا چالیس دن

ہونگے جو کچھ چاہ اور پختہ مکان — سب پہ پک نکلینگے اُس سے اُس زمان
ہوگا وہ باران کثیر المنفعت — زندگی بخش آئے بہ حیوان کی صفت

اور بہت ہوگا مبارک وہ مطر — سب کے تئین کیا آدمی کیا جانور
پھر تو جب مخلوق باہم یکدگر — طاعت و احسان پہ باندھینگے کمر

سب کے دل سے کینہ و بغض و غرور — سب سے یکلخت ہو جاویگا دور
ہونگے سارے مرد و زن سالم مزاج — بے حسد پلید ہو جیسے طفل آج

اور علاوہ اسکے انسان سے با فلاح — سارے حیوانوں میں ہوگی صلاح
ہیں جو موذی جانور خورد و بزرگ — کژدم و مار و پلنگ و شیر و گرگ

سو ہونگے اُس زمان ایذا رسان — ہوگی ایسی صلح انکے درمیان
ہیں گے گرگ و گاو و شیر و آہو و دد — سب رہینگے متفق ہو بے حسد

قاف سے تا قاف دینِ احمدی — ہوئیگا شائع بعونِ ایزدی
کفر و شرک اور بدعت و فسق و فجور — خلق سے یکلخت سب جاویگا دور

اور یاجوج و ماجوج اسکے بعد — چھوٹ کر مر جائینگے ای مردِ سعد
جو نیام و نیزہ و تیر و کمان — پاک اشیا سی دگر مانند آن

سو وہ ایندھن ہوئیگا سب کے یہ برس — سب خلائق کے لیے ہر سو تلک
اُس گھڑی اسلام اور دین کا کمال — ہوگا شائع خلق میں تا ہفت سال

بعد ازاں لوگوں میں کچھ مدت قلیل — ہوئیگی نفسانیت سے قال و قیل
اور سارا احوال سارا مومنو — حضرت عیسیٰ کے ہوگا روبرو

استقامت آپکی سب بے ملال — ہوگی اس دنیا میں چالیس سال
اور کرینگے وہ وصولِ حق نکاح — ہوگا اک فرزند پیدا با فلاح

بعد ازاں حکمِ رب العالمین — ہونگے راہی جانبِ خلدِ برین
پھر کرینگے دفن انکو خاص و عام — درمیانِ روضۂ خیر الانام

اُسمین مذکور ہے جو چرخ سے اک دودِ سیاہ — ہوگا نازل بر زمین از نصف دو مکان

بعد اسکے سن سے تا گوشِ تمیز — اُس ولایت کو تو سمجھے ای عزیز
یا مسیحا ہونگے جب رحلت گزین — اس جہان سے جانبِ خلدِ برین

بعد ازاں آپ کا قائم مقام — اک خلیفہ ہوئیگا جہجاہ نام
اور وہ ہوگا از رئیسانِ یمن — قوم قحطان سے با اخلاقِ حسن

عادل و اقبال مند و دین پناہ — راسخ و ثابت بتوحیدِ اِلٰہ
عدل و انصاف سے اسکی تمام — خرم و شادان رہینگے خاص و عام

بعد اسکے پھر کئی با عز و جاہ — اور بھی ہونگے پیاپے بادشاہ
پھر انھوں کے عہد میں کچھ ایسی ہی — تھوڑی تھوڑی ہوگی پیدا گمرہی

عالم ہونے لگیگا سہل سہل — ہوگا رائج رفتہ رفتہ کفر و جہل
پھر اُن ہی دنوں میں اسکی ماؤ — اور اک طرفہ یہ ہوگا ماجرا

مشرق و مغرب کی جانب دو مکان — خسف ہو وینگے زمین کے درمیان
ہونگے اُن دنوں مکانوں کے مکین — منکرِ تقدیر اور ناپاک دین

پھر اسی اثنا میں اک تاریک دود — آسمان پر ابر سا ہوگا نمود
یعنی جو ہے چرخ پر ابرِ سیاہ — جس سے چھپ جاتا ہے نورِ مہر و ماہ

آسمان سے پھر زمین پر آکے زود — ڈھانک لیگا سارے عالم کو وہ دود
ایسا چھا جاویگا دنیا میں تمام — کہ بہت گھبرا اٹھینگے خاص و عام

سارے مومن ہوئینگے جی سے تنگ — اُس اذیت سے کہوں کیا اسکا رنگ
دم سے رک جائیگی راہِ مسام — سخت ہوگی بے حواسی ور زکام

اور ہر اک کافر برگشتہ بخت
گر پڑیگا ہو کے بیہوش ایک لخت

جیسے متوالا کوئی مدہوش ہو
گر پڑے ہے خاک پر بیہوش ہو

کوئی اک دن میں کوئی دو دن کے بعد
آئیگا پھر ہوش میں اے مرد سعد

بیشتر دن بعض بعض از راہ غش
آئینگے ہوش اپنے میں تلک وش

الغرض یہ کشمکش با درد و سوز
ہوگی اک عالم پہ تا چالیس روز

بعدہٗ کم ہوگا وہ دود سیاہ
یک بیک دنیا سے از سر آگہ

سن بیان غرب سے خورشید جو ہوگا طالع — بند ہو ویگا در توبہ بحکم رحمان

انتہی میں ہو چکیگا جب وہ دود
صاف ہوجاویگا تب چرخ کبود

اور اسی اثنا میں سن اے مرد سعد
پھر مہینہ ذیحجہ میں عرفے کے بعد

ہوگی اک شب ایسی تاریک دراز
خوفناک و پر ملال و جانگداز

کہ بہت گھبرا اٹھینگے سب کے سب
کہ الہی آج یہ کیسی ہے شب

سوتے سوتے خلق سب آجائینگے تنگ
رات کا ابتک نہیں بدلا ہے رنگ

لیٹے لیٹے لڑکے ہو کر بیقرار
ہر گھڑی جگ جگ اٹھینگے چیخ مار

اور جہاں تک جانور ہیں جزو و کل
مارے بھوک کے کرینگے شور و غل

دیکھ اس شب کے درازی کا قیام
نیند ہوجاویگی لوگوں پر حرام

سوتے سوتے لوگ سب چھوٹے بڑے
ہونگے حیران اپنے بستر پر پڑے

اور ہو کر مضطرب اکثر بشر
ہوئینگے تائب اپنے اپنے جرم پر

یعنی جو جو کچھ کیا جس جس نے قصور
اسپہ توبہ کرتے ہیں ہم یا غفور

ہوگی تنگی جو گئی وہ رات جب
خاص ان کی توبہ جو ہوتی ہیں لب

تب عیاں ہوگا اک نور فلق
جانب مغرب تب شبہ شفق

ہوگا طالع جوں خسوف ماہتاب
بالقلیل النور قرص آفتاب

ساکن اس دن جو روز اشتباہ
متحیر سب ہونگے جیسے اکمہ

اور تائب ہونگے سب آپس میں مل
اپنے اپنے جرم پر باجان و دل

پر نہ ہوگی اس گھڑی توبہ پسند
کیونکہ باب توبہ ہوجاویگا بند

متفق ہو کر رہے ہیں سب یہاں
اسطرح سے باب توبہ کا بیان

کہ وہ دریا وسعت ہفتاد سال
روز اول سے کھلا ہی تا بحال

اور قائم ہے وہ مغرب کی طرف
میمنت آمود با عز و شرف

الغرض مغرب سے بالائے سپہر
مرتفع ہو کر بایں مقدار دو پہر

جیسے آتا ہے بوقت چاشت گاہ
بعدہٗ لیگا اسی جانب کو راہ

یعنی پھر ہوگا اسی جانب غروب
جیسے مغرب میں سدا جاتا ہے ڈوب

دوسرے دن سے بدستور قدیم
شرق سے نکلیگا با جرم سلیم

تب سے تا روز قیامت بے ملال
ہونگے باقی ایک سو اور بیس سال

یعنی اس مدت تک ہوگا قدوم
تا زمین و آسمان سب ہوں عدم

دابۃ الارض کا سن ذکر جو اس عالم میں — آئے گا کوہ صفا سے بدلیل و برہان

کہتے ہیں محدثان پاک دین
از حدیث رحمۃ للعالمین

کہ افق سے دوسرے دن آفتاب
جب طالع ہوگا با صد پیچ و تاب

آئیگا تب زلزلہ ایسا عظیم
کہ جس سے کوہ صفا ہوگا دو نیم

یعنی ایسا سخت لرزہ آئیگا
جس سے وہ کوہ صفا پھٹ جائیگا

اور ہم وہ کعبہ کی پوربی طرف
با کمال برکت و عز و شرف

آئیگا اک جانور اس سے نکل
شکل و صورت میں نہایت بے بدل

لیک سابق اس نکلنے سے دو بار
ہوگا دو ملکون مین اوسکا اشتہار

پہلے تو ہوگا یمن مین آشکار
پارہ دیگر نجد مین بالاختیار

دونون باری تو در چھپ جاویگا
بعد اسکے اسطرح سے آئیگا

الغرض کوہ صفا سے بے فتور
شباہت شکلون سی کریگا وہ ظہور

اسکی سی ہوگی گردن با ایال
اور منھ ہونگے آدمی کا با جمال

پانون اسکے ہونگے جون پاے جمل
اور کفل مانند آہو کے کفل

سینگ ہونگے بارہ سنگے کی سو صاف
ہاتھ بندر کے سے ہونگے بخلاف

اور ہوگی بیل کی سی دم تمام
اور ہوگا دابۃ الارض اسکا نام

اور کریگا آدمی کا سا کلام
اک فصاحت اور بلاغت سی تمام

ہوویگا اک ہاتھ مین اسکے عصا
حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا

دوسرے مین ہوگی خاتم بانگین
خود سلیمان کی جو تھا سلطان دین

اور سریع السیر ہوگا اسقدر
کہ نپاویگا اسے کوئی بشر

اور ہاتھ اسکے سے کوئی انس و جان
بھاگ کر ہرگز نپاویگا امان

چھان ڈالیگا ہر اک شہر و دیار
تھوڑی ہی عرصے مین جون باد بہار

جو کہ ہونگی مومنان پاک دم
اپنے ایمان اور پہ ثابت قدم

انکی پیشانی پہ کھینچیگا فقط
اس عصای موسوی سے ایک خط

چہرہ ہو جاویگا روشن اس نظیر
جیسے ہو رخشندہ خورشید منیر

اور جو ہونگے کافران پر غرور
کفر سے نزدیک اور ایمان سے دور

ان کی اس انگشتری سے بیگمان
ناک یا گردن پہ کردیگا نشان

وائے ان لوگون کی خود بینی وہ
مہر جنکی ہوگی خود بینی او بد

اسکے منھ ہو وینگے تاریک و تباہ
ہو بہو مانند انگشت سیاہ

بس اسی سے تو راز امر خدا
کافر و مومن کو کردیگا جدا

تا کہ ہر اک کفر و ایمان جز و کل
ہر کسو پہ ہووے بس جا کھل

بعد اس کار سے پاکر فراغ
ہوگا غائب دابہ ای عالی دماغ

پھر بیان اس مین کہ اک باد سے جو ہین مؤمن سب فنا ہو وینگے یکلخت بجز بے ایمان

اسطرح ہے راویان ای مرد سعد
کہتے ہین کہ دابہ کے غلبے کے بعد

اک طرف سے سرد آویگی ہوا
زرد جھلک مثل طاعون و وبا

اسمین سے اکثر ہر کسو کے پڑ خلل
درد پیدا ہوگا اک زیر بغل

افضل آگے نا فضلون کے بیدرنگ
فاضل آگے ناقصون کے ہونگی دنگ

اور ناقص فاسقون کے روبرو
درد سے مرنے لگین گے سو بسو

کہتی ہین قرب قیامت جون بشر
ہونگی ناطق سب جماد و جانور

اور پھر دیگا خدا انکو کمال
کہ بتا دیوینگے سب کے گھر کا حال

اور جو ہونگے بعض بعض الطیور
انکے بھی کردینگے آگہ بے قصور

الغرض جب سارے ذی علم و عمل
جا بسینگے اس دار فانی سے نکل

یعنی ہر اک مومنان پاک دین
اس جہان سے ہونگے جب رحلت گزین

ہوگا تب کہ غلبہ اہل حبش
شرق سے تا غرب تک یاجوج وش

یعنی سب روے زمین پر اہل زنگ
پھیل جاوینگے یکایک بیدرنگ

اور عمل کو لینگے سارے دہر مین
یعنی ہر اقلیم اور ہر شہر مین

اور وہ سب ناکسی نا پاک خو
منہدم کردینگے بیت اللہ کو

بعد ازان کاغذ سے قرآن مجید
محو ہو جاویگا از حکم وحید

اور جو حافظ ہونگے با ذہن کمال
قاری قرآن مین کیا انکا حال

بھول جاوینگے وہ یون حد سے زیاد
کر نہ تھا گویا کبھی اک حرف یاد
پھر نہ جانیگا کوئی بھی خاص و عام
حق پرستی اور خدادانی کا نام

خوف دین و شرم دنیا اس اصول
اپنے اپنے دل سے جاوینگے بھول
گر کرینگے مثل گاؤ و خر تمام
آشکارا ان بہن وہ حرام

کیونکہ آیات و خبر سے ای عزیز
حلت و حرمت مین نہ تھی ہی تمیز
جبکہ اٹھ جاویگا قرآن مجید
تب برابر ہونگے سب پاک و پلید

اور سب احکام باندھینگے کمر
فتنہ و ظلم و تعدی کے اوپر
یعنی لینگے شیوۂ غارتگری
چھوڑ کر عدل و رعیت پروری

اور رعایا کا تعدی و فساد
ہوگا یک دیگر میان ہر بلاد
جا بجا اٹھنے لگیگا امن و امان
وا ویلا شور و غل آہ و فغان

ہوگی جب سے ان جہل و پلیدی شروع
تب لگیگا [illegible] کی بربادی شروع
شہر جاوینگے قصبے گاؤن
گاؤن کا اب سکی آگے کیا بتا کون

اور ہوا ہے آفت قحط و وبا
ہوگی نازل ہر ولایت مین بلا
اور کرینگے مرد و زن اکثر جماع
آشکارا جون بہائم اور سباع

لیک پھر اولاد کچھ قدرے قلیل
ہوگی پیدا سو بھی گمراہ و ذلیل
ہوگی گمراہی انھون مین [illegible]
کہ خدا کا نام بھی جاوینگے بھول

اور ہوگا قحط عالم مین تمام
اٹھ لون الامان ملک شام
اہل حرفہ اور سب اہل روزگار
پھر کہین سے چھوڑ کر شہر و دیار

ستمگار زانی کی شہرت اس نظیر
ہونگے جا کر شام مین مسکن پذیر

راویان باخبر ای مرد سعد
کتنے برس پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد

ذکر ہے ایسا ہین کہ اک آگ دکن سے اٹھکر
یک بیک پھیلیگی لوگون کے تعاقب مین دوان

ایک نار شعلہ دار و پر شرار
ہوگی اطراف دکن سے آشکار
دیکھ اس آتش کو چھوڑ اپنا وطن
سو لیبو بھاگینگے سارے مرد و زن

اور وہ بھی کر کے حملہ اس زمان
ہوگی لوگون کے تعاقب مین دوان
چلتے چلتے لوگ جب تھک جائینگے
بلکہ اپنی جان سے تنگ آئینگے

دوپہر کو آخرش زار و نزار
جا بجا گوشے مین پکڑینگے قرار
اور وہ آتش بھی جاویگی ٹھہر
اس جگہ پر اپنے وقت دوپہر

ڈھلتے ہی پھر دوپہر کے ایکبار
بدحواسی سے کرینگے سب فرار
اور آتش بھی اسی دستور سے
پیچھے دوڑیگی انھون کے دور سے

چلتے چلتے آخرش جب ہوگی شام
لوگ باندی ہو کے ملینگے مقام
اور وہ آتش بھی بدستور نخست
ٹھہر سیگی انھی جا پر ہو کے سست

صبح کو پھر ویسے ہی ہوگی فرار
الغرض وہ آگ سب گھیر گھار
جمع کر دیگی میان ملک شام
بعد ازان وہ ہوگی غائب والسلام

سن لے اب ذکر قیامت کا جو آتی ہے شتاب
نیست کر دیگی ہر اک ہستی کو از نام و نشان

ای عزیز و اب سنو یہ حال تم
کہ وہ آتش ہوگی جب عالم سے گم
تب جو بھاگا آگ کی پھر اگر دور
یاد آئیگی انھیں حب وطن

ہونگے رخصت شام سے وہ ایکبار
اپنے اپنے یاد کر شہر و دیار
پھر کسی اقلیم مین جز ملک شام
ہو ویگا پھر گرد آبادی کا نام

آخری یہ ہین علامات عجیب
جو کہ ہونگی خود قیامت کے قریب
لیک آغاز قیامت کا نشان
اس طرح سے ہے جو کرتا ہون بیان

کہا مین بعد ازین دو چار سال
لوگ سارے ہونگے غفلت مین کمال
ہووے گی بارش کی فراوانی بہت
اور غلے کی بھی ارزانی بہت

ناز و نعمت سے ہر اک ہونا پذیر
ہووینگے آسودہ و راحت پذیر
ہونگے ہر اک کیا ضعیف کیا قوی
حشمت دنیا سے گمراہ و غوی

اتنے مین جنگل کو ای بدر کمال
دیکھا جاویگا محرم کا ہلال
بعد دسوین کو جیسے کے روز
ہوگا طالع نیر گیتی فروز

گھر تلک سب کوچہ و بازار مین
ہونگے مشغول اپنے اپنے کار مین
ناگہان آواز اک نرم و دراز
سب سنینگے از نشیب و از فراز

اور وہ آواز ہوگی صور کی
یعنی اسرافیل کے ناقور کی
ہفت کشور مین برابر بیقصور
سب کو پہونچیگی یہی آواز صور

ہونگے سب حیرت سے مین شکوہ و ملد
سارے خاص و عام و سلطان و گدا
اور وہ لحظہ بہ لحظہ ہوگی سخت
سارے عالم مین برابر ایک لخت

بڑھتی بڑھتی وہ صدا جب اسکے بعد
اس نمط ہوگی کہ جون گرجے ہی رعد
تب تو ٹوٹ جاویگا یہ ہول عظیم
سارے عالم مین کہ دل ہونگے دو نیم

بعد ازین جب اور بھی ہوگی کرخت
اس سے تنگی جو گئی وہ بانگ سخت
لوگ بعضے بعضے اس مین اوس زمان
جا بجا مر جائینگے بے گمان

اور اکثر آدمی بہر پناہ
لینگے گھر کو چھوڑ کر جنگل کی راہ
پھر لگیگا اک زلزلہ ایسا کرخت
آئیگا ساری زمین پر ایک لخت

کہ لگینگے تھرتھرانے سر بسر
سب مکان و کوہ و دشت و بحر و بر
جانور جنگل سے ہو کر بدحواس
بھاگ بھاگ آوینگے انسانونکے پاس

اور شق ہونے لگیگی بعد ازین
جا بجا یکبارگی ساری زمین
اور ابل نکلینگے دریا باخروش
اسطرح جو دیگ مین اٹھتا ہے جوش

یعنی دریا کا یہ ہو جائیگا ڈول
کہ لگیگا پانی پکنے کھول کھول
اور امنڈ کر ہر طرف سے ایک بار
توڑ دینگے سارے کوہون [illegible]

رل پڑیگا سو جو سو آب روان
الامان اس دن سے یا رب الامان
اور جھونکا آندھی کے جو کچھ ہین پہاڑ
پھینک دینگی جڑ سے ان سبکو اکھاڑ

ریگ سے ہو جائینگے دل بل کو سب
اور لگینگے اڑنے آندھی کے سبب
یعنی ریزہ ریزہ ہو سب کوہسار
باد سے اڑنے لگینگے جون غبار

اور اڑیگا ابر پارہ پارہ ہو
مارے آندھی کے ہر ایک اطراف کو
الغرض اٹھ اٹھ کے یہ گرد و غبار
ڈھانک لیگا ساری دنیا ایکبار

سب سیہ ہوگا زمین و آسمان
اسقدر ہووے گی تاریکی عیان
اور بڑھتی جاویگی آواز صور
دم بدم لحظہ بہ لحظہ بے قصور

پھر جو ہین افلاک کے ساتون طبق
تہ بہ تہ زیر و زبر مثل ورق
وہ بھی آخر امر حق سے بیرمق
ہر طبق مثل ورق ہوویگا شق

اور کواکب جو کہ ہین افلاک پر
گر پڑینگے ٹوٹ کر سب خاک پر
اور جو ہونگے انس و جان تا حیوان تمام
کہ گئے پیچھے مرے جاوینگے تمام

جبکہ سب ذی روح ہو جاوینگے فوت
بعد ابلیس کو آویگی موت
جانکے عزرائیل پھر اپنی فتوح
ہوگا متوجہ بڑا قبض روح

اور وہ لعنت لعین بد حیا
خوف سے چھپتا پھریگا جا بجا
پھر فرشتے لیکے گرز آتشین
ہر طرف سے ہونگے جب اوس پر تعین

تب وہ ہو جاویگا بے صبر و شکیب
کہ چلیگا اب نہ کچھ مکر و فریب
الغرض سارے فرشتے گھیر کر ـ
قید کر لیوینگے اسکو ایکبار

پھر کریں گے یوں لگاوینگے عمود
کہ نکل جاویگا باہر سے گود

یعنی وہ ستا فرشتے نغز نغز
مارے گرز ون کے گرا دینگے مغز

دیکھکر وہ مار اور جان کندنی
بھول جاویگی اُسے کبر و منی

ہوگی جو کچھ شدت سکرات موت
سب بنی آدم کے اوپر وقت فوت

سو وہ ہوگی اُس غضب کے واسطے
یعنی اُس یوقوی کے واسطے

پھر جو باقی ہوگا ای حق آشنا
وہ بھی سب یکبارگی ہوگا فنا

اُس زمان مطلق زمین و آسمان
اور جو کچھ ہے اُنھوں کے درمیان

نے خلاف اُسمیں بیشک و بے اشتباہ
کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات اِلٰہ

کچھ جینے کا وہ ہوگا ایک دم
جسمیں ہو جاویگا سب کچھ عدم

کہتے ہیں کہ اُس میں اک با تمیز
سب فنا ہونگے مگر یہ آٹھ چیز

جیسے کہ ہے صور جو ہوویگا دم
اور عرش و کرسی و لوح و قلم

اور بہشت و دوزخ و روحیں تمام
بس یہی باقی رہینگی والسلام

لیکن اُنکو بھی کچھ آویگی غشی
جیسے ہوتی ہے کسی پر بیہوشی

اور بعضے کہتے ہیں آدمی شعور
کہ اُنھوں کی بھی فنا ہوگی ضرور

پر اصح معلوم ہوتا ہے یہی
اُس روایت سے جو رادی ہے کہی

کیونکہ اغلب ہے یہی حق طلب
کل شیء ہالک الا وجہ رب

الغرض جب ہو چکیگا سب عدم
کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات قدم

تب یہ فرماویگا وہ عالی جناب
اپنی ذات پاک سے کرکے خطاب

کہ کہاں ہیں آج وہ سب بادشاہ
کبر کی رکھتے تھے جو سر پر کلاہ

اور کہاں ہیں صاحب تاج مہی
تھے جنھوں کو شوکت فرماندہی

اور کدھر باقی رہی وہ خسروی
جنکے دعوی پر تھے مغرور غوی

اور کہاں ہے آج اُنکی سلطنت
جسپہ کہلاتے تھے شاہ مملکت

پھر مخاطب ہوکے وہ عالی جناب
آپ اپنی ذات کو دیگا جواب

کہ نہیں ہے کوئی اب میرے سوا
صاحب تاج و خدا و ند لوا

ہے نہ شرکت سلطنت اِس دار کی
آج ہی مجھ واحد القہار کی

بعد اُسکے جبکہ چاہیگا خدا
پھر رکھیگا آفرینش کی بنا

ذکر ہے خلقت عالم کا جو پھر موت کے بعد
زندہ ہوجاوینگے اک صور سے سب خرد و کلان

اُسکی کچھ مدت نہیں مرقوم ہے
یہ اُسی معبود کو معلوم ہے

یوں روایت کرتے ہیں تابعی نکو
راویان پاک ہیں راست گو

کہ مشیت اپنی سے پروردگار
پھر کریگا آفرینش آشکار

خیمہ افلاک کو مثل حباب
نصب دیگا بلا چوب و طناب

اور بچھاویگا مثال بوریا
پھر بساط ارض کو وہ بیریا

اور فرشتونکو بلا شک و جحود
عالم فانی سے بخشیگا وجود

پر زمین پر کچھ بھی آثار و حدود
تب کسی شی کے نہونگے نمود

جون بر و بحر و نباتات و جبل
اور جمادات و عمارات و محل

پر وہ جس عالم کو چاہیگا قدیر
زندہ کر دیگا اُسی سے اس نظیر

استخوان ہوتی ہے اک عجب الذنب
آدمی کی پشت میں لیے حق طلب

جز وہ اعظم پشت میں وہ عظم ہے
ہر یونکا سب اُسی کے نظم ہے

یعنی وہ عجب الذنب اسی نیک سا ہو
ہی یہ میں استخوانون کی بناسے

ہوا اُسی استخوانوں کی شروع
ہے وہ مطلق اصل اور سب ہیں فروع

پشت کے مقعد تلک ہے استخوان
ہوینگی ہر مرد و زن کے یکسان

بعد تو اُسکو خدا کے اشتباہ
مرنے اور گلنے سے رکھتا ہو نگاہ
الغرض اُس ظلم سے اُسدن خدا
سارے جسموں کی باندھیگا ہوا

جس زمیں پہ جسکو جا ہوگا خاص
زندہ کرنے کے لیے بالاختصاص
آنکی دھر دیگا وہاں اُنکی استخوان
جا بجا جمع کرکے بعد ازاں

داخل اُسکے عجب اجزا ہیں اور
پھر اُٹھانے کے واسطے ہوگا ظہور
ایک ہڈی یا عرش کے نیچے ہے خاص
آپ ہی اُسکے منی کا ہی خواص

اُسی سے سب اُٹھینگے بپردہ قدیر
مینھ کو برسائیگا جوں ابر مطیر
اُسکی قوت اور اثر سے اُس ہنگام
اُن پُرانی استخوانوں کو تمام

دیگا لحم و شحم و عصب و عظم و مغز
تاکہ پاوینگے سب اجسام نغز
بن جاوینگی جب وے ساری صورتیں
اپنی اپنی شکل پر موزون مورتیں

بعد اُسکے تشبیہ رب خاص و عام
صور میں پھر دیگا روحوں کو تمام
اور فرماویگا اسرافیل کو
کہ طرف جسموں کے اُسکو پھونک دو

ہوگا جب طیار پھر وہ لیکے صور
پھر نکلنے کو سب فرمان شعور
تب کہیگا وہ کریم باکرم
اپنی ذات پاک کی دیکر قسم

ساری روحونکی طرف کرکے ندا
کہ نہ کیجیو اپنے قالب سے تخلف
کہتے ہیں سب راویان باشعور
ہوگا واقع اُس جگہ یہ نفخ صور

اونچا وہ صخرہ معلق ہے جہاں
قبلہ بیت المقدس کے وہاں
کہتے ہیں کہ صور میں لیے خوش خطا
جتنی روحیں ہونگی یعنی جس حساب

اُسکے ہی سوراخ ہونگے اک کلام
جیسے نکلینگی وہ روحیں تھا تمام
درمیان ہر دو نفخ ہے بلال
ہوگی واقع مدت چالیس سال

الغرض پھر جب کہ پھونکے تب ہی دم
ساری روحیں اُس سما سے بیش و کم
اُسکے رخنوں سے نکلکر جا بجا
اپنا اپنے تن میں [illegible]

پھر زمیں سر با سما سے ہوگی شگاف
زندہ ہو کر سب نکل آوینگے صاف
اور اُسی آواز کی جانب تمام
جاوینگے اُفتاں و خیزاں خاص و عام

کہتے ہیں بعضی کہ سارے مرد و زن
ننگے مادر زاد ہونگے بے کفن
اور بعضے کہتے ہیں کہ بے قصور
سب اُٹھینگے با کفن اہل قبور

اُس روایت کو جو دیکھو غور سے
اُسکے اور یہ ہے وہی اک طور سے
کیونکہ قصوری عرق میں بعد انہاک
وہ کفن گل سڑ کے جاتا ہو خاک

پھر تو یہ بات ہے نشہ گاری یہ رت
ہر کسو کا مرد ہووے خواہ زن
الغرض از حکم حی لایموت
ہو گئے سب خفتہ و ریش و بروت

ہوگا اس دنیا میں جیسا جس مثال
قد و قامت شکل و صورت و سال
اُسی دن ویسا ہی ہوگا اُٹھ کھڑا
بے تکلف خواہ چھوٹا یا بڑا

ہونگے لیکن سب با صفا سلیم
گو کہ تھے دنیا میں معیوب و سقیم
یعنی جیسے لنگ و گونگ و کور و کر
یا بریدہ بینی و اشکستہ سر

بیچ بیان اسکے کہ سب جب ہرات جی کر گرمی حشر سے ہر سمت پھرینگے عریان

کہتے ہیں راوی کہ پہلے بالیقین
زندہ ہونگے رحمۃ للعالمین
بعد اُنکے پھر مسیح خوش نفس
بعد اُنکے انبیا سب پیش و پس

پھر اُنھیں کے بعد سے حق طلب
زندہ ہونگے بوبکر صدیق [illegible]
اور [illegible]
زندہ ہونگے [illegible]

بعد اُنکے صاحبین [illegible]
اور شیخین و کلفا [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور اُس دم ہونگے بوبکر و عمر — درمیان عیسیٰ و خیر البشر
باقی امت بھی باصد اہتمام — جابجا ہوکر کے اپنا ازدحام

ہونگے لیک خیر البشر کے آس پاس — جو کواکب ہون قمر کے آس پاس
یون ہی سارے نبی ہستین پاک کیش — ہونگی اپنے انبیا کے گرد و پیش

اور صبرا ہونگے سب برنا و پیر — ننگے ہونگے سب جون طفل صغیر
کہ نہ دیکھیگا کسی کا تن بدن — گو کہ ننگے ہونگے سارے مرد و زن

ہول اُس روز کے بے اشتباہ — سب کی ہوگی آسمان اوپر نگاہ
جبکہ آکر کیا صغار و کیا کبار — عرصۂ محشر مین پکڑینگے قرار

تب فلک کو چھوڑ کر اے ماہ چہر — آئیگا اک میل بھر پر قرص مہر
اور فلک سے جسدم آویگا بخت — آئیگی بس جان کہ دل ہونگے دولخت

اور برق خاطف بھی ہر زمان — جسدم ہو دیگی رخشان طپان
اور ہوگا شمس کی گرمی کا جوش — اسقدر کہ سب کے اُڑجاوینگے ہوش

اور پسینا بہ چلیگا بے شمار — ہر کسی کے تن سے مثل جویبار
انبیا و صالحین و مومنین — یہ جو ہین مقبول رب العالمین

سو عرق ہیگا اُنکے اسقدر — کہ کف پا ہر کسی کے ہونگے تر
اور عوام الناس جو ہین فی المثل — سو اُنھوں کے ہو دیگا حسب عمل

بعض لوگون کے عرق بر پیش تک — ہوگا اُسدم ایڑیوں ٹخنون تلک
اور بعضوں کے بقول معتبر — تا الساق و تا بزانو ہی دگر

اور کسو کے تا بناف اے نیک خو — اور کسو کے تا بسینہ تا گلو
یہ جو ہونگے کافران بد نام — اُنکے تا گوش و دہن مثل لگام

مضطرب ہونگے یہ شقی اُس آن مین — غوطے کھاوینگے اُسی طوفان مین
اور سوا اسکے یہ ہوگا اضطرار — غلبۂ جوع و عطش کا بے شمار

سر لگینگے خاک کھانے اُس زمان — مارے بھوک اور پیاس کے سب مردمان
لیک ہوگی خاک اُسدم اس نمط — بامزہ جیسے دُرہ شیرین فقط

اور پانی پینے کو سارے بشر — جاوینگے پھر حوض کوثر کے اوپر
اور بھی اکثر نبیوں کے وہان — حوض ہونگے لیک خوبی کسان

یعنی حوض کوثر کا ہوگا عرض و طول — اور جو فوقین نبوی کا اُس شمول
اور نہوگا نہین اس خوبی کا آب — اگو کہ ہونگے حوض وان بیحساب

ذکر کوثر ہے کہ آب اُسکا پیمبر کے طفیل — پینگے خاص اس امت کے ہر اک تشنہ لبان

کہتے ہین وہی کہ وہ حوض وسیع — ہو درخت پہ بس نغز و بدیع
اور سنہرا ساحل اُسکا دور سے — جھلملاتا سربسر ہے نور سے

اُسمین ہر طرف کوزون کا ہجوم — روشن و تابان بہ عیبہ نجوم
اور اُسکے قعر مین سب سربسر — ہین بچھے الماس و یاقوت و گہر

اور مٹی اسکی باخوشبو ہے گل — جسکے آگے مشک و عنبر ہو خجل
اور شر اسمین جو وان ہین بیکرت — کہ ہو جسکے سدبر و شرمندہ بہت

آب اُسکا اور رنگ مین ہے با امید — ہے وہ شہد و شیر سے شیرین سفید
ہین جہان دو ورد و پلس جھلکے — سیم و زر کے باغ جنت مین لگے

طعم اُسکا آب ہو ویگا خوشگوار — پھر وہ اُس حوض مین لبل عین ہوا
جو پیئیگا آب اُسکا ایک بار — پھر کبھی پیاسا نہوگا زینہار

لیکن باقی بقول معتبر — ہیوے اس امت خیر البشر
... — دوان تپا ... طفل

اے محمد قصہ گو ہے طول | تا قیامت گر لکھے تو اس اصول
تو بھی ہو گی مختصر یہ داستان | اب سے کر تو اہل محشر کا بیان

یہ بیان آئین کہ سن روز شفاعت کے لیے
کہینگے حضرت آدم سے ہر اک پیر و جوان

کہتے ہیں راوی کہ اہل بعث و نشر | مالکو جوع و عطش ہے روز حشر
اور بھی دیکھینگے انواع عذاب | ایک سے اک سخت بیحد و حساب

دیکھ کر یہ جب قریب ہفت سال | منقضی ہونگے یہاں رنج و ملال
تب کہینگے لوگ سب بد حواس | حضرت آدم سے جا کر التماس

کہ خدا نے اپنے دست پاک سے | تمکو پیدا کر کے مشت خاک سے
ساری ناموں کا کیا دانا تمہیں | اور خلیفہ ارض گردانا تمہیں

پھر علاوہ اسکے یہ رتبہ دیا | کہ فرشتوں نے تمہیں سجدہ کیا
اور نبوت دیکے با صد احترام | اپنی جنت میں دیا تمکو مقام

واسطے ہم عاصیوں کے اے پدر | آج تم باندھو شفاعت پر کمر
ہم سبھوں کو تا خدائے پاک ذات | اس غم و اندوہ سے بخشے نجات

سنکے آدم یہ شفاعت کا کلام | بولینگے کہ اے گروہ خاص و عام
ہے غضب میں آج یوں پروردگار | کہ ہوا ہے اور نہوگا زینہار

آج وہ دن ہے کہ پیش ذوالجلال | اپنی ہی مجھکو شفاعت ہے محال
کیونکہ میں نے بر خلاف حکم رب | کھایا گندم خلد میں ہو بے ادب

آج کے دن دیکھیے وقت سوال | در جواب اسکے مرا کیا ہوگا حال
کیا بیان تم نے ہے مرا رتبہ رفیع | جو تمہارا آج کو دن ہوں شفیع

لیک تم اس وقت اے جمہور پاس | نوح سے اسکی کرو جا التماس
پہلے جو باعث ہوا پیغام بر | بہر عالم دعوت اسلام پر

سو وہی ہے اک نبی پاک زاد | اس سے ہو شاید کہ یہ عقدہ کشاد
حضرت آدم سے یہ سنکر مقال | جا کہینگے نوح سے سب عرض حال

کہ اے رسول پیشوائے خاص و عام | ہم تمہارے پاس آئے ہیں تمام
تا ہمارے آج کے دن ہو شفیع | اس مصیبت میں بدرگاہ رفیع

کیونکہ پہلے سب سے تم از فضل حق | رکھتے ہو یاں رسالت میں سبق
اور خدا نے تمکو اے عالی جناب | بندۂ شاکر کا بخشا ہے خطاب

نوح سنکر یہ شفاعت کا سوال | یوں کہینگے اے گروہ خستہ حال
میں ہوں بیٹے کے سبب تقصیر مند | جب ہوا تھا غرق وہ ناحق پسند

یعنی میں مجرم ہوا اس آن میں | جب گیا تھا ڈوب وہ طوفان میں
بے ادب ہو کر کیا میں نے سوال | اسکے حق میں لیے جناب ذوالجلال

اور سمجھا اہل میں وہ یا نہیں | کیوں ڈبویا میرے بیٹے کے تئیں
سو جناب حق سے از رہ عتاب | لیس من اہلک ہوا مجھکو خطاب

آج اسکے اخذ سے ہے مجکو ڈر | تم نہ باندھو اب شفاعت پر کمر
کیا دکھاؤں منہ خدا کے روبرو | کہاں طاقت پر کرو جا گفتگو

آج اوروں کے لیے تو کیا ہے بات | اپنی ہی خود مشکل ہے مجکو نجات
لیکن ابراہیم سے تم جا کہو | یہ مہم آج انسے شاید راست ہو

کیونکہ ابراہیم کو رب جلیل | آپ ہی بولا ہے خود اپنا خلیل
سنکے یہ پھر سب کی تعظیم سے | جا کہینگے عرض یا ابراہیم سے

کہ اے رسول اللہ ہادی سبیل | حق نے فرمایا تمہیں اپنا خلیل
اور آتش تم پہ کی برد و سلام | اور کیا تمکو نبیوں کا امام

آج تم پیش خدای پاک ذات
اس بلا سے ہمکو دلواؤ نجات

الغرض سن شفاعت کا سوال
اور کرائس روز محشر کا خیال

وہ بھی بولینگے کہ رب العالمین
آج تو ہے بہ نہایت خشمگین

کہ نہیں ایسا ہوا ہے خشمناک
اور نہ ہوگا پھر کبھی وہ ذات پاک

مجھسے میں تین باتیں بالیقین
زندگی میں جھوٹ کی واقع ہوئیں

آج اُن باتوں کو جو وقت حساب
مجھسے پوچھیگا تو کیا دونگا جواب

اسکے ڈر سے اپنی ہی مجھکو ہے فکر
اور کے بخشانے کا تو کیا ہے ذکر

لیک تم سب آج اے حق شناس
جا کے موسیٰ سے کرو یہ التماس

وہ خدا کا ہے مقرب اور ندیم
حق نے فرمایا اُسے اپنا کلیم

وہ کرے گا عرض پیش ذوالجلال
تو ہو شاید کچھ تمھارا انفصال

کذب میں ہوا واقع جو خلیل اللہ سے تین جا عمر میں کل اس میں سُن ای اہل قرآن

کہے تین واقع ہوئے اس راہ سے
تینوں کلمے وہ خلیل اللہ سے

کہ جو انکی قوم میں تھے بے شعور
شہر سے نزدیک تھا ایک انکے دور

سو گھروں سے اپنے وہ سارے پلید
طعام گوناگوں پکا کر روز عید

لیگئے بتخانے میں با اہتمام
اور بتوں کے آگے دھر کر وہ طعام

اور مقفل کرکے بتخانے کا در
جانب صحرا سے چلے وہ بدگہر

اور حضرت سے کہا تم بھی چلو
جانب صحرا ہمارے ساتھ ہو

آپنے بیٹے سے با قوم خلیل
یوں کہا آج تو میں ہوں علیل

یہ نہ کی انکار اُنہنے صاف صاف
کہ نجاؤنگا یہ ہے میرے خلاف

ایک اسباب میں بولے دروغ
بار دیگر اس معظم نے با فروغ

کہ اُسی دن جبکہ وہ کفار دہر
سب گئے صحرا میں خالی کرکے شہر

آپنے پوشیدہ گھر سے بے خبر
جا کے کھولا اُس صنم خانہ کا در

اور کہا ساری بتوں سے یہ کلام
کہ تمھارے روبرو جو ہے طعام

کیوں نہیں کھاتے ہو اسکو گرم گرم
تمکو کیا کھانے سے کچھ آتی ہے شرم

جب کسی نے بھی نہ کھایا وہ طعام
بار دیگر تب یہ فرمایا کلام

کیوں نہیں کھاتے ہو تم یہ نعمتیں
کیا تمھارے آئی ہیں ایشامتیں

جلد بولو اور دو مجکو جواب
ورنہ اس دم تمکو کرتا ہوں خراب

جب کسی سے بھی نہ پایا کچھ جواب
تب تو اُس حضرت کو پھر آیا عتاب

سب کو مارا سب بتوں کو سے تبر
اک طرف سے خوب ٹکڑے ٹکڑے کر

اور اک بُت جو کہ تھا سب میں بلند
شکل و صورت میں نہایت دلپسند

کاٹی ناک اور کان اسکے کرکے قہر
ہو گیا بدشکل وہ بدبخت دہر

اور تبر کندھے پہ اسکے دھر دیا
تا کہ ثابت ہو اسی نے شر کیا

اور اُسی صورت مقفل کرکے در
پھر چلے آئے وہاں سے اپنے گھر

آئے جب صحرا سے وہ سب بدخصال
اور دیکھا اُس صنم خانہ کا حال

سارے مشرک جل کے خاکستر ہوے
اور سب آپس میں یکدیگر سے کہے

بعض بعضے انمیں سے جو بدگہر
آپکے مذہب سے رکھتے تھے خبر

وہ لگے کہنے کہ یارو اک جوان
نام ابراہیم ہے اُسکا یہان

وہ بتوں کی ہجو کرتا ہے مدام
ہو نہ ہو شاید اسی کا ہے یہ کام

سنتے ہی یہ بات وہ بدظن ہوے
اور انکی جان کے دشمن ہوے

اور بہت تکرار کی اُس کار کی
تب انھوں سے آپنے انکار کی

اور کہا کہ اگر وہ بُت ملال
تم انہی سے کیوں نہ پوچھو اسکا حال

جو کہ تو دیا رستے گئے ہیں وہ تمام | آپ ہی بتلا دیجیے کا سر کا نام
اور وہی سب میں بڑا سردار ہے | ہو نہ ہو یہ سب اسی کا کار ہے
پیشتر جیسے تھے جو تھے سہم و دروغ | سو وہ تھا اسطورتی با فروغ
تھی انہوں کی ایک دختِ شاہ جاہ | نام سارہ تھا وہ دی حضرت کو بیاہ
کیونکہ انکو انکو تھا دینی خلاف | آپ میں رہتا تھا ہر دم اختلاف
لیکے چلے تو آئے وہ حق کے حبیب | اتفاقاً مصر پہونچے قریب
جسکی عورت دیکھتا صاحب جمال | چھین لیتا تھا اسے وہ بد خصال
تو اسے فی الفور وہ بیداد خو | قتل کرواتا تھا اسکے روبرو
تو اسے کچھ مال و زر دیکر بزور | راضی کر لیتا تھا وہ تاریک گور
تھے جو پوچھے جیسے کہ یہ تیرا | کون ہو کیوں کہ ہے بھائی مرا
آخرش جب مصر میں پہنچے خلیل | تب وہاں سو چند کفار ذلیل
لیکے یہ کون رشتہ میں تیری | آپ نے فرمایا ہے خواہر مری
اور یوں ہی ہے مومنات و مومنین | یکدیگر بھائی بہن ہیں بالیقین
قصہ کوتہ ہو کہ وہ سب زشت خو | لے گئے سارہ کو شہ کے روبرو
تھے ہوا حائل تہی میں پار و در | کر دیے سب حق نے غائب از نظر
ویسے ہی اُس دم پہنچی تھے تنگ نگاہ | اس جگہ سے انکو پیش بادشاہ
الغرض جب لیگئی وہ روسیاہ | حضرت سارہ کو پیش بادشاہ
لیک جب جاتا تھا وہ ناحق پسند | تب ہی دم انکا ہو جاتا تھا بند
واسطہ انکے وہ ام مہرسان | جب دعا کرتی تھیں حق اُس زبان
آخرش جب تنگ آیا بے شمار | تب کہا پھر اپنے لوگوں کو پکار
مجھکو یہ عورت نہیں منظور ہے | ایسی کسی صورت اگرچہ حور ہے

یا وہ اک بس میں تجھے ہوتن یکدگر | کیونکہ انہیں ایک رکھتا ہے ہنر
یا ہو دیگر کذب سہم اس اصول | آپ سے واقع ہوا لے ذی عقول
کہ گئے تھے وہ خلیل نامور | شہر حران میں چچا اپنے کے گھر
کچھ دنوں حران میں رہ کر رسول | صحبتِ عم سے ہو خاطر ملول
کرکے ہجرت شہر حران سے چلے | حضرت سارہ کو اپنے ساتھ لے
مصر میں جو ان دنوں تھا شہریار | وہ بڑا لجباز تھا اور نابکار
اور جو خاوند اسکا کچھ ذرا | بولتا انکار سے چون و چرا
یا جو ہوتا کوئی وارث اسکے ساتھ | وہ حمایت پکڑتا اسکا ہاتھ
جب سنا حضرت نے وہ ظلم و فساد | تب کہا بی بی سے اے عصمت نہاد
یوں ہی میں بھی تمکو بتلا دوں صاف | کہ بہن میری ہے یہ بے اختلاف
آکے حضرت سے لگے تب پوچھنے | کہ یہ عورت کون ہو تیری کنے
فی الحقیقت آپ سچ ہیں یوں وہاں | وحشت غم ہوتی ہے خواہر مگیاں
پھر کہا حضرت نے از روے فریب | انبیا کو یہ نہیں دیتا ہے زیب
اس خلیل حق نے پھر بعد از نماز | کی دعا حق سے بصد عجز و نیاز
جیسے ہر دم وہ خلیل کردگار | دیکھتے سارہ کو تھے آئینہ وار
اسنے جب ان سرگذشت شہریار | تاکہ ہو دل کو تسلی اور قرار
تب گیا وہ زعم بد سے شہریار | پاس ام المومنین کے تین بار
لوٹنے لگتا تھا ہو کر بے قرار | دم کے رک جانے سے وہ مصروع وار
ہوش میں آتا تھا تب وہ سنگدل | اور اپنے فعل سے ہوتا خجل
کہ ہوا معلوم مجھکو اسکا حال | ساحرہ ہے یہ زن صاحب جمال
اسکے وارث کو طلب کرکے شتاب | اسکو پہنچا دو اسی میں ہے صواب

ورنہ جادو سے مجھی ڈالیگی مار
پھر نہ ہوگا تم سے کچھ انجام کار

اور پھر اپنے سو اُنھو اپنے ہاتھ
ہاجرہ کو کر دیا سارہ کو ساتھ

بس فرمان پھر وہ نوکر شاہ کے
رہ گئے آگے خلیل اللہ کے

اور اُنکو ہوئے پھر سب بعدِ شاہ
لی ہر اک نے اپنے گھر کی راہ

پھر وہ ناسے ہوئے وہ حضرت خفا
دیکھ اُس سفاک کا ظلم و جفا

بیبیونکو ساتھ لیکر بعد ازین
شام میں جا کر ہوئے مسکن گزین

یہ تھا تینوں کذب میں ہم کا سبب
جو مفصل کہدیا ہے میں نے اب

اب بیان گوش کر ای باخشوع
قصہ اول کو کرتا ہوں شروع

جو کر فرمایا تھا ابراہیم نے
کہا ہے آن جاؤ موسیٰ کے کنے

تتمہ

الغرض حضرت موسیٰ کے پاس
جا شفاعت کی کرینگے التماس

کہ خدا نے تمکو فرمایا کلیم
اور نبی بھی تم پہ توریت عظیم

اور تم سے بولتے اور پر مدام
ہوتا تھا بے واسطہ حق سے کلام

آئے ہیں پاس آپکے ہم سب مطیع
کہ خدا سے تم ہمارے ہو شفیع

تاکہ ہم لوگونکو وہ والاصفات
اس عذاب حشر سے بخشے نجات

آپ فرماوینگے ای پروردگار
آج کے دن پر غضب ہے بیشمار

ہین اک قبطی کو بے اذان لہ
مارا ڈالا تھا سو ہے مجھ گناہ

اسکے ڈر سے آج پیش ذوالجلال
مجھ سے کب ہوگا شفاعت کا سوال

لیکن اس دم حضرت عیسیٰ کے پاس
جا شفاعت کی کرو تم التماس

بعدہ موسیٰ سے سنکر یہ مقال
جا کے عیسیٰ سے کہینگے اپنا حال

اُس نمط کہ ای رسول پر فتوح
حق نے فرمایا ہے تمکو اپنی روح

اور دیا ہے الامین سا تمکو یار
تا سہی تائید میں لیل و نہار

اور بہت سے معجزے تمکو دیے
ساری لوگونکی ہدایت کے لیے

آج ہم سب اے رسول کردگار
آپکی خدمت میں ہیں امیدوار

ہمکو تا اس آفت جانکاہ سے
چل کے دلواؤ نجات اللہ سے

وہ بھی آخر کو یہی بولینگے بات
کہ غضب میں ہے خدا کی پاک ذات

آج سے دن کب ہے میری مجال
جو کرون حق سے شفاعت کا سوال

مجکو میری قوم نے تہمت لگا
کہتی تھی عیسیٰ تو ہے ابن خدا

اور انھی میں بعضے بعضے نابکار
بوجھتے مجکو خود پروردگار

اسکی تحقیقات سے ڈرتا ہوں آج
اور اسکی معذرت کرتا ہوں آج

تم محمد سے کرو اسکا سوال
اس مہم کا انسے ہوگا انفصال

ہیں وہ محبوب جناب کردگار
سب نہایت انکو حق کرتا ہے پیار

سن یہ مژدہ آئینگے سب خاص و عام
روبرو حضرت خیر الانام

اور کہینگے اے حبیب کبریا
تم نبیوں میں ہو ختم الانبیا

تمکو خود حق نے پے روز شمار
دی شفاعت کی بشارت آشکار

آج اگر اُدھر دن پہ رب العالمین
ہو رہا ہے بے نہایت خشمگین

لیک ہے تم خوش وہ عالی جناب
کیونکہ ہو تم آج کے دلجیاب

آج ہمکو اے رسول نامدار
چل کے تم بخشاؤ پیش کردگار

تاکہ وہ پروردگار عام و خاص
اس عقوبت سے کرے ہمکو خلاص

اور سوا تم بھی اے عالیجناب
آج ہم لوگوں کو کرے گی جواب

کون پھر پوچھیگا ہم لوگوں کی بات
اور کس صورت سے پاوینگے نجات

یعنی پھر کس کے کنے جاوینگے ہم
اور خلاصی کس طرح پاوینگے ہم

سنکے لوگون سے یہ سارا ماجرا
تم کہو جاؤ بس یہ میرا ہے کار
پس سُنی یہ ہم آشکارا جبرئیلؑ
پھر شتابی وہ رسول کردگار
ہو عدیم المثل وہ عالی مقام
ہونگے داخل اُس مین خیر الانامؐ
ہوگی پھر عرشِ بَرین پر آشکار
ساتوین آن انتہای پر فرح
اور کرینگے جو دعا تم وہ شتاب
سنتے ہی اس مژدۂ مقصود کو
کہتے ہی ہوگی کسوتے بالضرور
یعنی جو حمد و ثنا ءِ ذوالجلال
بعد ابلاغِ تحیات و سلام
سنو سنی عد کا ہی اب انتظار
جبہین تم خوشنود ہوگے ای رسولؐ
اور لونگا سارے عالم کا حساب
اور جو ہونگے کافران زشت نام
پھر وہان سے رحمۃ للعالمین
کیا ہمارے حق مین لائے ہو خبر
جلوہ فرما ہوسے بر ہیبت و خلل
جبکہ محشر مین بآوازِ مہیب

یون کہینگے حضرت خیر الورا
کہ تمھین بخشاؤن تا ہو رستگار
روبرو لوگون کے از امرِ جلیل
روبرو لوگون کے ہو اُسپر سوار
باشرف پر مسند محمود نام
دیکھکر تب اہل محشر خاص و عام
اک تجلّیِ جنابِ کردگار
حضرتِ حق سے سُنینگے اسطرح
آج بے شبہ کرونگا مستجاب
سر اُٹھا لینگے نبیؐ خوشنود ہو
روزِ اول سے لگا تا نفخ صور
تب کرونگا سوے اب مجکو مجال
لائے میرے پاس لکھ یہ پیام
کہ وفا ہوا ای جنابِ کردگار
آج سے دن رہی مجھکو قبول
ذرّہ ذرّہ عدل سے حسب الکتاب
انکو دونگا نار دوزخ مین مقام
لائینگے تشریف بالاءِ زمین
از جنابِ خالقِ جنّ و البشر
ہر کسی کو دونگا پاداشِ عمل
آئیگا وہ نور لوگون کے قریب

کہ بلا شک آج پیش ذوالجلال
یون تسلّی دیکے وہ حق کے حبیب
ہونگے حاضر بے براق تیز گام
آسمان پر جاوینگے تشریف لے
اور ظاہر اُس مکان کو روزِ حشر
تب کرینگے لغت آن والا صفات
دیکھ اُسکو سر بسجدہ ہو رسولؐ
کہ اٹھاؤ سر کو اے میرے رسولؐ
اور بخشاؤ گے جسکو بالیقین
بعد ہ حمد و ثنا سے کردگار
بلکہ فرمایا کہ وہ حمد و ثنا
پھر کرینگے عرض ای ربِّ جلیل
کہ وہی انصاف ہوگا بی قصور
حق کہیگا ای رسولِ بیعدیل
تم چلو اب تجھے زمین پر اس زمان
جو کہ ہونگے مومنان نیک نام
بس اُسی ستون سے نقص و خلل
دیکھتے ہی آپ کے سب خاص و عام
سبکو ختم الانبیا دینگے جواب
پھر اسی اثنا میں اک نور رنگ
اور وہ صورت با الکبر مشک

مجھسے ہی ہوگا شفاعت کا سوال
ہونگے متوجہ بدرگاہ مجیب
آگے پیشِ حضرت خیر الانام
اک مکان مین عرشِ اعظم کے تلے
اُس زمان دیکھینگے سارے اہل بشر
خرم و شادان با امیدِ نجات
گر پڑینگے مدعا تا ہو حصول
جو کہ مانگو گے وہ سب ہوگا قبول
اُنکو مین بخشونگا اسمین شک نہین
یون کرینگے بے حساب بیشمار
مجھسے بھی ہرگز نہ ہوگی ابادا
دارِ دنیا مین تمھارے جبرئیلؑ
جسمین راضی ہوگے تم روزِ نشور
تم سے سچ کہتا تھا میرا جبرئیلؑ
پھر تجلی مین بھی فرماؤنگا وہان
انکو دونگا روضۂ دار السلام
پائیگا ہر اک جزا حسب عمل
شاد ہو پوچھینگے ای خیر الانامؐ
کہ یہان وہ آپ ہی عالیجناب
عیش سے اُتریگا با ہول سترگ
ہوگی از تسبیح و تہلیل ہاسما

تب تو سب پوچھینگے سنکر وہ صدا — آیا بتلاؤ اسی میں ہے خدا
اور کنارے پر زمین کے حلقہ دار — ہونگے قائم باندھ کر اپنی قطار
انکو بھی سب دیکھ کر بے اشتباہ — جا کے پوچھینگے کہ اسمین ہے الٰہ
اسکے ہیں پاک و مبرا ذات رب — ہم ملائک چرخ ثانی کے ہیں سب
بس اسی سے تو ہے بے ریب و شک — ان کر ساتون فلک کے سب ملک
آئینگے اک سیر باعز و جاہ — بس علیم المثل عالی پایگاہ
اور پھر سے ہونگے وہ بھی ایکبار — سب صفونکے آگے باندھ اپنی قطار
سنتے ہی اسکی صدا مستانہ وش — سب زمین پر گر پڑینگے کھا کے غش
کہ زمین پہ عرش اعظم کو تم اب — لے چلو اس دم بتعظیم و ادب
چار حامل عرش اعلی کے ہین اب — آٹھ اسکے ہونگے اوس وقت طلب

وہ کہینگے ہم ملک ہین جسکے سب — چرخ اول کے نہیں ہم اسمین ہے سب
بار دیگر پھر باواز بلند — آئیگا اک نعرہ اُس سے دو چند
وہ بھی سب ملکر کہینگے جواب — کہ نہیں ہے اسمیں وہ عالی جناب
پھر کھڑے ہو وینگے وہ بھی بصف — باندھ حلقہ حشر کے چارون طرف
ہونگے قائم اہل محشر کے کنار — آگے پیچھے باندھ باندھ اپنی قطار
بعد اسکے اترینگے پھر بالا فرش — وہ ملائک ہیں جو گرد عرش
پھر اسی ثنا میں اسرافیل صور — دم کرینگے حسب فرمان غفور
بعدہ فرمائیگا یون آشکار — حاملان عرش کو پروردگار
سنتے ہی حسب امر کردگار — لائینگے عرش معلی کو اٹھا
ایک ایک پایہ یون کردگار — تھام کر دو دو فرشتے آشکار

لا رکھینگے انکو بالای زمین — معجزہ بیت المقدس کے قرین
اسطرح فرماتی ہیں ای باصفا — مخبر صادق جناب مصطفی

اسمین تفصیل ہی جو حشر کے دن سات گروہ
پائینگے عرش معلی کے تلے جاے امان

کر تلے اسکے عرش اعظم کے الٰہ — دیگا اُن سات فرقونکو پناہ
دوسرا وہ مرد صالح جو سدا — تھا جوانی میں پرستار خدا
تیسرا جو شخص مسجد میں مدام — رکھتا تھا ذکر و نماز حق کا کام
پانچوین دو شخص جو آپس میں مل — رکھتے تھے للہ حب انسجان دل
ساتوین شخص مرد نیکو خصال — جسکو کوئی عورت صاحب جمال
اور وہ خوف خدا سے اس زمان — آپکو اس جرم بد سے امان
اور انہیں نے کرکے توبہ بے نیاز — آپ کو رکھا ہوا بد سے باز
اور یہی فضل خدا سے ہے گمان — عرش کے سایے میں ہونگے انکی جان
اپنے فرزند کا ہم ہے بے اشتباہ — دیگا نیچے عرش اعظم کے پناہ

ایک تو ہوگا عادل بادشاہ — صاحب تخت و خداوند کلاہ
یعنی کی اسنے عبادت بے حساب — اپنے خالق کی صدا ایام شباب
چوتھا جو تنہا ز خوف کبریا — اپنے جرموں پر سدا رویا کیا
اور چھٹا جسنے دیا صدقہ نہان — از پئے خوشنودی رب جہان
جا رہی ہو ڈال کر الفت کا دام — قید کر لون از پئے فعل حرام
جون زلیخا نے لگا کر دام کید — کر لیا تھا حضرت یوسف کو قید
اور بعضے راویان پاک نژاد — کہتے ہیں کہ ان فریقوں کے زیاد
لیکن انکلت ہے کہ بے ریب و ظن — کہ ہے چاہیگا رب ذو المنن
ہے مثل مشہور ہندی میں کہی — جسکو پیا چاہے سہاگن ہے وہی

اور وہ اٹھون فرشتے با ادب حکم حق سے عرش کو لاوینگے جب
اسکی کیفیت اترنے کی وہان کوئی نہ جانیگا بجز رب جہان

اور عزت کی ثنا مین گرد عرش کھینچی جاوینگی وہان بالاے عرش
جبکہ سب اسباب شاہی آ کہ اچکیگا حشر مین با عز و جاہ

بار دیگر پھر سرافیل اپنا صور دم کریگا امر حق سے بے قصور
سنتے ہی اسکو وہ آواز صور ہوش مین آوینگے سب اہل نشور

اور جو ہین وے جو ہالک بالضرور درمیان عالم غیب و حضور
سو لیگا یا امر حق سے بے رمق صور کی آواز سے وہ ہونگے شق

اس سے ہیکل بد حالون کے عمل اور تجلی خدا سے عز و جل
اور بہشت و دوزخ و جن و ملک سب نظر آنے لگینگے یک بیک

اور پہلی تجلی سے بے ریا ہوش مین آوینگے ختم الانبیا
پھر ہر صورت کو اون چاہیگا رب ہوش مین آجاوینگے یکدم مین سب

اور انسے ہوگا نور کردگار روشن تابان نہان و آشکار
اسکی تیزی سے شعاع ماہ و مہر محو ہو جاویگی سب پاک چہر

کتنے ہین ملک ان راویان باہدی

روایت

از حدیث حضرت عبد اللہ حی

کہ فرشتون سے جناب ذو الجلال پہلے فرماویگا اسدن یہ مقال
کہ کرو تم میرے بندونکو خموش تا سنین جو کچھ کہون سب کھولے گوش

جبکہ سارے کیا صغار و کیا کبار ہونگے ساکت حسب امر کردگار
تب یہ فرماویگا وہ عالی جناب سب سے یہ بندون کی ان طرف کی خطاب

عہد آدم سے لگا تا نفخ صور صبح و شام و روز و شب غیب و حضور
بولتے تھے جو کہ تم مجھ سے کلام اور جو کرتے تھے تم ہاتھون سے کام

سنو سب ہم دیکھتے تھے بالیقین اور لکھتے تھے کراما کاتبین
اب اسی کا تم سے ہم لینگے حساب ذرہ ذرہ جو کچھ ہے سب لکھا کتاب

بعد اسکے دیگی جزا حسب العمل ہر کسی کو بے زیادتی بے خلل
یان نہوگا کچھ کسو پر ظلم و جبر سب سے بہنا سب ہو مسلمان یا ہو گبر

بس ملے جسکو جزا حسب المراد نیکیون کی اپنی سو شاد باد
شاد و خوش ہو دل اپنے تحسین جو ہو پاس اور بجا لاوے مرا شکر و سپاس

پہلے جسکو سزا کار زشت مت برا مانے اسی وہ بد سرشت
اور پھر اسکو وہ زبان اوپر نہ لائے اسنے پائی اپنے فعلونکی سزا

اور کرے لعنت تو اپنے نفس پر جو کہ تھا اسکا امام و راہبر
پھر اسی ثنا مین وہ عالی جناب یون فرشتون کو کہیگا تم شتاب

جنت و دوزخ مری اس آن مین لا رکھو اس حشر کے میدان مین
تا کہ دونون کی حقیقت صاف صاف کشف ہو جاوے ہر کسو پر بیخلاف

پس ملائک تب حق سے یہ کلام لاوینگے جنت کو با صد احترام
یعنی اک آرائش و زینت کے ساتھ لاوینگے جنت کو وہ سب ہاتھون ہاتھ

اور تجلی سے رکھینگے وا سامنے بعد وہ جاوینگے دوزخ کے لئے
اسکو بھی لاوینگے با جوش و خروش دیکھتے ہی سب کے اڑجاوینگے ہوش

اڑ رہے ہونگے اسمین سے ذرے شرار جس طرح سے زرد اونٹونکی قطار
اور شعلے اسکے با ہول سترگ ہونگے بالائی مین جنکے قصر بزرگ

دیکھتے ہی سب کے شعلے مثل قصر تھرتھرا جاوینگے سب کھائے عصر
بلکہ سارے اہل محشر ول کے ول گر پڑینگے تھرتھرا گھٹنون کے بل

اور وہ اُسدم بصورت ہولناک
سن کے یہ کلمہ با جوش و خروش
وہ بھی جائینگے نہین منہ سے کہے
اور وہ ہوگی شعلہ زن اس جوش سے
الغرض جس دم بحکم کردگار
ایک جو دنیا مین وہ مرد دنی
اور شہ جانی وحدت و ایمان کی بات
دوسرا رہتا تھا جو وہ پاک کیش
اور کبھی دنیا مین مثل اک برنج
تا بہار روضۂ دار السلام
نار جنت کا دکھاکر حسب حال
کہ کبھی دنیا مین تجھے درد و رنج
اسقدر تجکو گیا ہی پر سرور
پھر کہیگا دوسرے سے ای غوی
وہ کہیگا یا سمیع و یا بصیر
کیا بنات و راحت دنیا سب تجھے
بعد ازان صورت پکڑ کر سب عمل
اُنکو پوچھیگا کریم کارساز
پھر زکوٰۃ آویگی اور حج و طواف
سب کو فرماویگا وہ پروردگار
کہ یہان حاضر ہر خانہ زاد ہے

تو نمائش ہوویگی ہر خوراک
اسمین غلطان ہوونگی سب گم کردہ ہوش
کچھ بھی نیک اعمال اسنے کیسے لیے
اپنی بینی و دہان و گوش سے
اسکو دھر دینگے تجلی کے یسار
تھا نہایت مال و نعمت سے غنی
غیر کفر و شرک تا حین حیات
اپنے خالق کی عبادت مین ہمیش
کچھ نہ دیکھی عیش جز سختی و رنج
دیکھ لیوے اک نظر وہ نیکنام
لائینگے پیش جناب ذو الجلال
دیکھا تھا یا کہ اب پایا یہ گنج
دیکھتے ہی خلد کے حور و قصور
تو بھی تو لا سر گذشت دنیوی
تجھپہ سب روشن ہے احوال ضمیر
کہ تصور مین نہین آتی مجھے
ہونگے حاضر پیش خلاق اجل
وہ کہیگی عرض کی مین ہون نماز
اور اعتاق و جہاد و اعتکاف
کہ رہو حاضر یہان ہے تم سی کار
اسکے حق مین آج کیا ارشاد ہے

کہ مجھے پھر دے آگہی اس زمان
کر جو ہونگی بعض بعض اس حال مین
اور وہ دوزخ ہوگی با جسم کلان
جسکی بدبو و حرارت پُر ملال
پھر کہیگا حق فرشتون سے شتاب
عیش و عشرت کے سوا سختی و رنج
سو اُسے اکدم دید دوزخ پہ جا
یعنی تھا ثابت قدم وہ پاک کیش
سو در جنت پہ لیجاؤ اُسے
پھر فرشتے دونون شخصونکو شتاب
پہلے فرماویگا وہ عالی جناب
وہ کریگا عرض یا رب العباد
دار دنیا کے سبب وہ رنج و تعب
کس قدر تو تھا وہان راحت پذیر
جب سے دیکھا آیا ہون نار ہولناک
انس مان اس عیش و عشرت کا حال
پہلے اُس انبوہ محشر مین نماز
پھر کریگا آکے روزہ عرض حال
بس اسی ستور سے سارے عمل
بعد از اسلام پیش ذو الجلال
سنکے حق اسلام سے یہ التماس

از غلامی جن و الناس اور بستان
مثل ہفتاد بنی اعمال مین
صاف گوش و سر و چشم و دہان
منتشر ہوتا رہ ہفتاد سال
کہ کرو دو شخص ایسے انتخاب
اُسپہ کچھ گذرا نہ مقدار برنج
اُنکی کیفیت ذرا لاؤ دکھا
راہ توحید و رسالت پہ ہمیش
اور وہان اک لحظہ ٹھہراؤ اُسے
جمع محشر سے کرکے انتخاب
اُس بہشتی کی طرف کرکے خطاب
مجکو اسدم کچھ نہین آتا ہی یاد
کچھ تصور مین نہین آتے ہین اب
حشمت و نعمت سے تھا وقت اخیر
مارے شورش کے ہوا جاتا ہون خاک
ہوگیا یک لخت جون خواب و خیال
آکے حاضر ہوگی پیش بے نیاز
یعنی روشن ہو نہ ہو یا ایزد تعال
آگے حاضر ہونگے سب بے ریب و خلل
آکر کہیگا سب کے پیچھے بعرض حال
بولیگا کہ رہو یہان تو میرے پاس

[illegible] ہوگا تجھے بھی وقت حساب ۔ عدل اور انصاف حسب الکتاب ۔ کہتے ہین اسلام سے آنیک نژاد ۔ کلمۂ طیب کا مضمون ہے مراد

ہو یہی شاہد گرچہ خوب تر ۔ اس سے تو ہو اس خدا ہی کو خبر ۔ قبضۂ قدرت مین جسکو علم غیب ۔ ہے اسی کی ذات بیشک بے ریب

کہتے ہین جب آ چکینگے سب عمل ۔ حشر مین پیش خدای عز و جل

روایت

جب فرشتون سے منگا بھر قصاص ۔ نامۂ ہر بندگان عام و خاص ۔ یون کریگا حکم پھر رب سب ۔ دو اڑا اس وقت یہ طور سب

اُس زبان سے سب کھینچے بالضرور ۔ بے تجاوز بے تفاوت بے قصور ۔ جا رہینگے اُڑ ہی اک بات مین ۔ اپنے اپنے عاملون کے ہاتھ مین

نیک مومن پائینگے بے کم و کاست ۔ سامنے سے نامہ اندر دست راست ۔ اور کافر لینگے انکو ذلت کے ساتھ ۔ پشت کے پیچھے سے نامہ بائین ہاتھ

اور ان نامون پہ کرتی ہی خیال ۔ ان اللہ سریع الحساب ۔ مقتضا این کلام ذوالجلال

اپنے اپنے قول و فعل از امر رب ۔ خواندہ اور ناخواندہ پڑھ لینگے سب ۔ اور پڑھ کر تو جو لکھے صاف صاف ۔ تھا نامے کا اپنے بے خلاف

اس مین مذکور ہے کفار سے پہلے اللہ شرک و توحید کے جو باب مین ہوگا پرسان

راویان باخبر بالاتفاق ۔ یون روایت کرتے ہین کہ باتفاق ۔ کافرون سے پہلے پوچھی ذوالجلال ۔ شرک اور توحید کا ہوگا سوال

اور جو ایسے سکے وہ سب برگشتہ بخت ۔ صاف ہو جاوینگے منکر ایک لخت ۔ کہ نہین ہمنے کیا تھا زینہار ۔ شرک دنیا مین کبھی اے کردگار

پھر شہادت کو الہ العالمین ۔ بہر الزام گروہ مشرکین ۔ لائیگا ان پر وہی قطع یقین ۔ شرک جسپر کرتے تھے وہ مشرکین

اور وہی کشف فلک جسکے تلے ۔ کرتے تھے وہ شرک سو آویگا لے ۔ اور وہی جا ہر کو بجا روز و شب ۔ جسمین وہ کرتے تھے کفر و شرک سب

اور فرشتون کو جو ہین روز و شبان ۔ لکھنے والے قول و فعل بندگان ۔ اور آدم کو بلا دیگا آکر ۔ تا کہ انکے شرک پر ہووین گواہ

کیونکہ جو کرتے ہین کار خیر و شر ۔ سب بنی آدم سدا شام و سحر ۔ سو بلا انکے امر حق سے سر بسر ۔ حضرت آدم کو کرتے ہین خبر

الغرض جسوقت یہ اپنے شہ پناہ ۔ ہونگے انکے شرک کرنے پر گواہ ۔ تو بھی وہ لعنت نصیب و بد نصیب ۔ صاف ہو جاوینگے منکر سب کے سب

یعنی وہ شاہد نہ مانینگے ذری ۔ اور کفر و شرک سے ہونگے بری ۔ تب زبان و منھ پر انکے شہریار ۔ مہر کر دیگا جناب کبریا

پھر کریگا انکے اعضا سے سوال ۔ کہ بتاؤ تم انھونکا سارا حال ۔ کیا رہے تھے کرتے یہ تا زندگی ۔ حق پرستی یا بتون کی بندگی

وہ کہینگے عرض کہ یہ نابکار ۔ شرک ہی کرتے رہے لیل و نہار ۔ اور تری توحید کے اوپر ہمیش ۔ کرتے تھے انکار یہ ناپاک کیش

پھر پشیمان ہوکے یہ سب بدگہر ۔ تف کرینگے اپنے اپنے عضو پر ۔ کہ نہین کرتے ہو سوا کس لیے ۔ گو کہ ایسے فعل بد ہمنے کیے

کرتے تھے ہم نیک و بد جس کام کو ۔ سو تمھارے ہی فقط آرام کو ۔ اب مناسب تھے نہین پیش آکر ۔ ہمکو شرمندہ کرو ہوکر گواہ

پھر وہ بولینگے کہ ہم سنبھے ملال
لیک اب اس حشر کے میدان مین
ہمین زبان تھے ہم تمھارے اختیار
یہ نہ سمجھے تم کہ ہمکو کس لیے
آخرش وہ مشرکان بدگہر
لیک کفر و شرک جو ہمنے کیا
ورنہ گر پاتے کسو سے اطلاع
ہین سبی انواع کے مکر و فریب
بے خبر تھے تم بھلا کسو واسطے
تھے وہ با اعجاز و برہان قوی
پاس ہم لوگون کے دنیا مین کہین
پس کہینگے وہ رسول بیعدیل
مین وہان کس کس شام و پگاہ
مین نے کہنے مین کی کچھ کوتہی
یاد ہے کچھ تمکو اس مجلس کا ذکر
یون ہی سب اکثر حکایات و قصص
پھر بھی منکر ہوکے وہ ناحق پسند
اور نہ تمکو جانتے تھے ہم وہان
کہکر وہ حاضر ابھی بے اشتباہ
یعنی اے دانا اسرار نہان
پھر تو اس امت کے از حکیم و حبیب

ہوا اور دنیا مین بحکم ذوالجلال
ہین خدا کے ہم فقط فرمان مین
جو کہ تم کہتے سو ہم کرتے تھے کار
حق تے یہ عصیان خوش موزون بیچ
ہونگے ملزم اپنے اپنے نفس پر
یہ سبب تھا اے جناب کبریا
تیری وحدت کی تو کرتے اتباع
لائینگے در پیش وہ سب ناشکیب
پوچھیو تو اس بات کو انکا تم سے
کیون نہ کی تمنے انھونکی پیروی
کوئی بھی پیغامبر آیا نہین
اپنی امت سے کہا ے قوم ضلیل
کہتا تھا درباب توحید اله
پر نہ چھوڑی تمنے اپنی گمرہی
جو کہا تھا مین نے تم سے کرکے فکر
با دلیل واضح و برہان نص
بولینگے کہ یہ تمھارا وعظ و پند
کہ ہو تم گون اور تمنے ہیکہان
اپنی تبلیغ رسالت کے گواہ
تجھپہ تو روشن ہے احوال جہان
سارے عالم اور صدیق و شہید

تا دم آخر تمھارے تھے مطیع
آج کے دن یہ ہماری کیا مجال
کرکے اپنے نفس پر ظلم و جفا
تاکہ اپنی زندگانی مین سدا
کہ ہم ہی ہین ظالم و ناحق شناس
کہ تری توحید کے احکام سے
بے بتائے کیا بھلا ہم جانتے
حق کہیگا ان کے یہ حیلے تمام
جتنے جو بھیجے تھے تم پر انبیا
اسپہ بھی جسوقت وہ سب روسیاہ
تب بلاکر نوح کو کہ پروردگار
جی مین سو بیداد کر دو غلط خیال
اور عذاب حشر سے تمکو مدام
کیسے کیسے معجزے مین نے کیے
جسمین تمنے یہ کہا تھا در جواب
ان پلید ونکو سنا دینگے تمام
کب سنا تھا ہمنے دنیا مین کبھی
پھر کہیگا نوح سے رب جلیل
نوح بولینگے کہ اے بار اله
میری ہے تبلیغ کے اوپر گواہ
دل کے دل سب دینگے حاضر کیے

اور تم کرتے تھے افعال شنیع
جو کہین نار سے پیش ذوالجلال
ہم سے کیون اسوقت ہوتے ہو خفا
شکر اس نعمت کا تم کرتے ادا
تھے جو تیری نعمتونکے ناسپاس
بیخبر تھے اپنی عقل خام سے
جو تری توحید کو پہچانتے
کہ یہ کیا کرتے ہو یعنی کلام
کیا انھون نے کچھ نہین تلقین کیا
ہونگے منکر اور کہینگے کا اے اله
قوم سے انکی کریگا ر دیکار
کہ تمہین تا نہ صد و پنجاہ سال
ڈر سناتا ہی رہا مین صبح و شام
اپنی اثبات رسالت کے لیے
اثر و انکار اے قوم خراب
ہر نشانی اور بیتے کا لیکے نام
منہ تمھارے سے جو کہتے ہو ابھی
منکر ان لوگون سے ایسا قال و قیل
اس پہ ہے امت محمد کی گواہ
امت خیر البشر بے اشتباہ
پیش رب العالمین ... ہونگے لیے

احمدؐ پروردگار خاص و عام ۔ جو چھپیگا اے امت خیرالانام
کہتے تھے یا نبیا در است راست ۔ تمکو جو معلوم ہو بے کم و کاست
نوح قوم اپنی سے دنیا مین علام ۔ میری توحید و رسالت کا پیام
وہ کرینگے عرض اے دانائے غیب ۔ ہم ہین شاہد نوحؑ کے بے شک و ریب

اس سبب سے اے جناب کبریا ۔ تو نے جو قرآن مین فرما دیا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

سنتے ہی اسی بات کو اے پر فتوح ۔ معترض ہووین کہینگے قوم نوحؑ
تم ہمارے عہد مین تب تھے کہان ۔ جبکہ ہم زندہ تھے دنیا مین وہان
کیا خبر ہے تمکو ہم لوگون کا حال ۔ جو بیان کرتے ہو مشفق ذوالجلال
حال ہم لوگونکا بھی دیکھے سنے ۔ خوب ہی اسوقت تم شاہد بنے
یہ گواہی کب تمہاری ہے درست ۔ گو کہ تم کرتے ہو اب تقریر چست
تب یہ فرماوینگے ختم الانبیا ۔ یعنی محبوب جناب کبریا
کہ جو کہتی ہے مری امت تمام ۔ حق ہے اسمین کچھ نہین باطل کا نام
جو کہ ہے قرآن کلام ذوالجلال ۔ بے عدیل و بے نظیر و بے مثال
اس سبب پہنچی انکو دنیا مین خبر ۔ اس حقیقت سے تمہاری سربسر
دید سے بھی ہے قوی تر وہ شنید ۔ جسپہ حجت ہووے فرقان مجید
ہونگے ملزم آخرش وہ نابکار ۔ اپنے کفر و شرک پر سب ایکبار
کریون ہی ہے اے جناب کبریا ۔ جو کہ فرماتے ہین ختم الانبیا
بس اسی دستور سے اس آن مین ۔ پیش ایزد حشر کے میدان مین
جیسے قوم صالحؑ و ہودؑ و خلیلؑ ۔ اور انھون کے مثل سب قوم ذلیل
پہلے منکر ہو کے پیش کبریا ۔ ہونگی ملزم امت ہر انبیا
بعد ازان ڈھونڈھینگے راہ معذرت ۔ ہو کے ملزم وہ برائے مغفرت
اور کہینگے فی الحقیقت اے الٰہ ۔ ہم نہ سمجھے اور کیا ہم نے گناہ
لیک باعث اس ضلالت کے وہان ۔ اور ہی تھے اے خداوند جہان
کرتے کرتے ہم جنھون کی پیروی ۔ ہو گئے آخر کو گمراہ و غوی
چاہیے اب تجکو اے عالی جناب ۔ دھر انہی کے سر ہمارا سب عذاب
اور رخصت ہم کو دے تا زندگی ۔ جا کرین دنیا مین تیری بندگی
یعنی خالص تیری ہی طاعت کرین ۔ اور سدا شرک و ضلالت سے ڈرین
حضرت حق سے یہ آویگا جواب ۔ ان لعینون کو کہ اے قوم خراب
یہ تمہاری حکمت و حیلہ گری ۔ اب نہ ہرگز پیش جاویگی ذری
اب تمہاری معذرت ہے قیل و قال ۔ سب ہے نامسموع اے اہل ضلال
پہلے کیا پیدا کیا تمنے کمال ۔ مزرع دنیا مین رہ کر ماہ و سال
پھر جو ہے تمکو تمنائے جہان ۔ بار دیگر سو یہ عادت ہے کہان
بہنے تا ایک مدت دور و دراز ۔ دی تھی فرصت تمکو بہر عیش و ناز
بار دیگر پر ہے وان جانا محال ۔ اب نکالو سر سے یہ باطل خیال
پہلے بارے آزمایش تھی فقط ۔ اب جو خواہش ہے سو ہے وہم غلط
اے محمد ہے یہ قول برمحل ۔ کہتے ہین جو ہند مین ضرب المثل

آگے کے دن پاچھے گئے ہر سے کیون نہ ہیت ۔ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیان چگ گئین کھیت

الغرض جسدم یہ سارا انفعال ۔ کر چکے گا وان جناب ذوالجلال
کافرون کے بعدہٗ اعمال نیک ۔ ضبط کر دیگا وہین ہر ایک ایک

اور جو جو ہونگے اعمالِ قبیح
جو کہ نیکی کرتے تھے وہ اشقیا
اور کرتے تھے عمل لِلّٰہ جو نہ
اور کیے اعمال نیک از بہرِ رب
کافرون کے کتنے ہی ہون قبحِ نیک
کب ہے تازہ درخت بے اصول
یعنی جو دنیا مین تھے وہ پُر فرح
بعدِ آدمؑ پہ ہوگا یہ خطاب
حکم ہوگا اُنکو کہ از یک ہزار
سُنتے ہی اُسوقت یہ حق سے کلام
پھر کہیگا وہ جنابِ لایزال
سو کرو اسدم اُسی سے التماس
تب وہ ارواحِ شیاطین جہول
اور وہ سب مشرکانِ شرک کیش
جان لینگے اُنکو وہ مردود سب
اور پھر جو اہلِ اولیا رح
اور وہ اُس فعلِ بد سے تھے بری
اور نیاز و نذر اُنکی مانتے
ورنہ سب ان مشرکون کو اُلٹی گو
چھوڑ کر جو طاعتِ ربِّ اجل
کہ یہ آگے سے چلی آئی ہے چال

سو رکھیگا اُنکو سالم اور صحیح
زندگانی اپنی مین بہرِ ریا
حق پہ ایمان پر نہین لائے تھے وہ
تاکہ ناجی ہون وہ ان از قہرِ رب
خالی ہونگے اجرِ عقبیٰ سے ہر ایک
ثمرہ و گُل تاکہ ہو اُس سے حصول
دولتِ مقصود سے ہر ہر طرح
کہ کرو اولاد اپنی انتخاب
یک برای خلد و باقی بہرِ نار
ہول پڑجاویگا لوگون مین تمام
کہ یہ ہوگا اس طرح سے انفصال
اپنی مزد و اجر کی جا اُسکے پاس
جو بتون کے جسم مین کرکے حلول
معتقد تھے اُنکے مکرون سے ہمیش
کہ ہمارے ہین یہی معبود سب
تھی پرستش کرتی قومِ اشقیا
پوجتے تھے اُنکو جو یہ مفتری
اور اُنھین حاجت روا پہچانتے
خوب ہی تنبیہ پھر کرتے بزور
رسمِ آبائی پہ کرتے ہین عمل
گوکہ ہے برعکس امرِ ذوالجلال

حبط ہونے نیکیون کا اے عزیز
سو وہ اعمالِ ریا بے اشتباہ
یعنی تھے منکر ز امر و نہیِ رب
سو وہان وہ بھی نہونگے مستجاب
کیونکہ ایمان اصل ہے اے اہلِ شرع
لیک اجر اُنکا خداوندِ اجل
سو دہی اُن نیکیون کا دے کے مزد
نار و جنت کے لیے از بہرِ فریق
یعنی بہرِ جنت از دہ صد نفر
اس نمط ہو وینگے سب گُم کردہ عقل
جسنے کی ہو جس کسی کی بندگی
پھر وہ سارے اہلِ محشر اُس آن
بُت پرستون کو خیالات و طلسم
سو وہ سب اُن مشرکون کو دیکھ کر
پھر اُن ہی کے پیچھے ہو وینگے کھڑے
یعنی جیسے پوجتے تھے حق کے غیر
جس طرح اسوقت مین بعضے پلید
اور وہ اس فعل سے بیزار ہین
کیون نہون اعمال اُنکے گو کہ حبط
گوکہ تھے آبا انھون کے بے خرد
حیف ہے اس فہم بے معنی اوپر

یہ سبب ہے سُن لے مجھسے باتمیز
ہونگے نامقبول سب پیش اِلٰہ
اپنی وہ جہل و ضلالت کے سبب
تا ہو اُنپر اُنسے تخفیفِ عذاب
اور حُسنِ عمل ہیگا اُسکی فرع
راحتِ دنیا سے کردیگا بدل
پھر عذاب اُنپر کریگا مثلِ دُزد
وہ کرینگے عرض یارب کس طریق
یک تن اور باقی کو از بہرِ سقر
کہ ہے باہر فہم سے بھی اسکی نقل
نیت خالص سے دلی تا زندگی
اپنی معبودون کو ڈھونڈھینگے وہان
یان دکھاتے تھے یہ ہر آئین و رسم
آکھڑے ہونگے وہان پر ہو بہو
صف کشان سب اُنکے چھوٹے اور بڑے
بعض مشرک روحِ عیسیٰ اور عزیر
پوجتے ہین جہل سے پیر و شہید
پر کرین کیا قبر مین ناچار ہین
ہو جنھون کی عقل مین بس یہ خبط
پیر اُنھون کی وہ پکڑتے ہین سند
اور اس تقریرِ لا یعنے اوپر

حکمتِ دنیا مین یہ مردود آپ
ہین افلاطون کے چچا اور بلکہ باپ
لیک فکرِ آخرت سے یہ شریر
ہین سراپا بے خرد و مثلِ حمیر

کیونکہ پھر حاصل دنیاے دون
ہوتے ہین ہر اک کے آگے سرنگون
کفر و ایمان سے نہین کچھ اُنکو عار
مطلقاً یہ اپنے مطلب کے ہین یار

پہ نتیجہ اُنکے فعلون کا ضرور
دیگا بیشک اُنکو حق روزِ نشور
ہین جہان تک انبیا و اولیا
سب ہین مقبولِ جنابِ کبریا

اُنکے اعجاز و کرامت مین کہین
اک سرمو بھی کسی کو شک نہین
پھر نہین ہے ان بزرگونکی مجال
جو کرین کچھ برخلافِ ذوالجلال

جب وہان جاوینگے وہ ناپاک و شوم
ان بزرگون کے کئے کرکے ہجوم
یہ کہینگے اے گروہِ ناسپاس
دور ہو مت آؤ ہم لوگونکے پاس

پھر پشیمان ہوکے وہ ناحق شناس
جا کھڑے ہونگے اُن ہی چنونکے پاس
تب پوچھینگے ملائک کہ بغور
ہین یہی معبود دیکھو یا کہ اور

نیتِ خالص سے وہ اپنی عین
بولینگے کہ ہان یہی ہین بالیقین
وہ کہینگے بس انہی سے بے خلل
تمکو حاصل ہوگا پاداشِ عمل

اور وہان جس چیز کی ہوگی چاہ
سو انہی سے مانگیو بے اشتباہ
بعد ازان مشرکون کو کشمکش
اس نمط ہوویگی از روے عطش

کر کرینگے ہو کے از بس جان بلب
اپنے معبودون سے پانی کی طلب
ناگہان اُس دم اُنھونکو مثلِ آب
دور سے معلوم ہوگا اک سراب

بس اُسی جانب کو جاوینگے چلے
اپنے معبودون کو اپنے ساتھ لے
جبکہ پہنچینگے قریب اُسکی شتاب
شب سراپا ہوگا آتش وہ سراب

اور فوراً چارون جانب سے سمیٹ
سبکو لیگا اپنے حلقے مین لپیٹ
بعدہ اک شعلۂ سوزندہ تر
قعرِ دوزخ سے بشکلِ جانور

اپنی گردن کے تئین باہر نکال
دفعۃً اُن سب کو لیگا منہہ مین ڈال
یعنی چن لیگا نکل اُس غار سے
مرغ جیسے دانونکو منقار سے

اور چن لینے سے جو رہجاوینگے
وہ کھڑے ہوکر وہان چلاوینگے
سو ملائک قہر کے آ یکبار
ہر طرف سے اُن سبھونکو گھیر گھار

بعض کی ٹانگین پکڑ بعضون کے بال
دینگے ڈال ان سبے آتش دوزخ مین ڈال
جبکہ سارے مشرکان بطریق
ہو چکینگے واصلِ نارِ حریق

تب وہین تہی الغرور شیطانِ رجیم
تھا جو اُن ناحق پرستونکا ندیم
سو انہی کے روبرو دوزخ مین بیٹھ
اور تب ہی اک تودۂ آتش پہ بیٹھ

پھر بلادیگا یہ آواز بلند
اپنی جانب سبکو وہ ناحق پسند
سب وہین تو پہنچینگے کرکے تگ و تاز
اس ارادے سے کہ یہ حیلہ ساز

کیا عجب جو کچھ لگا کر داؤن گھات
اُسنے دیکھی ہو کہین راہِ نجات
جبکہ سارے مشرکانِ زشت خو
جا کھڑے ہوونگے اُسکے روبرو

تب سبھونکے سامنے کرکے خطاب
یہ سخن بولیگا وہ خانہ خراب
کا ہی گروہِ بدترینِ کائنات
کیا نہین معلوم تھی تمکو یہ بات

کہ خدا نے غیب دان معبود ہی
جسکے موجب ہم سبھونکو بود ہی
اور سب احکام ہین اُسکے وہی
لائقِ تصدیق و پیروی

اور مجھکو بھی نہ جانا زینہار
کہ ہمارا ہی یہ دشمن آشکار
اور ہمارے جدِ آدم کا قدیم
سخت دشمن تھا یہی دیوِ رجیم

اور کبھی تمکو وہان مین نے بزور
جبر اور کر یا نہ کھینچا اپنی اور
اور بلایا بھی نتھا دان آشکا
اپنی جانب مین نے تمکو برملا

پھر کبھی بیچ جھوٹھ سچ وہم و خیال
دل تمہارے میں یوں بیچ تھا وبال

سو تم ہی اپنی سفاہت کے سبب
پیروی کرتے تھے پیہم روز و شب

اور مکر و وسواس باطل پہ پیش
معتقد تھے تم سب اے ناپاک کیش

اور اپنی دانش کوتاہ سے
منحرف رہتے تھے تم اللہ سے

میں ہی تھا مدعا بے کم و کاست
جو کہ میں نے کہدیا تھا سب تھا راست

اور جو مجھ سے رکھتے ہو چشمِ نجات
سو وہ ہوتی اب بہت مشکل ہے بات

آپ ہی میں ہوں گرفتارِ عذاب
دوسرے کی مخلصی کا کیا حساب

تم کو اب لازم ہے اے قومِ تبہ
کہ کرو لعنت تم اپنے نفس پہ

اور نہ رکھو مجھ سے امید نجات
آج کے دن کچھ نہوگی مجھ سے بات

یہ سخن سنتے ہی وہ سب اہلِ نار
ہونگے از بس اپنے دل میں شرمسار

اور کرینگے اُس گھڑی آپس میں جنگ
تابع و متبوع سب ہو ہو کے تنگ

یعنی آپس میں لڑینگے وہ غوی
اُن سے کرتے تھے جنہوں کی پیروی

اور کرینگے لعنت اُن پر بے حساب
کہ تم ہی نے سب کیا ہم کو خراب

اور دھر ہونگے اُنہیں پر سر کا کار
تاکہ آپس میں رہے ہوں رستگار

لیک ہرگز یہ کلام ناپسند
کچھ نہوگا اُنکے حق میں سودمند

پھر فرشتے قہر کے ہر ایک کو
مقتضائے قول و فعل سے نیک خو

دینگے پہنچا اُس جگہ وان سب تمام
ہوگا جسکے واسطے جیسا مقام

تا جگہ ہیں نارِ جہنم کا اب
درخورِ اعمال وہ قوم خراب

صفتِ آتشِ دوزخ مع طبقات تمام اندرین نظم نوشتہ است بے مستعان

کہتے ہیں یوں راویانِ باشعور
کہ یہ آتش جو کہ ہے مثلِ تنور

اس سے وہ ہفتاد حصہ ہے زیاد
گرمی و سوزش میں اسے دنیا کو نہ لو

کیونکہ دہکائی گئی تا سہ ہزار
سال وہ آتش بحکمِ کردگار

الفِ اوّل میں ہوئی تھی سرخ فام
الفِ ثانی میں سفید اے نیک نام

پھر ہوئی وہ الفِ ثالث میں سیاہ
ویسی ہی ہے اب تلک بے اشتباہ

سات طبقے سب ہیں دوزخ کے تمام
سن لے تو اب مجھ سے اُن سبھوں کے نام

ابن عباسؓ سے روایت بے خلاف
ہے یہ قصص الانبیا میں صاف صاف

کہ جو دوزخ پیچ ہے بے شطط
حق نے دوزخ کو کیا پیدا فقط

سو ہیں اُسکے سات طبقے اے سپہر
اور یہ ہفتم زمیں زیر و زبر

ہے جہنم طبقۂ اوّل کا نام
دوسرے کا ہے لظی اے خوش خرام

تیسرا حطمہ ہے اور چوتھا سقر
پانچواں اُن طبقہ سعیر اے ناموَر

پھر چھٹا اور ساتواں سن تو درست
ہے جحیم اور ہاویہ بے کم و کاست

اور قعر اُنکا نہایت ہے عمیق
پُر ز مار و کژدم و نارِ حریق

جو گرے اُس پر سے تو پچیس ہزار
سال میں پہنچیگا نیچے آشکار

اور مسافت درمیان یکدگر
ہوگی پانصد سال کی راہِ خطر

ہے ہر اک طبقے میں اک بابِ عظیم
جسمیں سے پہنچینگے کفارِ لئیم

طبقۂ اوّل میں جا دینگے پھر سے
وہ مسلمان جو کہ بے توبہ مرے

یعنی بے توبہ مرے وہ سب خرد
کرکے اعمالِ قبیح و فعلِ بد

اور وہ کفار جو تھے نیک کار
پر نہ ایمان لائے بر پروردگار

اور طبقوں میں فقط اپنی عقول
ہونگے داخل جملہ کفارِ جہول

جیسے ترسا و یہود و مشرکین
ملحد و گبر و مجوس و صابئین

درکِ اسفل کے اندر بے شقاق
ہونگے داخل جو کہ ہیں اہلِ نفاق

اور بھی دوزخ مین بہتیرے مکان
ناریونکے واسطے ہین بیگمان

اک مکان جہنمی با رنج و تعب
جسکی سختی سے ہمیشہ روز و شب

مانگتی ہین دوزخین سب زینہار
چار سو بار از جنابِ کردگار

اور ہے اسمین مکان اک زمہریر
از پے تعذیب کفارِ شریر

کیا کرون اسکا بیان ہے اک ظروف
ہے برودت مین وہ گویا کانِ برف

اور رہین اک دو کوئین تاریک و تنگ
ہو شب دیجور بھی دیکھ انکو دنگ

ایک جُبّ الحزن با رنج و ملال
دوسرے کا نام ہے جُبّ الخیال

اور ہے اک کوہ با نامِ صعود
ہے بنا وہ بہرِ کفارِ عنود

اور بالائی مین ہے وہ یون صعود
کر چڑھینگے جب کہ کفارِ عنود

اُسکی چوٹی پر بصد رنج و ملال
پہونچینگے در مدتِ ہفتاد سال

پھر ڈھکیلینگے جبکہ وہ برگشتہ بخت
اُسکی چوٹی کے اوپر سے ایک لخت

تب فرشتے انکو دیوینگے گرا
جانبِ پائین بلا چون و چرا

جا پڑینگے قعرِ دوزخ مین تمام
سارا گروہ ناحق پرست و زشت نام

پھر چڑھاوینگے انھین وہ ملک
اور گراوینگے یون ہی بے ریب و شک

بس یہی دستور وہ ناپاک کیش
چڑھتے اور گرتے رہینگے وان بیش

اور کئی تالاب ہین اُسمین وسیع
از پے کفارِ افعالِ شنیع

ایک ہے غساق از زرد آب ریم
دوسرا تالاب با نامِ حمیم

کہتے ہین از حرقتِ نارِ جحیم
اس نمط ہے گرم وہ آبِ حمیم

جون مسِ تفتہ ہو با سوز و گداز
بلکہ اُس سے بھی زیادہ اے اہلِ راز

بس ملائک اہلِ دوزخ کو وہ آب
وان پلاوینگے بصد قہر و عذاب

منہ تلک جب انکے پہونچیگا وہ آب
وقت ہونگے وہ لب جلکر کباب

اور لب زیرین درم کر کے لٹک
آئیگا چھاتی تلک بے ریب و شک

دوسرا لب یون ہی جاکر بالیقین
ڈھانک لیگا بینی و چشم و جبین

اور جب پہونچیگا اُنکے تا گلو
تنگ کر لیگا گلو بے گفتگو

اور وہ مردود سب مارینگے چیخ
حلق مین جاتی ہے جیسے گرم سیخ

جبکہ پہونچیگا شکم کے درمیان
پوچھ مت اُس دم کی سختی کا بیان

جلا اعضا درون کو چاک چاک
دم مین کر دیگا وہ آبِ سوزناک

نام غسلین اور اک تالاب ہے
ریم و خون اُسمین بجائے آب ہے

اور کثافت ہر نمط کی بے شمار
جمع ہے اُسمین برائے اہلِ نار

اور بہر اقسام کا ای با صواب
ناریونکے جسم پہ ہوگا عذاب

بعضے بعضے کافرونکے دست و پا
لینگے چوڑے وان پہ کر دیگا خدا

تا زیادہ انپہ ہو درد و الم
مارتے اور کوٹتے سے دمبدم

جون جلانا مارنا گرزونکی مار
پھاڑنا چیرا کھینچنا تن مین خار

سانپ اور بچھو سے کٹوانا بقہر
مدتون تن مین رہیگا جنکا زہر

اکھیان بھنکانا زخمونکے اوپر
تا اذیت ہو انھون کو بیشتر

اور لگانا آگ تن مین بار بار
جل کے خاکستر ہوا مثلِ غبار

پھر اُسی صورت سے کرنا تندرست
تازہ تازہ نو بنو چالاک و چست

اور کرنا انکی یون آپسمین جنگ
کرتے ہین جون مرغ با منقار و چنگ

اور یون ہی بایکدگر طعنہ زنی
ڈالنا اُنکے دلون مین دشمنی

جو ہین ہر انواع کے رنج و الم
ہو وینگے اُن کافرون پر دمبدم

سالہا یون ہی رہینگے مبتلا
ہر الم مین وہ گرفتارِ بلا

پھر عذاب الجوع حق ہے مرحمہ
انپہ کر دیگا مسلط اُسکے بعد

یعنی ہوگا بھوک کا انپر عذاب
سب عذابون کے برابر وہ حساب

جبکہ وہ لعنت نصیب بدسرشت نام
بھوک کی شدت سے مانگینگے طعام

تب کھلاوینگے فرشتے مار مار
ان لعینون کو زقوم خاردار

وہ شجر ہے در تہ نار جحیم
پھر اکل جملہ کفار لئیم

یون سمجھ وہ زقوم اے اہل دل
جیسے جنتا ہی بیان نا آب و گل

خلقت ناری رکھے ہے وہ شجر
جسکے خوشے جیسے شیطانون کے سر

الغرض کھاوینگے جب بدخصال
پوچھ مت اس وقت انکا حال

ڈالتی ہی منھ مین لقمے بے درنگ
اٹک کر لیگا انکے حلق تنگ

کہ نہایت ہونگے وہ سب جان بلب
اور کرینگے اس زمان پانی طلب

تاکہ اترے حلق سے لقمہ شتاب
جس سے ہو موقوف دل کا اضطراب

جیسے کھانے مین طعام انکی یہان
حلق مین اٹکا تھا لقمہ ناگہان

تو وہ سب پی لینگے آب خوشگوار
حلق سے ہووے نیچے لقمے کو اتار

سو پلاوینگے انھین آب حمیم
جسکے پینے سے جگر ہوگا دو نیم

دون تو پھر جل بھن کے ہونگے کباب
منھ تلک جس وقت پہنچیگا وہ آب

سیج کر اک ہو چھٹا اس دم بخلاف
ہوگا آویزان دہن تا ناف

دو طرف لب سج کرے ریب و شک
ہوگا ان لوگون کی پیشانی تلک

اور زبان ہووے گی جلکر سوختہ
جون ہو آتش پارۂ افروختہ

ہوگا داخل جب شکم کے اندرون
جملہ اجزای شکم از راہ کون

گر پڑینگے اس سے ہو کر چاک چاک
پہ نہوگی موت نا ہووین ہلاک

دیکھ بدبختی وہ کافر بے درنگ
ہونگے اپنی زندگانی سے بتنگ

ہین موکل نار کے جو نوزدہ
ہے بنام مالک انھین بادشہ

آخرش کو جا اسی مالک کے پاس
موت کی اپنی کرینگے التماس

کہ تو ہم سب کو یہان اب جی سے مار
تاکہ ہون اس درد و غم سے رستگار

یعنی تو اب ہمکو جی سے مار ڈال
تا نہ گذرے ہمپہ یہ رنج و ملال

یون ہی مالک سے کہینگے بار بار
مدتون برسون بعجز و انکسار

تاکہ دیوے جب سوال انکو جواب
جس سے ہو تسکین و تخفیف عذاب

الغرض مالک بعد ہزار سال
در جواب انکے کہیگا یہ مقال

کہ کہان ہے موت اب ای کافرو
چھوٹنے مانگے سے تمکو نا مرو

اس بہاری سے کو آئی ہے موت
ہو گئی ہے ایک مدت سے وہ فوت

اب تمھارا یان ہے قوم عنود
آہ و نالہ کچھ نہین کرنے کا سود

اور نہین آویگی یان پر تمکو موت
تاکہ چھوٹو اس بلا سے ہو کے فوت

اب نہین ہے موت کا نام و نشان
اس جہان مین جز حیات جاودان

سنتے ہی یہ بیتا المجیدی کا کلام
گریہ و زاری کرینگے وہ تمام

پھر کرینگے وہ دعا تا الف سال
ملتجی ہو در جناب ذو الجلال

کہ الہی اس زمان دے ہمکو موت
تاکہ ہم یکبار سب جاوین چھوٹ

اور کریم سے اپنا رحم خاص
تا عذاب نار سی ہووین خلاص

وان سے آوینگی ندا کہ چپ رہو
جیسے تم اس بات مین کچھ مت کہو

یہ دعا ہرگز نہوگی مستجاب
گر مرو تم اور نہو تم پہ عذاب

پھر وہ سب بالحکم حی لا یموت
رکھینگے لب اپنے پر مہر سکوت

جبکہ پھر گذرینگے انکو الف سال
اس تشنگی مین بصد رنج و ملال

پھر اسی مقدار وہ سب بدنہاد
عجز و زاری سے کرینگے حق کو یاد

اور پھر اسکا نہ دینگے جواب
پھر یہی سب کا فراق دین خراب

بیٹھینگے باہوش تا الف سال
کہ اسی مین کچھ ہو شاید انفصال

یہ بھی جب ہوگا نہ انکی حق مین د
تب کہینگے یکدگر وہ سب عنود

کہ برابر ہو ہمین رہنا خموش
اور کرنا صبر و فریاد و خروش

اب کسی صورت نہ پاوینگے امان
اور نہ اس تن سے کبھی نکلیگی جان

کیونکہ یان کوئی نہین سنتا ہی بات
پھر بھلا کس طور سے ہو گی نجات

اب اسی دوزخ مین رہنا ہی ہوش
کوئی حیلہ اب نہین جاویگا پیش

نار دوزخ مین جو کفار پڑینگے انکی روز — اس مین اب سن لے ذرا انکی شباہت کا بیان

کہتے ہین راوی کہ سارے اہل نار
باقد معکوس ہونگے درد وار

اور چلینگے سر کے بل وہ زشت کیش
پاؤن اوپر سر تلے کر کے ہمیش

اور چہرے انکے از قہر و حسد
شکل انسانی سی ہو وینگی بعید

ہونگی انپر بعضے بعضے بدرگان
شکل اور صورت مین مانند سگان

اور بعضونکی شباہت ای بزرگ
ہوگی وان پر مو بمانند گرگ

اور ہیئت بعضی بعضونکی وہان
مثل بوزنے کے ہو گی بیگمان

اور کتنے ہونگے با شکل حمار
اور کتنے مثل موش و مثل مار

اور بعضے بعضے کفار دنی
رکھتے تھے دنیا مین جو کبر و منی

صورتین ان پر ہونگے جونٹی کی مثال
تا کرین سب لوگ انکو پائمال

اور بہت انواع کی شکلین قبیح
ہونگی ان ناحق پرستونکی صریح

ایک سے اک شکل زشتی مین زیاد
کس کو کس کو مین کہون کر کرکے یاد

ہوگا انکی صورتون سے حال اہل نار
جو لکھا مین نے یہ با الاختصار

بعد ازین اب سن تو ای نیکو سرشت
گوش دل سے قصۂ اہل بہشت

یعنی ذکر مومنان نیک نام
جو کہ ہونگے داخل دار السلام

روایت

یون روایت کرتے ہین اصحاب دین
از جناب رحمۃ للعالمین

کہ وہان محشر مین با صد عز و ناز
ہونگے ہر اک مومنان پاکباز

یعنی ہر اک مومنان بے ریا
از عنایات جناب کبریا

اک سے اک ہونگے سبے مین نزود
خرم و شادان بصد شان و نمود

جو کہ دنیا مین تھا ہر شخص دوست
خالصاً للہ تھی اک مغز و دو پوست

یعنی اک جان و دو قالب بے نفاق
خالصاً للہ تھے اندر وفاق

لوٹینگے منبر وہان پر ذوالجلال
دیگا انکو بے عدیل و بے مثال

اور دھر جاوینگے یکدیگر قرین
صف بصف حق کی تجلی کی مین

سو انہی پر وہ محبان الہ
جلوہ فرماوینگے با صد عز و جاہ

اور جو اہل توکل تھے یہان
بر کمال قدرت رب جہان

چہرے انکے ہونگے وان مانند بدر
روشن و تابان بصد توقیر و قدر

اور ہونگے بے حساب و بے کتاب
سارے اہل حشر سے وہ با صواب

اور بے پرسش انھون کے قافلے
سیدھے ہی جنت مین جاوینگے چلے

اور وہ مومن جو دنیا مین مدام
فقر اور فاقے پہ رکھتے تھے قیام

اور بھوکے پیاسے کرتے تھے جہاد
کافرون سے در رہ رب العباد

اور راتون کو عبادت مین ہمیش
مستعد رہتے تھے وہ پاکیزہ کیش

وہ بھی داخل ہونگے جنت مین شتاب
بے جواب و بے سوال و بے حساب

اور پاوینگے لقب حق شناس
از جناب کبریا سادات ناس

اور یاد حق مین جو لیل و نہار
رہتے تھے ہر دم نہان و آشکار

بے گمان وہ کیا کرتے تھے ذکر ❊ اور نہ تھی اسکے سوا کچھ اور فکر
راحت و رنج جہان بے گفتگو ❊ تھی مساوی دونون انکی روبرو
اسمین مشغول تھے وہ پاک کیش ❊ رات دن یاد الٰہی مین ہمیش
سو وہان پر انکے بزرگون کے گروہ ❊ ہوونگے ممتاز با شان و شکوہ
اور ہونگے داخل دار السلام ❊ وانپہ ہوگا اشرف الناس انکا نام
اور باقی مومنین و صالحین ❊ اور سب اہل نفاق و فاسقین
سب کے فرقے وان بامر خدا ❊ ایک سے اک ہونگے ممتاز و جدا
جیسے اہل صوم اور اہل صلوۃ ❊ صاحب حج و خداوند زکوۃ
اہل احسان اہل صدقہ اہل علم ❊ اہل خدمت اہل زہد و اہل حلم
اہل خوف و رحم اہل عدل و داد ❊ صاحب صدق و خداوند جہاد
اور اسی صورت سے سب خاص و عام ❊ کسکو کسکو مین کہون لیلے کے نام
اور بہت فرقے انھون کے برخلاف ❊ انکو بھی کہتا ہون سن صاف صاف
جو گروہ خمر خوار و سود خوار ❊ اور جمیع کاذب بے اعتبار
ظالم و غارت گران و راہزن ❊ رشوہ خوار و خائن پیمان شکن
آکل مال یتیم و حق تلف ❊ موذی ابوین و ابن ناخلف
سارق و سفاک و قطاع الطریق ❊ اور اسی صورت ہزارون مین فریق
وان کھڑے ہونگے بکثرت مثل موج ❊ خرد و جمع بے علم حلقہ فوج فوج
اور وہان پر سب کا ہی جمہور ناس ❊ ہونگے اپنے اپنے پیغمبر کے پاس
اور جو دو تین اوصاف جمیل ❊ رکھتے ہونگے بعض مردان اصیل
سو وہان پر وہ بھی انکی باندہ صف ❊ ہوونگے قائم جدی ہی ہر یکطرف
اور جن لوگون مین ہے نیکو سرشت ❊ جمع ہونگے فعل خوب و فعل زشت
سو وہان وہ بھی الگ ہونگے کھڑے ❊ باندھ صف یکجا یہ سب چھوٹے بڑے
بعد ازان پھر وہ گروہ بد صفات ❊ جو کہ دنیا مین نہ دیتے تھے زکوۃ
کر کے انکو چارپایون پر سوار ❊ چھوڑ دینگے وان بامر کردگار
وہ گرا کر انکو خرمن کے مثال ❊ انپر پھر وے بھی کرینگے پائمال
اور بھیجینگے بہت ہی خشمناک ❊ انپر سینگون سے تن انکے مثل خاک
اور کاٹینگے بھی جون کلب عقور ❊ اپنے دانتون سے انھون کو بے قصور
اور جو ہونگے وہان پر سود خوار ❊ سو اٹھائے جاوینگے دیوانہ وار
یعنی بے حلوم ہونگے وہ غوی ❊ جون لگا ہی انکو شیطان قوی
اور انکے پیٹ مین پھر عذاب ❊ سانپ و بچھو بھر رہینگے داب و آب
ہونگے پیٹ انکے نہایت سخت تر ❊ مار و کژدم سے بھرے مثل حجر
اور جو ہونگے مصور انکو وان ❊ حکم ہوگا تا وہ تصویرون مین جان
اور جو تھون کے کہین کے بر ملا ❊ تا کہ دیوین گانٹھ دو جو کو ملا
یعنی دونون جو کو آپس مین ملا ❊ گانٹھ دو ایکا دیو اسمین بھلا
اور جو کرتے تھے جاسوسی بیان ❊ تا سنین جو لوگون کا اسرار نہان
اور سن سن کرتے تھے پردہ دری ❊ ہر کسو سے بہر شر و مفتری
سو بھرا جاویگا اُس آن مین ❊ سیسا پگھلا انکے دونو کان مین
اور بعضے فاسقون پر بے ریا ❊ سخت تر ہوگا عذاب کبریا
یون ہی ہر اک کو بقدر اعمال خویش ❊ اپنی اپنی ہے جزا بے کم و بیش
اپنی اپنی راہ لیگا ہر فریق ❊ جز فریق مومنان خوش طریق
بعد ازان جب ہوئے ہجوم اہل حشر ❊ صاف ہو جاویگا میدان حشر
تب تجلی کرے رب العالمین ❊ یون کہیگا با گروہ مومنین

اے گروہ مومنان ذی شرف
کس لیے تم بھی نہین جاتے ہو اب
لیکن اپنا اپنے معبودون کے ساتھ
ہم بھی جاوینگے جہان دل سے چلے
وہ نہ پہچانینگے اُسکو زینہار
حق کہیگا اے گروہ نیک خو
وہ کہینگے کہ ہماری کیا مجال
پھر وہ نور ایزدی چھپ جائیگا
بعد کے وہ مومنان پاک دین
اور سب کے سب بلا گفت و شنود
ٹھہرہ پشت انکا ہوجاویگا سخت
اور بعد تکلیف و ایذا شدید
اور یہ ہوگا حکم اے نیکو سرشت
بعد کے وہ روشنی چھپ جائیگی
ایک اک مومن اور دو دو مشعلین
اور جو مومنان پاک دم
اور بعضے شخص جو اُترآن مین
اور جو اُنسے بھی کیتنے آدمی
اور جو ایمان مین ہونگے سبسے کم
یعنی جو جگنو اندھیری رات مین
اور جو ہونگے منافق بے شعور

کیون کھڑے ہیں جو تم یہان پر صف بصف
کیون کھڑے ہی ہو اسکا بتلاؤ سبب
لگیے ہین وہ پکڑ کر اُنکا ہاتھ
ہم سبھون کو یا ہی اپنے ساتھ ہے
کہ یہی نور جناب کردگار
تم نے کیا دیکھا ہے اُس معبود کو
کہ جو ہم معبود کا دیکھین جمال
بار دیگر اس طرح سے آئیگا
دیکھتے ہی اُس تجلی کے تئین
گر پڑینگے بے تامل در سجود
اُس جو منافقان ہونگے خشک ہو شاخ درخت
اٹھ نہ پاوینگے زمین سے وہ پلید
کہ شتابی سامنے لاؤ بہشت
ایک تاریکی وہان پر آئیگی
دیگا حق تا اُسکے پرتو مین چلین
ہوونگے ایمان مین کچھ اُنسے کم
ہوینگے اُنسے بھی کم ایمان مین
رکھتے ہونگے اپنا ایمان مین کمی
درمیان مومنان ہر اُمہ
ہے چمکتا موسم برسات مین
خاک بھی ہوگا نہ اُنکے پاس نور

جو تھے فرقے اہل وہان دلگیر
وہ کہینگے اس سخن کو سن بلے
رہی جو ہم لوگون کا بھی معبود خاص
تب کہیگا حق کہ مین معبود ہون
بولینگے استغفر اللہ العظیم
یا کہ کچھ اُسکی نشانی اور پتا
بر ہمین معلوم ہے اُسکا پتا
با علامات و نشان از کنج غیب
سب بتر ہو کر کہینگے بالیقین
لیک جمع ہونگے وہان اہل نفاق
جو نہی سجدے کو جھکینگے وہ لعین
پھر روانہ ہوگا وہ پل اُسزمان
اور دوزخ کو بھی لا کر اُسزمان
پھر کریگا کوچ واسطے ہر گروہ
ایک مشعل ہوگی اُنکے داہنے
اُنکو اک مشعل ملیگی اُسزمان
وہ بھی اک مشعل پکڑ کر اپنے ہاتھ
اُنکے ہوگا نور اے روشن دماغ
اُنکے بھی ناخن پے ہوگی اک چمک
یعنی اُن لوگون کے ناخن مین شرار
لیک وہ امتحان خیر اُسزمان

سب گئے یان سے چلے حسب العمل
فی الحقیقہ سب گئے یان سے چلے
پوجتے تھے جسکو ہم بالاختصاص
آؤ میرے ساتھ تم مین لے چلون
تو نہین معبود ہرگز اے کلیم
جانتے ہو تم سو دو ہمکو بتا
جب وہ آویگا تو ہم دینگے بتا
تا کہ وہ پہچان لین بے شک و ریب
ہے یہی معبود اسمین شک نہین
اُنکے وہ سجدہ نہایت ہوگا شاق
دو نہی اُلٹے گر پڑینگے جو زمین
آگے آگے مومنون کے بیگمان
حشر اور جنت کے بیچ و درمیان
ساتھ ہو اپنے نبی کے با شکوہ
دوسری مشعل رہیگی سامنے
تا کہ اُسکے نور مین ہووین رواں
اُسکے پرتو مین چلینگے سب کے ساتھ
ناخن ابہام پر مثل چراغ
روشنی سی مثل نور آفتاب
جلتے اور بجھتے رہینگے بار بار
ہونگے مخفی اُن پرتو مین وان

الغرض سب کیا صغار و کیا کبار
جبکہ جاوینگے دوزخ کے کنار
تب اُترنیکو برائے جزو کل
پشت دوزخ پر رکھینگے ایک پل

اُسپہ سے تا ہر اسم کے قافلے
فرتے فرتے جاوینگے جنت کو چلے
کہتے ہین یون لوگان با انشاط
سن کے گوش ان سے حال پل صراط

اس مین مذکور ہے اُس پل کا جو روز محشر
پشت دوزخ پہ دھرینگے زبے رہگذران

کہ وہ رستہ ہے سر روز رستخیز
بال سے باریک اور تیغ سے تیز
اور لمبائی مین وہ پندرہ ہزار
سال کا رستہ ہے از روئے شمار

لیکن اُس کی راہ مین ہین تین قسم
سن لے اب تو جیسے اُن تینون کا اسم
ایک حصہ ہے چڑھائی مثل بام
جسپہ چلتے تب تھکینگے خاص و عام

دوسرا حصہ تو سن ہے آیا نیاز
ہے برابر بے نشیب و بے فراز
تیسرا حصہ اُتار مثل چاہ
اس روش مرقوم ہے اُس پل کی راہ

جو کوئی اس راہ سے ہو ویگا پار
ہو وہی بے شبہہ مرد رستگار
ورنہ اُس دم جو کوئی مردود عمل
بیچ مین اُس پل کے پاویگا پھسل

سو گریگا دفعۃً کھا پیچ و تاب
قعر مین دوزخ کے با صد اضطراب
بعضے بعضے اہل دین زود زرق
پل مین اُتر جاوینگے جس شکل برق

اور بعضے مومنان خوش نہاد
اُس سے جاوینگے گذر جون تندباد
اور کتنے شخص جون اسپ دوان
اور کتنے مثل مور ناتوان

اور کتنے گر پڑین گے تھرتھرا
گرتے ہی دوزخ مین جاوینگے سما
بعضے بعضے راویان با سند
کہتے ہین کہ سب حساب نیک و بد

عرصۂ محشر مین دینگے جزو کل
بعد ازان گذرینگے وہ بالائے پل
اور بعضے کہتے ہین سارا حساب
ہو ویگا بالائے پل حسب الکتاب

[illegible]
[illegible]
سو اُن ہی ساتون مین [illegible]
ہوگا اک اک نوع کا حسب الکتاب

ہین ترازو وان [illegible]
بہر وزن جملہ فعل نیک و بد
سو اُن ہی مین سبکے نامہ تول تول
ہوینگے پاداش حسب فعل و قول

پہلے میدان مین جو سارا خاص و عام
چلتے چلتے جا کے پکڑینگے قیام
وان پہ ہر اک سے بامر بے نیاز
پہلے پرسش ہوگی درباب نماز

عمر بھر کی سب نمازین نفل و فرض
جو پڑھی ہین جسنے سو کردیگا عرض
اور نماز فرض اگر کی ہے قضا
جس کسی نے از تعمد یا خطا

وہ بھی کر دیویگا عرض اپنی خطا
اُس نے مان حق سے با امید عطا
سو قضائے فرض کر لیگا بدل
اُس کی نفلون سے خداوند اجل

جو کسو سے ایک رکعت فرض کی
ہو گئی ہوگی قضا تو اے اخی
اُسکے بدلے وضع کر لیگا الٰہ
اُسکی نشتر نفل کو بے اشتباہ

اور بشکل آدمی اے پاکباز
ہوگی حاضر وان پہ ہر اک کی نماز
جس کسو نے یان پڑھی ہوگی نماز
باحضور دل ز خوف بے نیاز

سو نماز اُسکی وہان بے شک و ریب
ہوگی جون حور جنان بے نقص و عیب
اور جس نے کی ادائے با نیاز
ساتھ اوراد و وظائف کے نماز

اُسکی وان پر با کمال دلبری
ہوگی زیور پوش مانند پری
اور کیا جسنے یہان بے با شعور
اُسکے آداب شرائط مین قصور

وہ نماز اُسکی وہان پر آشکار
ہوگی معیوب البدن مجروح دار
اُس سے فارغ ہونگی جب ہر ایک قوم
ہوینگے پھر مسئول سب درباب صوم

پھر اسی انواع کے حسب الکتاب
ہوگا سب طاعات جسمی کا حساب
بعدۂ جنت سرے میدان مین
جاکے داخل ہونگے سب انسان مین
ہوگا دان مال عبادت کا حساب
جون زکوٰۃ و خمس اہل نصاب
تیسرے میدان مین ہر اک فریق
جبکہ جا پہونچیگا طے کر کے طریق
تب عبادات مرکب کا حساب
لیگا اس میدان مین وہ عالیجناب
جیسے حج کعبہ و غزو و جہاد
مشرکین سے در رہ رب العباد
بعدۂ چوتھے مین زہد و علم کا
نیت و اخلاص حرص و حلم کا
پانچوین مین خونیونکا انفصال
ہوگا درباب جراحات و قتال
پھر چھٹے میدان مین بالاہتمام
ہوگی پرسش از حلال و از حرام
اور ہر اک شخص حسب الاعتقاد
ہوویگا مسئول از عفو و فساد
ساتوین میدان مین بہر خاص و عام
ہونگے مسئول از حقوق ہر کرام
سب کے کاغذ بعد و کر کے درست
پل پہ کر دینگے روانہ از نخست
[illegible] ہر اک دی حسب الکتاب
ہو روانہ وان سے جس اہل [illegible]
اور نیکی ظالمون کی کردگار
دیگا مظلومونکو تا ہوان رستگار
اور جو اسکے نامۂ اعمال مین
کچھ نہونگی نیکیان اس حال مین
تو اسی مظلوم کے اعمال زشت
جو کہ ہونگی درمیان سرنوشت
دیگا اس ظالم کو حق بے اشتباہ
تا کہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ
ٹھیک یہ تبدیل اعمال عباد
جو کہ ہو مذکور اسے فرخ نہاد
اسمین اعمال ولی کا ہی نہ ذکر
غیر جسمی پوچھے تو کر کے فکر
اور یہ تبدیل نقل [illegible]
ہونگی اعمال نوافل سے شروع
اس سے بھی پورا نہوگا جب نقل
ہوگی جاری فرض مین [illegible]
اور بعض اس جا پہ ارباب ہمم
ایسے بھی ہونگے کہ از راہ کرم
مسئلے تھا جون کو [illegible] عمل
از سبے خوشنودی رب اجل
اک قیامت مین چنانچہ لے اخی
یون ہی ہے مذکور [illegible]
نیکیان بدیان اس میدان مین
پوری ہونگی پلّہ میزان مین
حکم ہوگا اسکو کہ اسوقت جا
ایک نیکی تو کسی سے مانگ لا
تا کہ ہو دسے پلہ نیکی گران
جس سبے تو پھر ہو سزاوار جنان
پھر وہان سے جائیگا وہ بے نصیب
اپنی سب یارون عزیزونکے قریب
ایک نیکی کی کریگا التماس
کر کے الحاح و تملق بے قیاس
لیکن اس دم ہر زبان خاص و عام
ہوگا جاری نفسی نفسی کا کلام
ہوگا ہر اک آپ ہی آشفتہ حال
دوسرے کا کون سنتا ہے سوال
تب یہان پر ناگہان اک نیک مرد
دیکھکر اسکو پر از اندوہ و درد
اپنی نامے مین جو دیکھیگا تو ور
غیر اک نیکی نہ کچھ پاویگا اور
تب کہیگا اس سے وہ مرد سخی
کہ تو اتنی نیکیون سے اے اخی
یہ نہین امید کہ سر از بہشت
خیر تو ہین سر بسر اعمال زشت
اتنی بدیون سے بھلا پا کر شکست
ایک نیکی کب بھلا جاویگی جیت
بس یہ بھی ہے جو ہو تیرا بھلا
اور جا تو سید صاحب کو چلا
بعدۂ میرا بھی باللہ یار ہے
جو وہ چاہیگا تو بیڑا پار ہے
اجر شامل ان دونون کو پروردگار
اپنی رحمت سے کریگا رستگار
اور دیگا اپنے فیض عام سے
باغ جنت تا دہین آرام سے
اور تب بھی برابر بالمراد
پھر نہ اسکو کم نہ کچھ اسکو زیاد
یعنی ان دونون کو از فضل اله
ہوگا جنت مین برابر پایگاہ

اور ہین اعمال جو کچھ بیش و کم
ہو گئے سب سے وزن جاننا نہین تم

جیسے ہے آب وضو اور حق کے دوست
اور قربانی کا خون و گوشت و پوست

اور وہ لڑکے جو طفلی مین مرے
یعنی ایام بلوغت کے ورے

سو یہ بھر وزن سب آن مین
ہو نگے داخل پلۂ میزان مین

ہو گی اُنہین حق کی تعظیم و صفت
بولنے والے کی قدر معرفت

پلۂ حسنات اگر ہو گا ثقیل
ہے یہی اُسکی ثقالت کی دلیل

اک روایت سے چنانچہ یہ بیان
خوب بالتفصیل ہوتا ہے عیان

اور بھر طومار کا اسے ذی عقول
ہو گا بیشک شرق سے تا غرب طول

یعنی کرتے ہی نظر بے ساختہ
ہوش ہو جاویگا اُسکا باختہ

اب بھی نیکی نہین ہی میرے پاس
غیر افعال شنیعہ بے قیاس

مت تاسف کر تو ہو کر بے مراد
ایک تیری نیکوئی ہے ہمکو یاد

دے تسلی اُسکے دل کو یون فقط
لا دینگے پھر جلد اک چھوٹا سا خط

کر مجھی تو اے جناب کردگار
کیسلئے کرتا ہے اس کو شرمسار

اب نہین ہے مجکو امید نجات
آگے جو مرضی تری ہے پاک ذات

بمقابل اُسکے پلّے مین تُلے
جس سے عقدہ میری مشکل کا کھلے

ہو گا جو کچھ تول مین تیرا یہ خط
سو سزا بھی ہو گی تیری اس نمط

رکھتے ہی از فضل رب العالمین
آئیگا اُس خط کا پلّہ سمت زمین

فہم مین راقم کی اس جا یہ سخن
یون گذرتا ہے تو گوش دل سے سن

جسکی برکت عمر بھر کے سب گناہ
دم مین کھو دیتی ہی از فضل اِلٰہ

بعض کہتے ہین کہ وہ میزان پل
ایک ہی اک ہے فقط از بہر کل

یعنی ہر اک کے لیے اسے با نشاط
ہے جدا ایک ایک میزان و صراط

اور اسکے ماسوا ہے یا تمیز
قربۃ للہ ہے جو کچھ کہ چیز

اور جو کچھ کرتے ہین اے خوش نہاد
لید اور پیشاب اسپان جہاد

لیک ماں جنکے باپ جن پر کر سکے صبر
رکھے ہا چشم گریان مثل ابر

بعد جب اُسپہ از امر ودود
چند گلے اور رکھدینگے فرود

تا کہ ہووے پلۂ نیکی ثقیل
درخور زیباستند اخلاص جمیل

درخور اخلاص و تصدیق نبی
ہو گی بھاری ہر کسی کی نیکوئی

کہ وہان اک شخص کے اسے مقتدی
ایک کم سو ہونگے طومار بدی

جبکہ دیکھیگا اُنھین وہ نیک مرد
دیکھتے ہی رنگ ہو جاویگا زرد

اور کریگا اپنے دل مین یہ خیال
کہ مری اب رستگاری ہے محال

تب ملائک دیکھ یہ حال تباہ
یون کہینگے اُس سے اے عبد الٰہ

دیکھلے اُسکو بھی شاید اس مکان
ہو اسی سے کچھ ترے حق مین امان

دیکھ اُس پرزے کی صورت عجیب
ہوئیگا داعی بدرگاہ مجیب

ہون سزاوار سقر ایسے بے شک ریب
اپنے کو وار رفتن اے دانائے غیب

یہ جو ہے خط ایک چٹھی کی مثال
ایسے طومار و نکے آگے کیا ہے مال

حکم ہوگا کہ کسی پر زینہار
ظلم کرتا ہے نہین پروردگار

بعد ہ دھر دینگے وہ خط صغیر
پلّۂ میزان مین بامر قدیر

جس سے اُس خط کے وہ نیکو سرشت
وہ ہو گا داخل باغ بہشت

ہو گی اُس کے زمین تشلیہ اہتمام
شاہد ہے حضرت خیر الانام

لیک ہے درباب میزان و صراط
اختلاف عالمان با نشاط

اور بعضے اس سخن کو کر کے رد
کہتے ہین یون کہ وہ ہین بیحد و عد

یا جدا اک ایک بہر ہر فریق
یا برائے ہر امم ہے خوش طریق

لیک آیت صریحا ہے دلیل	وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ	کثرت میزان پہ از قول جلیل
پھر صراط او پہ چلیں اسے با کمال	اپنے دلمیں چاہیئے کرنا خیال / حال سکا اسطرح مفہوم ہے	آ گئے پھر اللہ کو معلوم ہے

اسمین مذکور ہے جو حشر کو بالا سے صراط | حسب ایمان و عمل ہوویگا ہر شخص رواں

کہتے ہیں جو وقت سب اہلِ نشور	پھر وہ چلینگے پُل پہ از بہر عبور	آئیگی تب ایک آواز بلند	سب کے کانوں میں کہ کرلو آنکھیں بند
فاطمہؓ بنت محمد مصطفےٰ	جاتی ہیں اس پُل پہ با سبقِ صفا	پھر اُنھوں کے بعد اک فرقہ وہاں	پُل میں اُڑ جاویگا جوں برق جہاں
پھر مثال ریح صرصر اک فریق	طے کریگا دم میں اُس پُل کی طریق	بعدہ اک انبوہ عام خوش خرام	جائیگا مانند اسپ تیز گام
یوں ہی اور اک قوم پیشرو کی چال	اور اک نے مرو پیادوں کی مثال	جائیگا پھر رو کے گھٹتا اک ہجوم	جیسے متوالے چلے ہیں جھوم جھوم
نار سے بھڑکینگے شعلے اُس آن	آگے پیچھے سیکڑوں حق کی امان	بعض لوگونکو جھپٹ جاوینگے واں	گر پڑینگے کھا کے لغزش ناگہاں
اور جو جو شخص اُن میں ناخلف	اپنے تو ہلاک ہونگے ہی تلف	سو اُنھیں وہ مستحق بے قیل و قال	پُل سے دینگے آتش دوزخ میں ڈال
باقی ماندوں کو یوں بے نیاز	لینگے گرنے سے بچا صوم و نماز	یوں ہی اکثر جو کہ ہیں اعمال نیک	ہونگے بیچوں بیچ میں سب ایک ایک
یہ صلوٰۃ و صوم ہونگے دستگیر	تا نہ گرنے پائیں وہ در نار سعیر	اور تا بچپہ خدا سے ذاتِ پاک	واں بچا لینگے زِ نارِ سوزناک
سب کے سب اُس دم ز خوف کبریا	دم بخود ہوں گے بلا ریب و ریا	کچھ نہ نکلیگی کسی کے منہ سے بات	ہووینگے لرزش میں یوں پا ثبات
لیکن امت کے لیے سب انبیا	ہوں گے داعی در جناب کبریا	اور کہینگے ملتجی ہو بار بار	ربِّ سلِّم ربِّ سلِّم آشکار
یعنی انکو لے بچا اے کردگار	اور سلامت لیچل اُس رستے سے پار	اور یوم النحر کو جو مستند ام	کرتے ہیں قربانی سب خاص و عام
فضل حق سے سو وہی روزِ نشور	پُل پہ مرکب ہوویگا بہر عبور	جبکہ ہر اک مومنِ خوش نصیب	جاکے پہنچینگے اُترنے کے قریب
تب جا دینگے منافق شور و غل	اک اندھیرے میں گھر بالا سے پُل	کا اے مسلمانو ہمیں یاں چھوڑ کر	کیوں چلے جاتے ہو تم منہ موڑ کر
ہمکو اپنی روشنی میں لو پناہ	تا چلے آویں ہم بھی اپنی راہ	وہ کہینگے تم بھی اے قوم دنی	کیوں نہیں لاتے دین سے روشنی
جس جگہ سے لائے ہیں ہم ہے یہ نور	در خور اعمال از فضلِ غفور	سن کے یہ کلمہ منافق بہر نور	جبکہ پیچھے کو چلینگے تھوڑی دور
ہوگی واں اک تیرگی بیحد زیاد	دیکھتے ہی اُسکو وہ سب بد نہاد	پھر پھر آئینگے واں سے با رنج و تعب	یک بیک کرتے ہوئے شور و شغب
اسمیں ہو جاویگی حائل اک جدار	جوں سد یاجوج اک پل کے کنار	اور اُس دیوار میں اک ہوگا در	لیک مسدود و معلق سر بسر
حسب دیکھینگے وہ سارے روسیاہ	اس در مسدود میں جانے کی راہ	تب کرینگے وا سے دیدار بیشمار	اور پکارینگے بہت ہو بیقرار

[illegible]

اے گروہ مومنان پاک کیش
ہم نہ کیا ساتھی تمہارے تھے ہمیش

جو وہاں سے لایا تا یہاں تک اپنے ساتھ
گم گئے ہو چھوڑ ہم لوگوں کا ہاتھ

ہم یہاں ہیں سخت ظلمت میں اسیر
تا پتے ادھر او دھر مثل فقیر

کیا گنہ ہم نے تمہارا ہے کیا
جسکے موجب تم نے یہ بدلہ لیا

وہ کہینگے فی الحقیقت ہے یہ ٹھیک
تم بظاہر وان ہمارے تھے شریک

لیک باطن میں سدا لیل و نہار
رہتے تھے بے حرمتی کے انتظار

اور وان رہتے تھے تم شام و پگاہ
جان و دل سے کافروں کے خیرخواہ

اور تعظیم و اطاعت بندہ وار
کرتے تھے کفار کی تم بے شمار

اب انہی میں جاؤ اے قوم غوی
جنکی کرتے تھے ہمیشہ پیروی

اتنے میں اک شعلۂ نار بزرگ
آئیگا دوزخ سے باحال سترگ

کھر انکو اٹھا جوں برگ کاہ
یوں ہی وہ شعلہ انہیں بیچ اشتباہ

کھینچ کر لیجائیگا بحکم ذوالجلال
دیگا وان بیچ درکۂ اسفل میں ڈال

پھر دو فرقے چلے جو ہونگے پار
اک مثل باد و دیگر برق وار

وہ جو آپس میں کہینگے کہ مدام
ہم سنا کرتے تھے اکثر یہ کلام

کہ ملیگا ایک پل روز نشور
پشت پر دوزخ کے وان بہر عبور

سو نہ پایا آج اس پل کا پتا
ہے کہاں پر وہ ذرا ہمکو بتا

یعنی اس سرعت سے جاوینگے گذر
کہ وہ پل اصلا نہ آویگا نظر

اتنے عرصے میں دیکھینگے کہ فرق
آ ملینگے انہیں طے کر کے طریق

جمع ہوکر سب کے سب اس آن میں
جا کھڑے پھر ہونگے اک میدان میں

پھر اسکے حضرت خیر البشر
کھول دینگے ہاتھ سے جنت کا در

اسمین ہے ذکر شفاعت کہ رسول عربی
ہونگے داعی پئے امت بجناب یزدان
اور لوگونکے تئین نار سے دلواکے نجات
روضۂ خلد مین لیجاوینگے باامن و امان

سب کے تئیں داخل کرینگے اُس جنان
ہز رو فضل حق سے باامن و امان

کرتے ہیں سب وہاں تحریر عقل
یوں احادیث رسول اللہ نقل

کہ بجز اُس شخص ماں باغ جنان
ربع ہو جاویگا پر از مومنان

پھر تسلی کے جناب مصطفےٰ
خلد میں لوگوں کو باصد قدو صفا

امتی باقی جو ہونگے مبتلا
نار دوزخ میں بصد رنج و بلا

انکے حق میں ہونگے آمرزش طلب
باحضور قلب از درگاہ رب

یوں ہی پھر پیش جناب کبریا
اپنی امت کے لیے سب انبیا

ہونگے مستغفر بامید نجات
از پئے آن مقتدائے کائنات

پھر کرینگے وہ رسول نامدار
سر بسجدہ ہو ثنا سے کردگار

ساتویں دن دیگا وہ عالیجناب
حضرت خیر الوریٰ کو یہ جواب

کہ اٹھاؤ سر کو اپنے اے حبیب
تم ہو داعی میں تمہارا ہوں مجیب

جنکو ایمان ہووے اک جو کی مثال
انکو لو جا نار دوزخ سے نکال

سن یہ مژدہ حسب فرمان جلیل
سر اٹھا لینگے رسول بے عدیل

ساتھ لیکر پھر فرشتوں کو شتاب
اور لوگ امت سے کرکے انتخاب

جاوینگے اسوقت دوزخ کے کنار
وان سے بہر خلاصی اہل نار

اور لوگوں سے کہینگے وو بتا
اپنے سب یاروں عزیزوں کا پتا

تا ملاکر ان سبھوں کو لیں نکال
نار دوزخ سے بامر ذوالجلال

کہتے ہیں شہدا کو اسدم مترس
ہو گئی بخشانے میں جفا کیس

اور ہوگا حافظوں کو اختیار — دہ نفر ہر از جنابِ کردگار
کوئی سو بخشائیگا کوئی ہزار — کوئی اس سے بھی زیادہ بیشمار
یعنی روزے پیشے سے آئین باز — اور ادا کرتے رہیں صوم و نماز
جلد پھر وہ خازنانِ اہلِ نار — قعر سے دوزخ کے غوطے مار مار
لیک پہلے سب کے وان اسے باصفا — عاصیانِ اہلِ بیتِ مصطفےٰ
اُمتی ہان از امتِ خیر الانامؐ — نصف ہو جاوینگے در دار السلام
کہ بہت سے امتی چھوٹے بڑے — اتنیک میں نارِ دوزخ میں پڑے
ہونگے سائل حق سے کا والا صفات — دیگا امت کو دوزخ سے نجات
نزد وہ تر وہ حضرتؐ عالی نژاد — سُن یہ مژدہ دل میں ہونگے شاد شاد
جا کھڑے ہو وینگے دوزخ کے کنار — اور نکلواوینگے امت بے شمار
بعدہٗ پھر جب وہ محبوبِ الٰہ — مجرموں اور عاصیوں کے خیرخواہ
بار سوم پھر بدستورِ نخست — جب شفاعت پر کمر باندھینگے چست
ہو جنھوں کے دل میں ایمان کا اثر — مثل اک ذرے کے اے خیر البشرؐ
یوں ہی سارا انبیا دینگے پناہ — بعد آنحضرتؐ کے حسب بارگاہ
اُمت آنحضرتؐ کی اُسدم سے پھر — سب نکل آویگی از نار سقر
خلد میں اُسدم ز فضلِ کردگار — امت آنحضرتؐ کی از حد بیشمار
لیکن اُسدم اک موحد کا فریق — باقی رہجاویگا در نارِ حریق
پر نہ تھا کچھ انکو انکارِ رسول — جو نکرتے دعوتِ ایمان قبول
انکے حق میں جب رسولِ نامدار — ہونگے داعی در جنابِ کردگار
حکم یہ ہوگا کہ انکو بالیقین — کچھ توسل انبیا سے تھا نہیں
اتنے میں مشرک جو سب تھے پڑے — [illegible] دوزخ میں پڑے

اولیا اور عالموں کو دستگاہ — ہوگی در بابِ شفاعت [illegible]
اور وہ لڑکے جو طفلی میں مریں — لیک جب ماں باپ سب انکے مریں
اذنِ حق سے وانپہ وہ ہوویں — ہونگے بے شبہ شفیعِ والدین
ہو ویگا جن جن کے جو جو کے مثال — دل میں ایمان لینگے اُنسے نکال
مخلصی پاوینگے از نارِ حریق — بعدہٗ درجہ بدرجہ ہر فریق
بعدہٗ جب وہ رسولِ نامدار — ہونگے پھر آگہ ز حالِ اہلِ نار
پھر اُسی دستور ختم الانبیاؐ — ملتجی ہو در جنابِ کبریا
حکم ہو ویگا کہ خردل کے مثال — جنکے ایمان ہو سے انکو نکال
وان سے پھر ساتھ لوگوں کے تئیں — جیسے عالم اولیا اصحاب دین
ہونگے داخل جبکہ وہ سب سوئے بہشت — تین حصے اُنسے پُر ہوگی بہشت
ناریوں کے حال سے ہونگے خبر — کہ ابھی ابن آدمی [illegible]
ہوگا تب یہ حکم از درگاہ خاص — کہ انھیں بھی نار سے کر دو خلاص
جاوینگے پھر وہ رسولِ ذی عروج — نار سے تا عاصیوں کا ہو خروج
قعرِ دوزخ سے بامرِ ذوالجلال — لینگے اپنی امت کو نکال
کوئی نہ رہنے پائیگا چھوٹا بڑا — صاحبِ توحید دوزخ میں پڑا
ہوگی ساری امتوں سے بھی چند — ہے حدیثوں میں لکھا اے ارجمند
کی نہ تھی مطلق انھوں نے پیروی — کوئی پیمبر کی بدارِ دنیوی
محض بے ادراکِ احکامِ رسل — رہ گئے تھے اپنی غفلت میں [illegible]
کہ انھیں بھی ز دوزخ تو ذوالجلال — اس عذابِ نارِ دوزخ سے نکال
بے علاقہ مجھسے بھی ہیں گو تمام — آپ ہی دونگا انھیں اُسدم خلاص
سو وہ ان توحید والوں کو وہاں — وان کرینگے اسطرح طعنہ زنی

کہ بتاؤ کیا تھا ہم اور تم میں فرق
جو کہ اب دونوں ہیں دوزخ میں غرق

کچھ نہ بخشا آج اُس وحدت نے نفع
یہ عذاب حق جو ہوتا تم سے دفع

اُسمین بحرِ رحمت ربِ جلیل
جوش میں آویگا سُن یہ قال و قیل

آیا رتبہ شرک اور توحید کا
زعم میں اُنکے برابر ہوگیا

آخرش اُن سکو وہ ذوالصفات
نار سے اُسوقت بخشے گا نجات

تن اُنھونکے ہونگے یونہی تشنہ سیاہ
جسطرح ہوتا ہے انگشتِ سیاہ

اُسمین نہلا وینگے اُنکو سب ملک
تن اُٹھینگے اُنکے کندن سے چمک

حکم ہوگا پھر کہ وہ نیکو سرشت
ہون شتابی داخل باغ بہشت

بعد اک مدت کے پھر وہ حق شناس
حضرتِ حق میں کرینگے التماس

اب ہمارا جو لقب ہے اور یہ داغ
دور کر دے یہ بھی تا پاوین فراغ

تب تو ہو جاوینگے وہ بیشک سپید

بحث جو کرتے تھے تم شام و پگاہ
ہمسے وان درباب توحید اِلہ

اب یہان پہ شرک و حدت سب ہے ایک
گو کہ تھے ہم بد وہان اور تم تھے نیک

کر اُنھیں یہ مشرکان بد گہر
ہنستے ہین اپنے برابر یو جھکر

نار میں اب اپنی عظمت کی قسم
اک موحد بھی نہ رہنے دینگے ہم

کہتے ہین جسوقت وہ نکلینگے سب
آتشِ دوزخ سے از فرمانِ رب

پھر درِ جنت پہ سن ہے شاہ ہم
آبِ حیوانکی جو اک بہتی ہے نہر

لیک رہجاویگا اک داغِ سیاہ
گردنون پر اُنکی از امرِ اِلہ

اور لقب اُن سبکا ہوگا دوزخی
روضۂ رضوان کے اندر اے اخی

کہ جو اپنے فضل سے اے کبریا
تونے ہمکو رتبۂ جنت دیا

آخرش جب از عنایاتِ غفور
اُنکا وہ نام و نشان بھی ہوگا دور

گورے گورے پاکیزہ بے نقص و عیب

روایت

ہے یہ روایت کہ وہ سارے نکول
نار سے جسوقت آوینگے نکل

بعد اُسکو بھی ہیوینگے نکال
پر عجب اُسوقت ہوگا اُسکا حال

بعد اک ساعت کے اے ایزد شناس
ہونگے برجا اُسکے جب ہوش و حواس

کہ خدا کے واسطے اسوقت جو
منھ مرادِ دوزخ کے باہر پھیر دو

کہے یہ منت سماجت کا کلام
عہد لیگا اُس سے حق کا نیکنام

وہ کہیگا چاہتا ہون یہی بس
اور نہین اس سے زیادہ کچھ ہوس

بعد اک ساعت کے پھر وہ دلفگار
دیکھیگا جب باغ جنت کی بہار

تب تو پھر رونے لگیگا زار زار
تا کسی ڈھب سے وہانتک ہو گذار

ہو نگے وہ اشجار جنت کے قریب
خوش نما و بس عجیب و بس غریب

عہد و پیمان کو نہ پھر رکھیگا یاد
دیکھکر وہ صنعت ربِ العباد

شب وہان باقی رہیگا ایک مرد
اُس عذاب نار میں با سوز و درد

یعنی پہلے قعرِ آتش سے نکال
دیوینگے اُسکو در دوزخ پہ ڈال

تب پکاریگا باواز بلند
سب فرشتونکو وہان وہ مستمند

ہو نہایت آپکا مجھپر سلوک
منھ جلا نے دیتی ہے آتش کی لوک

پھر نہ کچھ کچھ طمع اس سے زیادہ
جو بر آوے یہ ترسے دل کی مراد

تب ملائک پھیر دینگے اُسکا رو
نار کے باہر بحسب آرزو

کہ وہان تو کیا عجائب ہین شجر
سایہ دار و خوش ہوا و پر ثمر

حق تعالی عہد محکم اُس سے لے
دیگا پہنچا اُن درختو نکے تلے

جب وہان سے خلد کے حور و قصور
ہونگے ظاہر اُسکو پر نور و ظہور

بس وہ بے پا تون چلیگا شکل چور
رہینگے حسب تمنائی دزد رہ

آخرش پونہچیگا وہ نیکو سرشت / رفتہ رفتہ تا در باغ بہشت
دیکھتے ہی وہ ریاض دل فریب / اور بھی ہوویگا بے صبر و شکیب

کہ یہی لاریب ہے باغ جنان / مسکن دلکش برائے مومنان
پھر بہت سی منت و زاری کے بعد / حکم ہوگا اُسکو یہ کا ے مرد سعد

تو بھی ہو جا کر وہاں مسکن پذیر / ہیں جہاں سب مومنان بے نظیر
ہوگا داخل جبکہ وہ نیکو سرشت / ہر طرف معمور دیکھیگا بہشت

دل میں سوچیگا کہ میں جاؤں کدھر / پر ہے جنت دیکھتا ہوں میں جدھر
اس سرے سے اُس سرے تک بالیقین / دوسرے کی اسمیں گنجائش نہیں

تب کریگا حق سے تنگی کا سوال / کہ مجھے اسمیں بسنا ہے محال
اک مکان خالی نہیں ہے یا اِلٰہ / پھر مرا کس طور سے ہوگا نباہ

اُسکے یہ فرمائیگا پروردگار / کہ تو اپنی خواہشوں کو ایکبار
دین و دنیا کی جو ہوں سب جمع کر / تا نہ پھر گننی پڑیں بارِ دگر

کر چکیگا جمع وہ جب مرد نیک / سب مرادیں اپنے دل کی ایک ایک
تب سنیگا یہ بشارت آشکار / اپنے کانوں از جناب کردگار

کہ یہ ساری خواہشیں جو تو نے کیں / دینگے اپنے فضل سے سب تجھکو دیں
بلکہ اپنے پاس سے اور اے خوش نہاد / نعمتیں وہ چند دیں اُس سے زیاد

اے محمد اب کسی کی کیا مجال / جو کرے وصفِ عطائے ذوالجلال
بندۂ عاجز کو ہے مقدور کیا / کر سکے جو شکر انعامِ خدا

بسنے والے ایسے رتبوں کے لیے / شکر کو اُس ایک ادنیٰ کے لیے
ہونگے وان جو جو کہ خاصانِ اِلٰہ / کیجیے اُنکے مراتب پر نگاہ

گر کرے شکر جناب کردگار / حشر تک صبح و مسا لیل و نہار
تو بھی ہوگا کسی کا یہ دماغ / کہ وہ پاوے شکر نعمت سے فراغ

پر ہے واجب شکر کرنا ہر عباد / شکر ہی سے ہوتی ہے نعمت زیاد
اے دل اب اس بات میں مت کر تو فکر / اس سے کر تو قصۂ اول کا ذکر

فکر میں راقم کی یوں آتا ہے بس / کہ وہ شاید ہوگا مرد بوالہوس
یعنی وہ ہوگا حریصِ سیم و زر / دار دنیا میں سبھوں سے بیشتر

یاد کرنے میں حق والدین / کاہلی کرتا تھا وہ اے نور عین
یعنی کرتا تھا سدا وہ آدمی / باپ ماں کے نان و نفقے میں کمی

اُسنے ترسایا تھا جو ماں باپ کو / رات دن یاں اور نہ سوچا آپکو
اسلیے اُسکو جناب کردگار / آتش دوزخ سے کرکے رستگار

پہلے رک رک جا بجا ترسائیگا / پھر وہاں سے خلد میں پونہچائیگا
پھر حقیقت اُسکی جو ہو راست راست / وہ خدا ہی جانے ہے بکم و کاست

روایت

کہتے ہیں راوی کہ در باغ جنان / ہونگے جب مسکن گزین سب مومنان

یعنی جب وہ مومنان بے نظیر / ہو چکینگے خلد میں مسکن پذیر
اپنی اپنی جا پہ سب بالگاہ / بافراغ خاطر از فضل اِلٰہ

صحبتیں دنیا کی تب آوینگی یاد / رکھتے تھے جن سے ملاقات و وداد
اور کہینگے یکدگر وہ پاک کیش / کہ فلانا دوزخی ہے سے ہمیش

بحث اور تکرار کرتا تھا کمال / اب نہیں معلوم کیا ہے اُسکا حال
امر حق سے نار دوزخ کے اُدھر / دو دن ہی کھلجاویگا اک چھوٹا سا در

اور بشارت مومنوں کی اس مثال / دور رہیں ان ہو گی جون تیر مثال
کہ وہیں سے بیٹھے بیٹھے آشکار / سو بسو دیکھینگے حال اہل نار

اور انھیں سے کہینگے وہ کفار زشت — اپنی دوزخ سے نکلکر از بہشت
ہمکو بھی تھوڑا سا دو آب و طعام — تم تو ہو سیراب ہم تشنہ کام
تم نہیں پانے سکے یہ آب و طعام — حق نے کی ہیں یہ نعمتیں تمپر حرام
وعدۂ حق جسکے اوپر تم مدام — کرتے تھے تکذیب و انکار تمام
سنکے یہ گفتار وہ سب نابکار — سخت ہونگے اپنے دل میں شرمسار

اور کرینگے انسے سرور کو سوال — کا ای گروہ مومنان شادحال
سنکے یہ وہ مومنان خوش خطاب — دینگے اُن ناحق شناسوں کو جواب
اُنکی خواہش میں عیش کرتے ہو فکر — چاہیے اب کچھ نہ کچھ اسکا ذکر
سچ کہو پس غور اعمال خویش — وہ ملا پانا تمھیں بے کم و بیش
پھر وہ کھڑکی بند کرلیوینگے زود — تاکہ ہو موقوف یہ گفت و شنود

روایت

کہتے ہیں یوں راویان ارجمند — کہ دریچہ جب ہو جاویگا بند

تب کرینگے مومنان خوش خصال — اپنے دل میں تب کے باتوں کا خیال
کہ کہاں ہیں آج وہ نور بصر — کچھ نہیں معلوم ہے اُنکی خبر
تب تباوینگے ملائک کر کے یاد — کہ وہ سب ہیں مراتب بالمراد
اپنی اپنی جا پہ رکھتے ہیں قیام — خوش دل و محظوظ طبع و شادکام
وہ کہینگے ہمکو یہ باغ و بہار — بے اُنھوں کے آنکھ میں لگتا ہے خار
گرچہ پر ہے دل کھاتا ہے طیش — کچھ نہیں بھاتا ہے یہ آرام و عیش
پاس تھے دنیا میں پیش دوستان — کیا بہیگا انکا ان در بوستان
اُنکے ہی حق میں تم بہر وصال — حضرت حق میں کرو دعا یہ سوال
کہ وہ یوں کہتے ہیں عزا ای کردگار — ہے تو تیرے فضل کے امیدوار
کہ الٰہی کیجیے ہم کسب و معاش — رکھتے تھے دنیا میں جس سے ہم بود و باش
اور خدمت کو بزرگوں کی مدام — پرورش کرتے تھے اُنکی صبح و شام
اور اُنکے دیکھنے ملنے سے ہم — رکھتے تھے آنکھوں کو ٹھنڈا دمبدم
کیوں نہیں حاصل نعمتیں یہ بے حساب — تجھ سے منعم کی اطاعت کے سبب
اُنکو ملا اس نعمت کی خواہ سے — اب کہیں محروم ہم کس راہ سے
ہماری ہے یہ بھی پاک دل کی مراد — یہ جو پوری کر دا ای رب العباد
رکھتی ہیں تیری حضرت میں نیاز — تاکہ اس نعمت سے بھی ہوں سرفراز
ہونگے ارشاد از جناب ذوالجلال — لا شتابی آنکو سب اہل و عیال
آئینگے وہ با ہزاراں اشتیاق — اُنکو اپنی مومنوں کو بے نفاق
اور ان ہی سب کی بدولت بالمراد — اپنی پاداش عمل سے بھی زیاد
نعمتیں پاوینگے از فضل خدا — اور جنت میں رہینگے ایک جا
بعد اُن نعمتوں کے باوجود — حکم حق ہوگا فرشتوں کو کہ زود
اُنکا اسباب ضروری بیگمان — لاکے سب دو تھیا اس زمان
تاکسی کو بعد ازین تکلیف و رنج — یان کہونچنے پائے مقدار برنج
پھر مدارج مومنوں کے کردگار — از شفاعت رسول نامدار
روضۂ رضوان میں کر دیگا بلند — اُنکی قدر و منزلت بھی دو چند
پھر کریگا اک منادی ابتدا — جنت و دوزخ کے اندر یہ ندا
کہ گروہ مومنان خوش نصیب — آؤ سب جنت سے دوزخ کی قریب
اور تم بھی ای گروہ اہل نار — جمع ہو دوزخ سے جنت کی کنار
یہ ندا سنتے ہی از خوف ہلاک — جنتی ہونگے وہ سب اندیشناک
کہ کہیں اب پھر نہ آفت میں پھنسیں — جو یہ سارے دوزخی ہمکو ہنسیں

ہم تو سب آئے تھے از حکم ودود
یونہی دنیا میں تھے دولت پڑھتے درود
کہ ہماری ہوگی شفا لیا اب نجات
پھر لایا موت کو وہاں کرکے بند
اور سبھی ہونگے سائل وہ عزیز
کہ ہم اسکو جانتے ہیں صاف صاف
دار دنیا میں سب اہل روزگار
ذابح اسکا کہتے ہیں بالاختصاص
تم رہو اس باغ جنت میں ہمیش
اور تم بھی اے گروہ زشت کیش
اب رہو اس میں عذاب بیشمار
کہ نہیں ہے تمکو اب خوف ہلاک
اور بیان تمام ہونگے دوزخ کے لوگ
کیا یہی الزام لوگونکا تھا مقسوم سد
شکوہ کہاں اب انکا ملتا ہو شعر
اب انھی دوزخ میں جلنا ہے مدام
بند کر دینگے پس کرکے ترک و تجاز

ان بہشتوں میں با قرار خلود
ساحل دوزخ پہ جا ہونگے کمرود
جو کوئی ہے منادی سے یہ بات
لائینگے اس دم بشکل گوسپند
کہ اسے پہچانتے ہو کیا ہے چیز
نام اسکا موت ہے بے اختلاف
چکھ چکے ہیں اسکی لذت ایکبار
حضرت یحیی پیمبر ہوگا خاص
کوئی آفت اب نہیں آویگی پیش
اب ہوا اس نار دوزخ میں ہمیش
تا ابد صبح و مسا لیل و نہار
اور نہ کچھ اس آتش دوزخ سے باک
سننکے یہ انکو نہایت ہوگا سوگ
جو یہاں لایا با قرار ابد
دیکھیو وہ بھی ہمارے دل پہ داغ
اور نکلنا تو بہت مشکل ہے کام
ہر طرف ہے با ستونہای دراز

اب یہاں جانے کی پھرتی ہے نوید
اور وہ سب کافران بد دماغ
اس گمان سے سب کے سب اہل نار
نا گہاں ہوگا انکا آشکار
سن کے کلمہ یوں فرشتونکو شتاب
کو لٹا دینگے روح اسی جگہ کہیں
ذبح کیجا ویگی پھر وہ گوسپند
اور دیگی یہ بشارت آشکار
کیونکہ جو تھی موت وہ خود مرگئی
اور انکا تو دل کہ ہم ای بد صفات
سن کے مژدہ مومنان خوش نہاد
بس اسی جنت میں رہنا ہوگا اب
کہنہ زار افسوس ہم کیا کریں
زندہ ہوتی موت تو بھی تھی یہ بات
مخلصی کی راہ اسمیں ہے کہیں
بعد اسکے ہوگا حکم کردگار
جسمیں ہر اک کافران بد خصال

یہ نہیں معلوم انمیں کیا ہے بھید
انکو اپنے دل میں ہونگے داغ داغ
جا کھڑی ہوونگی جنت کے کنار
ہیں یہ فرماتے رسول کردگار
دینگے سب کافر مسلمان یہ جواب
دار فانی میں اسے دیکھا نہیں
آگے لوگوں کے بہ تکبیر بلند
کہ ای مسلمانان عالی اقتدار
سب کے اپنے غم سے امین کر گئی
خواہش موت اور تمنای نجات
ہو گئی از بس کہ اپنے دل میں شاد
فضل ہے حق کے ہمیشہ روز و شب
موت بھی جیتی نہیں ہے تا مرین
کر کبھی تو مرکے پاوینگے نجات
ہمکو تو ہرگز نظر آتی نہیں
خاد نوں کو تا کہ سب بواب نار
دل سے گم کر دیں نکلنے کا خیال

مومنو دل سے سنو تم صفت باغ بہشت
چند ابیات ہیں بحسب احادیث و قرآن

لیکن اتنا ہی سنو ذرا ای مومنان
سنئے نہایت مختصر

چند کلمے اب با وصاف جنان
روشن و تابان خشت سیم و زر

میں تمھارے روبرو یہ داستان
اور ہیں جا گل بہا ہیں دو خشت

راست کہتا ہوں بقول راستان
مشک اذفر وہ جو پاکیزہ بہشت

دہر جو خالق زمین انکی تمام
اور زمین ہر چمن در ہر مقام
نیز کنکر یان مین ان مین ہے ہمام
لیکہ کہ جسپے ہین سب نونہال
ساتہ میوہ موز و انگور و انار
دیگا اک میوہ پاکیزہ شکل
لیک ہین کاس ہین اب مین چار قسم
قلم دل مین ہی ہر آب ہو میٹر
یعنی اسکا ذائقہ اور رنگ بھی
نمروہ آیا ہو جسکی شان مین
ہو علاوہ انکے ای فرخندہ نام
اور اک تسنیم ہے اسکے سوا
جیسے اصحاب الیمین اور دعا
ہونگا شرابِ طاہرہ سو کچھ شیشے بھرے
اور جو ہونگے خاص انمین اہل بہشت
بعد جنت مین وہ ابرار حق
اس غزل مین جسمین ہے لطف ہا مثال
کرتے ہین بیان اہل شعور
تب ملائک پلائینگے ان کو
پر یہ ہو سب سے الطف و اطہر
تو بھی ہر گز نہ کرسکیگا تمام

درعفران و ریسے ای شکیل تمام
طیب پاک مصفا ہے تمام
لعل و یاقوت زمرد کی تمام
عاشق و معشوق ہو وقت وصال
سب سے شفقت و خوب بے شمار
ساتہ میونکا مرد ہنگام اکل
سن اوصاف انکا وصف پاکیزہ اسم
غیر آسن خوشگوار و دلپذیر
کچھ نہ ہو تبدیل و تغیر کبھی
کذا لگا نشانہ مین قرآن مین
تین چشمے اور مین سن انکا نام
سو دہ جاری ہو معلق ہر ہوا
رکھو برپا اور ہے کمتر پالگاہ
ایسے لوگون کے مکانون مین دہر
بانٹنے پیراب وہ نیکو سرشت
جب مشرف ہو گئے اندر دیدار حق

اور روش ہر ایک جو مین بار بار
ہمہ مین و طریق جو ہر کہ بیٹہ سے
اور ایسا جار ایسے سبکے بہت
اور جگہ شاخین انکی خوش
سب لطیف پاکیزہ شیرین شدار
اور وہ نہرین تو نہرین روان
دیکھ سے سورہ محمد مین عیان
دوسری مین ہے [illegible] شیر ہے
تیسری مین خمر یعنی شراب
اور عسل وہ ہی مصفی و شکر
ایک نہر کا فور اور اک زنجبیل
لیک ہے کیا بات ان چشمونکا آب
یعنی اور ونکی نسبت ہو نگو کم
وقت رغبت کے پینگے وہ سیراب
حوض لبریز ہی سے ہونگے انکو گھر
تب اٹھینگے اک نعمت پاک لطیف

غزل در تعریف شراب طہور

تیرا مصطفیٰ اسے یہ مذکور
جبکہ دیدار حق ہوا اہل بہشت
جام بھرا از شراب طہور
آب نہر و لنکا اور چشمون کا
باغ جنت مین مومنون کے حضور
گر لکھے خامہ بریدہ زبان
آخرش ہوگا معترف بالقصور
مختصر کو تحمد اب یہ غزل

روشن و شفاف ہوا آئینہ وار
سنگریزون کی جگہ موتی ہیرہ
مین طلائی نقرئی او [illegible] دست
جنت مین خار و سبزہ میوہ دار
خوش خوش و رنگ خوشگوار
ہر شہ پاک و مصفا ہو جوان
ہونگی انہار چار قسمون کا بیان
وصف جسکا خارج از تحریر ہے
آب چوتھی مین بھرا ہو شہد ناب
کیا لکھے خامہ صفت مین انکی حرف
نام ہو قرآن مین جسکا سلسبیل
عام لوگون کو وہان ہو نوش حاصل
غرفت و تو تیر مین دہ پاک دم
اور پانی مین ملا مثل گلاب
تا ہمین خاص ہے شام و سحر
اور حاصل ہوگی ای مرد فطرت
اسکی توصیف بیان ہے اختلاف
ہو چکینگے مشرف و مسرور
بے بدل ہی بلا تصور و لعور
وصف اسکے کا تمامہ ونشور
طول دنیا اسی نہین ہے ضرور

وصف اب اسمین درختون کا ہے اور پھولون کا

ابتدائے اوصاف اشجار جنان — گوش دل سے سن اے گروہ مومنان
گر بلندی انکی ہین حد سے زیاد — یہ ہے انمین شعور طبع زاد
لیکن وہی آکر پہنچنگی وہ شاخ درخت — اس بہشتی کے کنے اے نیک بخت
اور گلون سے انکے نکلینگے لباس — وہ مقطع جو ہونگے شاہون کے پاس
آئینگی ہر ایک کے تن پر درست — حسب خواہش نہ ڈھیلی نہ وہ چست
شمس ہے تو سمجھ ان جامونکا اسم — جو کہ اعلی ہونگی ہین سب وہ قسم
جسکو سندس کہتے ہین اہل عرب — ہیں آئی ہین جیسے فرماتا ہے رب
مثل مجموعے کی وہ اے دوستو ہین — یا لباس اطلس و دیباے چین
پر نہایت ہونگے شفاف اور لطیف — سارے کپڑے کیا قمیص اور کیا نصیف
اور جنت وہ ہے پاکیزہ مقام — ہو نہ جسمین گرمی و سردی کا نام
لیک رہتا ہے حال اعتدال — نور افشان صبح روشن کی مثال
بلکہ ہے بے شبہہ نور صبح دم — رو برو اسکے ہزارون حصہ کم
اسکے آگے تابش شمس و قمر — محض ہے بے رونق لگیگی سربسر
ہے روایت کہ جو اس دنیا مین آئے — ایک عورت ان سبھون مین منہ دکھائے
جو شعاع شمس سے نور قمر — محو ہو جاتا ہے سب وقت سحر
جو براز و بول و بلغم تھوک تھاک — چرک چشم و تن وغیرہ سب سے پاک
کذب و لغو و غصہ و بغض و غرور — حرص و رشک و شر وغیرہ سب سے دور
یعنی ہونگے سب کے سالم مزاج — پھر بھلا کیا انکو پروائے علاج
یعنی جتنے عادۂ ریش و بروت — کچھ نہ ہونگی ہے حدیثون سے ثبوت
امرد کی [illegible] بعد فضل رب ہو — آدمی لگتے ہین اب جیسے خوبرو

اور صفت ان کی جو ہین اس مین مکین و مکان

ہین جہان تک باغ جنت کے شجر — اس سے سوا اس کے ہر ایک کے ثمر
جب کوئی چاہیگا کہ وان جائیے — شاخ سے پھل توڑ لے اور کھائیے
بے لگائے ان پھلونکو کھائیگا — لیٹے بیٹھے جیسے دل مین آئیگا
ویسی پوشاکین نفیس و خوش قماش — ہین کہان دنیا مین گو کیجے تلاش
بعض گل ہین جنمین شمار فرش و فرش — بعض گل ہین جا بجا پر نقوش
قسم اول ہوگا لاہی مثال — نازک و باریک و دور از خیال
قسم ثانی انمین ہے اے پاکباز — ہوگا مضبوط و سطبر و خوش طراز
انکو وان بولینگے استبرق تمام — ریشمی کو رہین ہے یہ بھی نام
اس طرح کی غفی کے باوجود — نیچے سے نہ کے تن ہوگا نمود
اور شعاع شمس بھی اس مین نہین — اور نہ ہے اسمین تاریکی کہین
یعنی جو قبل از طلوع آفتاب — صبح کا ہوتا ہے حال اے کامیاب
وہ شعاع عرش ہے اے خوش نہاد — اسکو کیا نسبت بشو بہا مدار
اور ہونگی ایسی عورات بہشت — شکل اور صورت مین لاثانی سرشت
تو وہین چھپ جائے اس سورج کی دھوپ — دیکھتے ہی اسکے منہ کا رنگ روپ
اور یہ خوبی کہ سارے مرد و زن — پاک ہونگے از کثافتہای تن
اور کثافت دل کی جو کبر و منی — غیبت و غمازی و طعنہ زنی
اور نہوگا وان کسی کو کچھ مرض — جسکے ہو جسم رنج و اسی کچھ غرض
اور نہونگے بال بھی تن پر کہین — جو نکلتے ہین جوانی مین یہین
ہونگے پر ویسے ہی وقت ولادت سب بحال — جیسے ابرو و مژہ اور سر کے بال
یعنی ہین جتنے بال سب بہ جمال — وہ نہین ہین جو کہ ہون تن پر وبال

اسطرح بھیجون گی وہ سب با نو گنج / فارغ البال از ہمہ تکلیف و رنج
سب بسیر ہو گی وان عیش و طرب / ہر نظاہر مردون کو روز و شب
سیر باغ و می کشی آرام و عیش / حور و غلمان مین بسر ہی مثل جیش
اور کھانا اہل جنت کا تمام / جو رہینگے کھاتے پیتے وان مدام
کہ جو کھاوینگے تو آوے گی ڈکار / ایسی خوشبو و معطر چند بار
اور حاصل ہو گی انکو وہ فرح / بیبیونکی صحبتون سے ہر طرح
اور انسے کرکے صحبت جب فراغ / پائینگے وہ مومنان خوش نہاد
اور ہونگی وہ جنب بعد از مساس / وہ رہینگی پاک از حیض و نفاس
اور سوار ہونگی پے تخت روان / پائینگے وہ مومنان نوجوان
وہ سریع السیر کہ یکبار ہر راہ / طی کرینگے دم مین جون مرغ نگاہ
اور وہان ہر اک مکان دلپذیر / وہ عدیم المثل مین اور بے نظیر
اب انھونکا وصف حسن کرتا ہون مین / برج اور بنگلے وغیرہ جو کہ ہین
کوئی مروارید کا شفاف ہے / کوئی ہیرے کا نہایت صاف ہے
اور ہے رفعت مین ہر اک نصف میل / اور وسعت مین بھی غایت سے عدیل
اور جدا ہر ایک مین حجرے وہان / ہونگی محفوظ و مکلف جو وہان
اور خدمت کو پرستارین ہمیش / اپنے مالک کی رہینگے گرد و پیش
اپنے زیور اور پوشاک نفیس / دلبری مین بانکے اکڑ ہونگی بیس

اور رہینگے بے حسد آپس مین دل / خرم و شادان بصد آرام دل
دوستونکو صحبتونمین صبح و شام / آنا جانا بیٹھنا اٹھنا مدام
وہ خوشی ہر ایک کو ہو گی حصول / کہ سب دنیا کو غم جاوینگے بھول
کیا شراب کیا طعام و کیا ثمر / سب سریع الہضم ہونگے سر بسر
اور پسینا آئیگا تن پر تمام / کہ وہ فورا ہضم ہونگا طعام
مشک سے بہتر ہو بوئے عرق جسم / وہ مرض ہین بہتر از قے و بیان
مثل بوسی ہین کرونگا اسکو عیان / ویسی ہی ہو دیگی فورا باکرہ
تب بھی ہم وہ زنان شاکرہ / ایسی لیکن ہین ہین جو بیان
کیا لکھون ان بیبیون کی خوبیان / تب اڑینگے وہ ہوا پر مثل طیر
جبکہ بیٹھینگے انھون پر بہر سیر / وہ بھی ہجا وینگا انکے یا ز بین
تیز روی گو کہ اسپ باد پیما ہم بیس / قاف سے تا قاف تو ویسا نہین
جو کہ اس عالم مین گستہ ہوتے نہین / کوئی زمرد کا بنا ہے سبز فام
کوئی بلورین کوئی یاقوتی تمام / ہر جواہر کا بنا بس بے نظیر
یونہی ہے ہر اک مکان دلپذیر / ہین مبرا از شقوق و از فتور
اور وہ سارے مکانات و قصور / ہونگے وہ مقصود ہر بامر شت
یعنی بہر خلوت اہل بہشت / روز و شب حاضر رہینگی رد برو
اور خواصین اور کنیزین خوبرو / رنج اور تکلیف کچھ ہونے نپائے
تا کسی کو خلد مین اے نیک رائے

اسمین اب نام بہشتون کا سناتا ہون تجھے / تاکہ ہو خوب ترے دل کو تسلی اے جان

بعد ازین اب سن کہ مین لیکر قلم / جنتون کے اسم کرتا ہون رقم
آٹھ مکانات مین ہین عمارات و قصور / ایک سے اک رشک و تابان نور
اور ہین آٹھون مین اسمین سدا / جنتی دیکھینگے و دیدار خدا

سب بہشتین آٹھ ہین یون زیر و زبر / جیسے ساتون آسمان نیچے اوپر
تا انھون مین مومنان پاک دین / در خور اعمال ہونگے مسکن گزین
ہے اسی مطلب سے ماوٰی بہشت / دلکش و دلچسپ و بخش و پاکیزہ سرشت

تھا کا تسمین معنان پاک باز
تیسری دار السلام ای مرد سعید
ساتوین جنت ہے عدن سینہ صاف
اور جو ہے قول حیّ لا یموت
اور ہر ایک کی ہو جاوی ریسہ مشک
اور بعض عالمان خوش نصیب
کہ وہان نہ جسم پاہر کردگار
تب چلیگی اک ہوای مشک بیز
اسکو دیکھیں نور جمال ذو الجلال
اور اس خالق سی ہونگی ہم کلام
کہ عقیدہ میں اثر ہے یہ کلام
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ
اس روایت کو ذرا سن ای عزیز
کہ ہین جتنی آیتین قرآن مین اب
کہتے ہین کہ انکو ویان سینہ صاف
ہر مکین اسکا ہے نزدیک اب آ
یعنی کیا پاوینگے ہرگز مومنان
جو وسیلہ چاہیے تجھکو تو می
پیروی انکی سے ملتا ہے خدا
چھوڑ کر اپنے غنی کو بے ملال
آٹھوین جنت کو مطلق ای باصفا

نعمت دیدار ہے ہو سرفراز
اور چوتھی جنت الخلد اسکی بعد
آٹھوین کے نام مین ہے اختلاف
خاص قرآن اس سے بس ہوئی ثبوت
اور ہے اجملہ انسان و ملک
نام اس جنت کا کہتی ہین کتب
سب مسلمانان عالی اقتدار
معتدل یعنی نہ آہستہ نہ تیز
ہوگا طالع بعدیل و بیمثال
جسطرح چاہینگے سارے خاص و عام
کہ ہے بیشک مقعد الصدق اسکا نام

ایک کا تو جنت الماوی ہے نام
پانچوین جنت نعیم ای نیک نام
سن علی بن عباس کا تو یہ کلام
کہ ہے علیین نامی اک مکان
کچھ بہشتون مین نہین ہے وہ شمار
اس سے یہ مخصوص ہے بالاختصاص
واسطے دیدار حق کے جابجا
اس سے پوشاکین مسلمانونکی کل
حسب اعمال مراتب ہر بشر
اور رفیع الدرجات جو ہی والا نژاد
کیونکہ اس آیت سے ہے اسکا جواب

دوسری کا نام ہے دار المقام
اور چھٹی ہے جنت الفردوس ہے
کہ ہے علیین اس جنت کا نام
ہے وہ دفترخانہ اہل جنان
آگے ہے اللہ جانے ٹھیک ٹھیک
جو کہ آنحضرت نے فرمایا ہے خاص
جمع ہونگے مشاک کے تو دونیہ جا
خوب ہوونگی معطر مثل گل
دیکھینگے اس نور کو از چشم سر
وہ یہ فرماتے ہین حسب الاعتقاد
آگے ہے واللہ اعلم بالصواب
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ

اسمین تحریر ہے جنت کے مدارج کا شمار
حسب اعمال جو پاوینگے ہر اک اہل جنان

اتنی ہی جو بھی ہین جنت بیر سب
کہ ہے نام اسکا وسیلہ بے خلاف
جون وزیر اعظم اندر بارگاہ
ہے وسیلہ اسکے نعمائی جنان
تو کیے جا تو اسی کی پیروی
دونون عالم مین جو ہے حاجت روا
خبط ہے کرتا فقیرون سے سوال
یکٹنے اہل دنیا ١٢

انکین اک درجہ جو ہے سب مین رفیع
نور سے جسکے ہو رہا ہے ہر طرف
مومنون کو خلد مین جاہ و جلال
ای محمد چھوڑ یو مت اسکا ذیل
پیروی اسکی ہے بے ریب خلل
جب بلا حاجت روا ہر دو کون
وہ بھی کیا دینگے جو خود ہین فقیر

کہتے ہین یون راویان باتمیز
ہے وہ حضرت کیلیے جو ہین شفیع
سارے درجون پر وہ رکھتا ہے شرف
ہے وسیلہ انکے ملنا ہے محال
دونون عالم مین تو ہے اسکا ہی طفیل
موجب خوشنودی رب اجل
پھر عبث ہے چاہنا غیرون سے عون
ہین کہین عاجز بھی عاجز کے نصیب
ہونگے سب بیرون زبر مثل سبب

اور جو ہوگا طبقۂ بالاترین سقف اسکی ہووے گی عرش برین
انپر اوپر والون کو مثل نجوم دیکھینگے نیچے کی جنت کی ہجوم

اور اسی سے تو ہے ای نیک خو ساکنان طبقۂ ثانیہ کو
طبقۂ ثالث پہ آوینگے نظر وان کے عالم جون نجوم جلوہ گر

یون ہی ہر طبقے سے دیکھینگے مدام اپنے اوپر والونکو وان مستدام
اور ملیگی ایک ادنی کو مراد خواہش دنیا سے دس حصے زیاد

اور اس جنت مین وہ نیکو سیر پائیگا اک ملک واسع اسقدر
کہ مہیا ہونگے اسکے اندرون جا بجا باغات و انہار و عیون

اور اسکے درمیان فوج و حشم اور انواع مرکب در خدم
اور بہت مال و متاع دل پذیر ہے جو کچھ شایستۂ شان امیر

اور بہت سے درختون مین مگر بعض میوے بھاری ہونگے اس قدر
کہ تراشینگے اگر چھلکا اکل نکلیگی اک عورت پاکیزہ شکل

پہنے وہ پوشاک و زیور دلفریب کہ پری ہو دیکھ جسکو ناشکیب
اور ہونگی مستعد وہ پاک کیش انکے مالک کی اطاعت مین ہمیش

اور ہونگی قامت اہل بہشت مثل قد آدم خاکی سرشت
یعنی ان ہاتھون سے ہونگے ساٹھ ہاتھ باقی اعضا بھی ہونگے قد کے ساتھ

اور تخمینا انکھون کا سن و سال یون نمایان ہوگا با حسن جمال
گویا تیس سالہ ہین عیش شباب نعمت خوان طرب سے بہرہ یاب

اور زبان و دل سے انکے روز و شب بے تغافل ہوگا جاری ذکر رب
اور بظاہر جیسے جسم مومنان ہونگے پر لذت ز نعمای جنان

ویسے ہی باطن بھی انکا پر متق ہوگا مالا مال از انوار حق
دیکھلو سبحان اللہ اک شجر باغ جنت مین کہ ہے اسکا ثمر

بخشتا ہے فربہی تن کو تمام اور حلاوت ذائقے کو مستدام
اور تجلی جناب کردگار کرتی ہے محظوظ دل کو ہوشیار

الغرض وان مومنان خوش خطاب ہونگے ساری نعمتون سے بہرہ یاب
اور سب سے بے عدیل و بے مثال ہوگا دیدار جناب ذو الجلال

یہ عجب نعمت ہے بہر مومنان افضل و بہتر ز نعمای جنان
ہان مین اسکے چار درجے ای صبی ہے یہ ثابت از احادیث نبی

بعض لوگون کو لقای کردگار ہوگی حاصل ہر برس مین ایکبار
اور بعضے مومنان پاکباز ہونگے ہر جمعے کو اس سے سرفراز

بعد ازین جو ہونگے خاصان اکہ عالی القدر و مصلی پاک نگاہ
وہ مشرف ہونگے اک دن مین دوبار از تجلی لقای کردگار

ہے خبر مین کہ ادا کرتا ہے جو بالخشوع قلب فجر و عصر کو
تو لیے ان دونون وقتون مین حصول ہوگا دیدار خدای ذی عقول

اور خاص الخاص تو لیل و نہار روبرو حاضر رہینگے بندہ وار
جس طرح سے خادمان خوبرو شاہ کے رہتے ہین ہر دم روبرو

اسمین مذکور ہے جو عرش معلی کے تلے ہونگے ہر ایک مشرف بہ لقاے رحمان

روایت حق حضرت خیر الانام کہتی ہے یہ لوگ پاوینگے نجات
جنت ہشتم کا طبقہ زیر عرش ہے جو ہموار و برابر مثل فرش

سو جو اسمین ہے اک میدان پرنور ہر وہ بیت خالی ز حور و قصور
بس بھری جاینگی اسکے درمیان جا بجا حسب المراتب کرسیان

کوئی کرسی نور کی ہوگی بنی
کوئی از یاقوت و از دُرّ سنی

کوئی زمرد کی نہایت بے نظیر
کوئی سیم و زر کی اور روشن ضمیر

اور جو انہیں مومنان خوش نفس
قابل کرسی نہ ہونگے بعض کس

سو بٹھائے جاوینگے وہ پاک کیش
مشک کے تودون پہ حسب رتبۂ خویش

بیٹھنے کو خوش تختے سے سا کیان
اپنی اپنی جا پہ با امن و امان

مرتبے مین گو کہ ہر اک آدمی
رکھتے ہونگے وان پہ بیشی و کمی

پہ نہ ہوگا رشک ہر گز یک دگر
کہ بنا پر مین ہین نیچے یہ اوپر

اتنے مین آویگی اک ٹھنڈی ہوا
ایسی خوشبو کہ کبھی اُسکے سوا

باغ جنت مین نہ دیکھی ہو کبھی
اور اُس نے پائی مین کبھی

بعد فرماویگا پروردگار
اپنا جلوہ اُس مکان مین ایکبار

ہر کوئی اپنے مطالب مو بمو
جس طرح چاہیگا حسب آرزو

خواہ پنہان اُس زبان یا آشکا
عرض کردیوےگا پیش کردگار

اور سوال اُس کے کا وہ جا بجا جواب
آشکارا یک بیک دیگا جواب

بیچ مین کوئی کسی کے اُس زبان
حائل و مانع نہوگا بے گمان

پھر کریگا حق فرشتون کو یہ امر
کہ پلاؤ ان سبھون کو لا وہ خمر

جو کہ ہو موصوف باوصف طہور
بخششی ہر دل کو پینے سے سرور

اور ساری نعمتون سے بالمراد
خوب سا کردو انہیں محظوظ و شاد

پھر تو ہوجاوینگے سب ایسا غرق
دینکی لذت مین زیبا تا بفرق

کہ انھون کے دل سے جاویگی اتر
لذت نعما جنت سربسر

یعنی اُسکے روبرو وہ سی عقول
نعمتیں جنت کی سب جاوینگی بھول

بعد ہونگے مرحمت وان سے جب
اپنے اپنے مسکن و ماوی کو سب

ایک تب بازار وہ آنکھا راہ
وان ملیگا اُنکو از افیرا کہ

ہونگے سو وان اسمین ہر اقسام کے
یعنی ہر انواع اور اقسام کے

ہوگی جن جس چیز کی خواہش جسے
کہ یہ سودا جو ملے تو لوان لسے

دون ہی بلا چیز بے گفت و شنفت
اُس بہشتی کو ملائک دینگے مفت

وان جب پہنچینگے وہ فرخ نہاد
اپنی اپنی جا پہ شاد و با مراد

برکت دیدار حق ہے [illegible] مثال
چہرے اُنکے ہونگے با حسن و جمال

کہ اُنھون کی بیبیان ہونگی دنگ
دیکھتے ہی اُنکے مُنھ کا رب رنگ

پھر تعجب سے انھیں وہ بیبیان
پوچھینگی کہ چشم بد دور اے میان

یہ کہان سے آپکا حسن و جمال
ہوگیا ہے آج جون بدر کمال

وہ کہینگے ہے اس کا یہ سبب
جو کہ دیکھ آئے ہین ہم دیدار رب

ہے کہ اُس اکسیر اعظم کا اثر
فیض سے جسکے کیا اس مس کو زر

ذرۂ احقر کی بڑھ گیا جمال
کہ جو ہو خورشید تابان کی مثال

اور پھر جنت مین جسے اشتباہ
حسب رتبہ اُن سبھون کو بارگاہ

چاہیگا جب وہ جناب بے نیاز
اپنی رویت سے کریگا سرفراز

اور ہوگا اُن سبھون سے ہم کلام
اور اشفاق و الطاف تمام

پھر بیان راگ کا اس مین جو وہاں گاوینگے حق کی تعریف مین ہر ایک وہاں خوش الحان

یوں خبر ہے کہ در باغ جنان
بہر تفریح قلوب مومنان

ہونگے پیچھے راگ کے ہر چند طور
سن لے اب اوصاف اُنکے کرکے غور

نام طوبیٰ اک شجر ہے پر فراخ
ہر مکان مین اک اک اُسکی شاخ

کوئی جنت مین نہیں ایسا ہو کاخ
اُس شجر کی جسکے اندر ہو نہ شاخ

اُسکے پتونکی صدا دلکشا ہوا
اسقدر معلوم ہوگی خوش نوا

کہ زمین پر گر پڑینگے کھا کے غش
سنکے وہ آواز سب مستانہ وش

دوسرا اسلوب کا ہوگا سماع
سن لے مین کرتا ہون تجکو اطلاع

بیٹھے بیٹھے جا بجا حوران جنان
جمع ہو در وصف حسن بوستان

گائینگی اس طور کہ آئیگا وجد
سننے والون کو وہان آ اہل وجد

تب اُترے وہ بندگان کردگار
جو کیے جاتے ہین تا صوفین شمار

جیسے اسرافیل جو ہے اہل صوت
اور جیسے داؤد قاری زبور

اپنی خوش الحانی سے یہ پاک کیش
حق کی تسبیح و ثنا کرکے ہمیش

سب کو وان محظوظ فرماوینگے خوب
تا وہ بیخودی مین جاوین ڈوب

یعنی اُسکے ذوق سے بیتاب و قال
سننے والون کو وہان آئیگا حال

ذکر کیفیت عورات جنان ہے اس مین ۔ صفت نعمت خوشنودی خلاق جہان

یون روایت ہے کہ دنیا مین زنان
کوئی بھی بے زن نہوگا بیگمان

بلکہ اک اک مرد کو رب غفور
دیگا دو دو بیبیان مانند حور

اُن زنون سے جو کہ تھین تمیز
وہ نہ جانین کہ یہ کیا ہے چیز

اور جو بے خاوند ہین خستہ جگر
کرگئی ہین دار فانی سے سفر

یا تو عورتین کرگئین جو خورد سال
کرگئی ہین اس جہان سے انتقال

اور جنھونکی اپنی حاجت کے لیے
عمر مین اپنی کئی شوہر لیے

وہ ہونگی پیچھے اُس شوہر کے پاس
جس سے رکھتی تھین محبت بیقیاس

یعنی امر دین مین تھی اُلفت زیاد
کچھ نہین ہے حب دنیا سے مراد

بس یہی نظم و نسق مین ہے مآل
منقضی ہو وینگے ہشتاد ہزار سال

بعد فرماویگا وہ ذوالجلال
ایک دن وقت تجلی یہ مقال

کا محرمے بندو تمنا کرکے یاد
اور بھی باقی ہے کچھ دل مین مراد

سنکے یہ ارشاد سب دینگے جواب
منتہی ہوکرکے اے اقدس جناب

سب یہ آئی دل ہمارے کی مراد
بلکہ استحقاق سے اپنے زیاد

یعنی جو کچھ تھی تمنا سے دلی
فضل سے تیرے وہ سب ہمکو ملی

حکم ہوگا از جناب پاک سب
کہ تمھین دیتا ہون اور اک عجب

اپنی خوشنودی کی نعمت اے عباد
ہے یہ ہر نعمت سے رتبہ مین زیاد

تم سے اب راضی رہونگا مین ہمیش
ناخوشی ہرگز نہین آئیگی پیش

سنینگے اس بشارت کا مقال
سارے مومن از جناب ذوالجلال

تب تو یون جانینگے وہ نیکو سرشت
اُسکے آگے جملہ نعمائے بہشت

جس طرح سے پیش خورشید منیر
ایک ذرہ بلکہ اس سے بھی حقیر

کیونکہ اک خوشنودی پروردگار
رکھتی ہے سب نعمتون پر افتخار

تم سے مین راضی ہوا جسدم کہا
اے محمد اور کیا باقی رہا

جنت و حور و قصور و جملہ شئے
پیش خوشنودی خالق ہیچ ہے

اس مین تحریر ہے احوال اُنھون کا لاریب اہل جنت کے جو وان ہووینگے خدمتگاران

خادمان اہل جنت سربسر
ہونگے یہ سہ نوع از روئے خبر

ایک تو وہ بچے جو ہون کم سن میان
اہل جنت اور خدا کے درمیان

اور وہ نفسے ہونگا جو فرمان رب
دینگے یہ تھا یا امانت انکو سب

جو کہ تھے جنتی سب از عیال
دینگے یہ پوچھا در جناب ذوالجلال

یون ہی اکثر انبیا لیکر تھا
ایک کا جانا کہا وہ دیکھ پیتا

دوستو سمجھو کہ ہے وہ ایک قسم — خلقتِ جنت سے غایت پاک جسم
یہی ہین وہ لوگ نورانی سرشت — پاک تن مانند حوران بہشت

اور دیا ہے حق نے اُنہین یہ کمال — کہ اُنھون کا قد و قامت حسن جمال
ایک انداز سے پہ رہتا ہے سدا — بحکم دیدکاست از امر خدا

سو وہان وہ کرینگے کان پاک کیش — اہل جنت کے رہینگے گرد و پیش
یون پھرینگے ہر طرف پیشِ نظر — سلکِ گوہر جس طرح ہو منتشر

متیقن ہو وینگے وہ خدمتگذار — مشرکون کی ہین جو اولادِ صغار
اُنکو آنحضرت نے خود بخشوا لیا — ہو گئے داعی در جنابِ کبریا

کہ آتی شرک سے ہین یہ بری — جرم کچھ ثابت نہین انپر ذری
کیونکہ یہ بیچارگان روز الست — تھے مے قالوا بلیٰ کو پی کے مست

یان ہین تکلیف کو پہنچے نہین — جو کہ ہوتا کفر و شرک انسے کہین
یا تری توحید کے اقرار سے — موڑتے مُنہ اپنا یہ انکار سے

در گذرا ہے انسے اے عالی جناب — یہ نہین مطلق سزا اور عذاب
عزتِ حق نے مناجاتِ رسول — اپنے فیضِ عام سے کر لی قبول

اے عزیزو سنو اسمین کیا جاتا ہے رقم
اہل اعراف کا احوال بلا ریب و گمان

سو غلامی مین رہینگے یہ تمام — خاص ہیں اُمت کے جنت مین مدام

اور سنو اب آخری اک داستان — گوش دل سے اے گروہِ دوستان

رہگیا تھا باقی اس جا کچھ بیان — اسلیے کرتا ہون مین اُسپر عیان
یون روایت ہے کہ جب روزِ نشور — کر چکینگے لوگ سب پُل سے عبور

تب جنھون کے فعلِ نیک و فعلِ بد — سب مساوی ہونگے از روی عدد
متصل دوزخ کے وہ ہونگے اسیر — جا بجا مانند دزدانِ شریر

اور یونہی جن گروہون کے تئین — دعوتِ پیغمبرانِ پاک دین
نیک تھے ہر اک گناہِ بد سے دور — جیسے کفر و شرک اور فسق و فجور

اور کیا کوئی نہ کارِ نیک بھی — جون نماز و روزہ و حج ایک بھی
بلکہ تھے وہ جون بہائم و سباع — در طلب بہرِ خور و خواب و جماع

نیک و بد مین کچھ نہ تھی اُنکو تمیز — کہ بدی کیا شے ہے نیکی کیا ہے چیز
اور نہ تھے بالغ ہوئے جو کہ لوگ — یا کہ اُنکو ہو گیا کچھ ایسا روگ

جیسے مالیخولیا یا ضعفِ قلب — یا جنون و خبط یا ہو عقل سلب
جسکے موجب سے خدا کی بندگی — ہوئی ادا اُنسے نہین تا زندگی

اور حق و باطل کی تحقیقات مین — کی نہ تھی کوشش کسی اوقات مین
آخر الامر اُس نہالی سب کے سب — وان بٹھائی جاوینگے از حکمِ رب

جو کہ ہے اعراف مانند حصار — حائل عائق میانِ خلد و نار
تا کہ اُس دن جو کہ ہے پچاس ہزار — سال کا وہ روز از روئے شمار

بولتے ہین جسکو سب روزِ جزا — کیونکہ نیک و بد کو ہے اُسمین سزا
دیکھینگے جب حال کفارِ شریر — گر پڑے جلتے ہین در نارِ سعیر

اور کرتے ہین بہت غوغا و شور — شدتِ رنج و الم سے زور زور
تب تو وہ بھی دیکھ اُن لوگون کا رنگ — اپنے اپنے دل مین غایت ہونگے تنگ

گو عذاب اُنکو نہ ہوویگا ولیک — دل مین عبرت سی سما جاویگی یک
اور جب دیکھینگے حالِ مومنان — کہ ہین خوش محظوظ در باغِ جنان

دور سے دیکھ اُنکو وہ للچائینگے — اور آپ اُن تک نہ جانے پائینگے
تب نہایت دل پہ گذریگا قلق — ہونگے پر ناچار از فرمانِ حق

لیکن اہل اعراف وہ سینہ ریش
اور جو دیکھینگے عذابِ اہل نار
جب چلینگے وہ بہ نارِ سخت گرم
بخش دیگا اُنکے سب جرم و خطا
جو نہ پہونچے تھی سنِ تکلیف کو
لیک تھے اُس زندگی مین وہ غبی
بیخبر یا تھی نہ از راہِ درا ز
کھیچے جاوینگے وہ سب مثلِ صید
کہ مجھے پہچانتے ہوا سے عباد
حکم ہوگا کہ اگر تم سبکے سب
دیکھتے ہو جو یہ نارِ شعلہ دار
گر پڑینگے حسبِ حکم کردگار
اور جناب حق مین ہونگے عذر خواہ
جو رکھین اِس نار مہلک مین قدم
تب گروہِ اولین پر کردگار
تو بلاشک حسبِ فرمان بر محل
اسمین تو لایا گھس جیسے یہ مثل شیر
اور گروہِ آخرین پر ہوگا قہر
تو بھی تم ہرگز نہ اُسکو مانتے
پھر بھلا دنیا مین ایسے قوم دغل
اور سوا اُسمین ہوگے نامراد

دیکھینگے احوال دو دو انکا ہمیش
تو کرینگے اُنکو لعنت بے شمار
تب لادینگی وہین سے اُنکو شرم
اور کریگا پھر بہشت اُنکو عطا
زندگی اپنی مین یا پوچھے تھے وہ
بیخبر از دعوتِ دینِ نبی
یار کھا اُنکو شہر تی سے اُنکو باز
اک مکان مین متصل دوزخ کی قید
تمھارا کون ہوئے تمکو یاد
پوچھتے ہو مجھکو پر حق اپنا رب
کود تو اسمین پڑو تم ایک بار
اُس جگہ گتی آگ مین پروانہ وار
اس عمل سے کہا ہی بر حق آیہ
جسکے دیکھے سے فنا ہوتا ہی دم
نار کو کردیگا جون باغ و بہار
صدقِ دل سے اُسپہ یہ کیجے عمل
وان آدا امر مین کیجیے تو دیر
کربلا شبہ ہو تم کفار دعہد
اور دل سے اُنکو تم حق جانتے
غیب مین تم کسطرح کرتے عمل

جب کرینگی اہل جنت شادیان
کاے لعینون کیونکہ تمھاری یہ سزا
پھر ہمین اِتباعِ مومنین کا
اور بعضے راویانِ باشکوہ
پر حق و باطل کی تھی اُنکو تمیز
جو رسولِ حق کی کچھ اطلاع
شاید اِس سبب سے وہ قوم جہول
پھر تجلی کرکے اُسپر ذوالجلال
کہ سب اِس بات پر ہونگے گواہ
جسکو مین نے اسدم سوکردو
سن کلام اُن سب کے چند لوگ
اور جو رہجاوینگی باقی چند کس
تو ہی خود داناے اسرار نہان
پر تری رحمت سے ہین امیدوار
اور یہ فرماویگا دنیا مین گر
کیونکہ وان اقرار وحدت کا مری
پھر اُنھین داخل کریگا اس جنان
جو کہ تم دنیا مین ایسے قوم بشر
جبکہ میرے رو برو سنکر یہ حکم
قابل دوزخ ہو تم اسے جاہلو

دینگی تب اُنکو پکار کہ یہ دیان
جیسے تھی تم سنکر و زان ہی سزا
بعد اِک مدت کے رب العالمین
یون روایت کرتے ہین کہ وہ
یا نہ تھی کہ حق و باطل کیا ہی چیز
پاتے وہ تو کیون نہ کرتے اتباع
رہگئے محروم از دینِ رسول
ان سے فرمان کریگا یہ سوال
کہ بلاشک تو ہمارا ہے الہ
اور سوا میرے کسی سے مت ڈرو
دیکھتی ہونگی اپنی دل مین لوگ
وہ کرینگے کود نی مین پیش و پس
ہم ضعیفون مین ہین پیدا امتحان
ہر زمان صبح و مسا لیل و نہار
پر ہو احکام سے پاتے خبر
نارِ دوزخ سے نہ تھا مشکل نہی
روضۂ رضوان مین با امن و امان
کیسے ہو مردہ دلی سے پاتے خبر
رہگئے خاموش تم جون گنگ و بکم
جاؤ یا اُن اپنے زمرے مین ملو
جو ہے سلسلۂ ملک و شہباز لکھا

اس مین مسطور ہی اب حسب روایات صحیح

کہتے ہیں کہ جو انسان مکلف ہے سب بشر

حال جنات و مکافات بہائم کا بیان

ہیں جہاں ادراک ... ار سو لبیب

پیتے ہیں ہر اک ما کو لیکن سب قوم جن
کرکرین حق کی عبادت رات دن

فرق کیا ہو جن میں اور انسان میں
دیکھ لیجئے یہ سورۂ رحمٰن میں

کہتے ہیں شامل ہیں اور ثواب و عقاب
جملہ قوم انس و جان الکتاب

لیک ہے اس مسئلے میں اختلاف
عالموں کی رائے ہے اتو سینہ صاف

کو نہ جنات کا کیا ہوگا حال
حشر کو جب چکیگا انفصال

بعضے فرماتے ہیں کہ حشر کے دن
مثل کفار بشر کفار جن

در خور اعمال بد بعد از حساب
تا ابد کھینچینگے دوزخ کا عذاب

اور جو ہونگے صالح و نیکو سرشت
وہ ہونگے داخل باغ بہشت

بلکہ وہ مثل بہائم ہے سب
خاک میں ملجائینگے از حکم رب

اور بعضے کہتے ہیں صلحائے جن
باغ جنت میں رہینگے رات دن

اور کرینگے مالکی بے ظلم و جور
اسپر اپنی بنی آدم کے طور

اور کہا بعضوں نے کہ محشر کے دن
جنتی تو ہونگے سب صلحائے جن

لیکن انکی مالکی ویسے ہی
کچھ نہوگی باغ جنت میں ذرا سی

کیونکہ جو بھی مالکیت خلد کی
سو وہ حق ہے حضرت آدم کو ہی

پھرینگے حسب حیثیت کی طرح
متصل جنت کے با عیش و فرح

لیکن آمد رفت انکی لا کلام
باغ جنت میں رہیگی مستدام

اور وہاں کی نعمتوں سے بہرہ مند
مثل دہقانوں کے ہونگی بہرہ مند

قول ہے پچھلا احسن اے ایزد شناس
ہے قریب الفہم و نزدیک قیاس

آگے پھر داتا ہے اسرار نہاں
ہے وہی جو ہے خدا وند جہاں

اور وما من دابۃ فی الارض جو
آئیہ قرآن ہے سو اسکو سنو

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ

اے جہاں یہ آیت رب جلیل
ہوئی ہے اس بات کی اوپر دلیل

گو بہائم تا حشرات ذی حیات
سب جلائے جائینگے بعد ممات

پھر وہاں بر پیش خلاق اجل
پائینگے ہر اک مکافات عمل

بھیجو پالش اسطو پر با لاختصاص
جانور سے جانور لے گا قصاص

جیسے مارا ہوگا اس دنیا میں جو
شاخ والی گائے نے بے شاخ کو

ماکو فرمے لاغر کو ہیاں
چھیڑ کر ناحق ستایا ناگہاں

سو وہاں بے شاخ کو دینگی شاخ
اور بے قوت کو بھی قوت فراخ

اور کہینگے تو یہاں ایسا ظلم اد
رو برو محسن و گر کے اپنی داد

لیکے بیٹھے بات کی خاطر کبھی
دوزخ و جنت نہو گی خاک بھی

بار گاہ اسند ستو یزدان پاک
اسکے ہاں ہو جاوینگے جنت کی خاک

خالصاً للہ جو کہ جانور
ذبح ہوتے ہیں خدا کے نام پر

وہ اپنے مگر شفقت حالی کی خاک
خلد میں رحمت یزدان پاک

اور فقط جو اپنی حاجت کے لیے
جانور لوگوں یاں بسمل کیے

جو ... کر ستے ہیں سدا
بھیجے کھاتے کو سے نام خدا

سو وہاں پر ان سبھوں کی خاک سے
فرق ہوگا انکی خاک پاک سے

یہ تمام ... نی ... ناک
وہ اٹھادیگی وہاں اک لطف پاک

کیونکہ خاک خلد ہوگی با شعور
ہوگا حاصل انکو بھی ان کے سرور

باقی نہ رہیگی دنیا کی خاک
ہو گئے دریا اور صورت پاک

خاکِ دنیا وہ ملی ہے استفاد
محو ہوجاوینگے از حکمِ الٰہ

تو روایت کر بیان ماشہ نحو
فنا اس دنیا کے عنصر ہو وینگے محو

جب پہنچینگے اہل اپنے بعث و نشر
خالی رہجاویگا تب میدان حشر

تا سیاہی کم تر وہ ہوجاوینگے
انکی جا پر جنتون کو لاوینگے

خاکِ دنیا بن کے ہوئی مشک شگرف
اہلِ جنت کی غذا میں ہوگی صرف

اور صحاحِ معتبر میں اسکا ذکر
اس طرح مذکور ہے سن کر فکر

کردیا ہے اسکو حشر آن میں
قید ہونگے لوگ اک میدان میں

اور وہاں سے پاک ہو کر جب تمام
از شکایات و حقوقِ ہر کدام

ہونگے راہی خلد کو وہ پاک دل
تب وہاں دونون ہی اک مچھلی و بیل

یون لڑینگے دونون وہ بالا خاک
گر پڑینگے آخر شر ہو کر ہلاک

پہلے بریان کرکے وہ ماہی جگر
ہوگا تقسیم اہلِ جنت کے اوپر

بعد اُن دونون کو کرکے کباب
ساتھ اُسکے حکم خالق سے شتاب

مثل میدہ بن کے یہ دنیا کی خاک
ہوگی سارے اہلِ جنت کی خوراک

اس طرح سے خاکِ دنیا کی سب
محو ہوجاویگی از فرمانِ رب

کتنے ہیں دنیا میں یہ اے مہ لقا
چند چیزون کو وہاں ہوگی بقا

اور رہینگے باغ جنت میں ہمیش
عزت و حرمت سے حسب قدر خویش

جیسے ناقۂ حضرتِ صالح کا تھا
اور وہ دُنبہ تھا جو اسمٰعیل کا

اور سگِ اصحابِ کہف ای باشعور
اور حنانہ ستون اور کوہِ طور

اور منبر مسجدِ نبوی کا بھی
اور کعبہ جو ہے مکے میں ابھی

اور وہ صخرہ بھی از فرمانِ رب
جو معلق بیت اقصیٰ میں ہے اب

نازل اور وارد ہیں سب میں یہ سبھی
چند آیات و احادیث نبی

کہ رہیگی اہلِ جنت کو تمام
نعمت و قربت کی کثرت مستدام

اور اسی صورت رہیگی دمبدم
ناریون کو کثرتِ درد و الم

کم نہ ہووگی بقدرِ اک ہیچ
تا ابد انکو خوشی اور انکو رنج

اے محمد یہ بہت قصہ ہے طول
طول کرنے سے نہیں ہے کچھ حصول

کردیا اب اس مختصر کو تو تمام
اسقدر کافی ہے از بہر عوام

فضل حق سے دل کا حاصل مدعا
دیکھا سب اب اٹھا دستِ دعا

ہو چکا نظم رسالہ وہ جو تھا نثر تمام — مناجات و دعا ہے بجناب یزدان

یا الٰہی تو ہے غفار الذنوب
تیری تو ہے شان ستار العیوب

جو کہ آیا تیرے در پر عذر خواہ
گو ہوئے ہیں اس سے لاکھوں ہی گناہ

جبکہ توبہ اُسنے کی با چشمِ تر
ہوگیا مغفور وہ نیکو سیر

میں بھی آیا ہوں بامید نجات
تیری در پر اے حق ذوالصفات

عفو فرما میرے سب جرم و قصور
کیونکہ میں عاصی ہوں اور تو ہے غفور

اور یہ بھی ہو دعا میری قبول
از طفیل آل و اصحاب رسول

جب تلک باقی ہے میرے تن میں دم
سنتِ نبوی پہ رکھو ثابت قدم

ہے یہی بیشک صراط مستقیم
سیدھی جنت کو گئی بے خوف و بیم

جو کہ روگردان ہوا اس راہ سے
گم ہوا ہے وہ سبیل اللہ سے

چھٹ گئی اس سے صراط مستقیم
پیشوا اسکا ہوا دیو رجیم

سو بچا اس بلا سے اے پاک ذات
دور رکھیو مجکو تا حین حیات

جب کروں اس عالمِ فانی سے سیر
کیجیو تب خاتمہ میرا بخیر

اور اُس دن جو کہ ہے یوم الحساب
آئیگا اک میل پر جب آفتاب

اُس تپش مین مجکو اے میرے اِلٰہ
عرش اعظم کے تلے دیجو پناہ

اور وہ رستہ جو ہے روز رستخیز
ہوگا دوزخ کے اوپر جون تیغ تیز

نیک بد سب اُس پہ گذرینگے ضرور
حسب اعمال و مراتب بے قصور

مین جب اُس سے یا الٰہی ہون روان
بخشیو تب مجکو وان تاب و توان

تاکہ اُس رستے کو بے رنج و ملال
طے کرون مین برق خاطف کی مثال

اور عطا کیجو مجھے تو اے غفور
روضۂ رضوان مع حور و قصور

اور رکھیو نارِ دوزخ سے پناہ
ہے وہ جاے ناسپاسانِ روسیاہ

اور یہان کیجو مجھے اے بے نیاز
اپنی رویت سے ہمیشہ سرفراز

ماسوا ان نعمتون کے یا مجیب
اپنی خوشنودی بھی مجھکو نصیب

اور جو ہین مومنانِ باصفا
پیرو شرع شریف مصطفٰیؐ

کیا زن و کیا مرد کیا برنا و پیر
کیا غریب و کیا فقیر و کیا امیر

اس مین مرقوم ہے تاریخ مع اسم کتاب
تاکہ دریافت کرے اسکو ہر اک ابجد خوان

اُن سبھون کے حق مین ہو دعا قبول
ہو بحق آلؑ و اصحابؓ رسولؐ

جبکہ اس نحو سے اوقات صرف
تب ہوا اظہار یہ نظم شگرف

دل مین یون گذرا کہ اسکا نام جو
ہو مع تاریخ تو کیا خوب ہو

تب سروشِ فکر نے سُن یہ کلام
رکھ دیا **آثار محشر** اسکا نام

سو جناب حق مین ہے اب یہ دعا
ہو جو مقبول حسب مدعا

کہ پڑھے جو کوئی یہ میرا سخن
یا کرے تحریر یا کہ دل سے سن

دار دنیا مین جناب بے نیاز
اُسکو رکھے ہر گناہ بد سے باز

اور عقبیٰ مین اُسے حسب المراد
اپنی رویت سے کرے محظوظ و شاد

اور رکھے جنت مین با اہلِ ولا
از طفیل احمدِ آخر زمان

خاتمة الطبع

حمد و شکر بیشمار نثار بارگاہ حضرت آفریدگار ہے جس نے واسطے عطاے جزاے اعمال نیک و بد بندون کے روز قیامت کو پیدا کیا اور اُسپر ایمان لانے کا حکم فرمایا اور صلوٰۃ و سلام غیر معدود تا روز قیام اُسکے رسول مقبول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی آل رض اطہار اور اصحاب رض اخیار پر نازل ہو جنھون نے آثار و علامت سے خبردار کیا اور احوال روز آخرت اور نعمتہاے جنت اور عذابہاے جہنم سے ہوشیار کیا اما بعد جاننا چاہیے کہ یہ رسالہ ہدایت مقالہ مشتمل احوال مفصل آخرت پر موسومہ باسم تاریخی **آثار محشر** بعد تصحیح مطبع **فخر المطابع لکھنؤ** مین حسب ایما برادرم منشی **محمد عبد القیوم** صاحب مالک مطبع قیومی و تاجر کتب کلکتہ و ملیسلی اسکو اثر نظر بدرسہ عالیہ ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۶ھ حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا۔

مناجات مسمی بجامع الحاجات تصنیف محمد خان قندھاری

کاش جاوے یہ میرا سر یارب	تیرے کوچے مین ہو گذر یارب	التجا میری عاجزی کے ساتھ	ہووے مقبول رد نکر یارب
ہے غفور رحیم تیری صفت	مہربانی کی کر نظر یارب	قول تیرا ہے اِنْ یشار اللہ	مجکو پونہچی ہے یہ خبر یارب
	وَمَا تَشَاۤءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَاۤءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ		
کسکو طاقت ہے رہ بتانے کی	توہی ہادی ہے راہ بر یارب	رکھ مجھے در پہ اپنے یا اللہ	نہ پھرا مجکو در بدر یارب
نفس چاہے ہے ذلت وخواری	تو نچا ہے نہ ہو ضرر یارب	روز وشب مانگتا ہون تجہسے پناہ	نفس کے شر سے الحذر یارب
اور عنایت سے تیری مین پاؤن	نفس پر فتح اور ظفر یارب	جو دعا مانگون مین وہ ہو مقبول	دے زبان کو مری اثر یارب
ہیگا مختار انس وجان کا تو	شمس تیرا ہے اور قمر یارب	تجھ سوا کس سے مین کہون جاکر	کون میرا ہے دادگر یارب
سب کا فریادرس ہے تو لاریب	شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَآئِکَ	صَابِرِیْنَ عَلٰی بَلَآئِکَ	مین بھی تیرا ہون الغیثار یارب
نعمتون مین مجھے تو رکھ شاکر	اور صابر بلا پہ کر یارب	حکم سب تیری مین بجالاؤن	دے توفیق اسقدر یارب
نہ قضا مجھسے ہو نماز کبھی	عصر ومغرب عشا سحر یارب	اور رکھ ظہر پہ مجھے مضبوط	باندھے اسپر رہون کمر یارب
آوے رمضان کا مہینا جب	ساتھ روزونکے ہو بسر یارب	اور تونگر تو کر غنی مجکو	دے خزانہ سے اپنے زر یارب
تاادا مین کرون زکوٰۃ تری	فضل سے تیرے عمر بھر یارب	امن وتوشہ نصیب بارش ہو	حج کے خاطر کرون سفر یارب
دن بھی اُسدن ہو حج اکبر کا	مبرا کعبے مین ہو گذر یارب	باندھ احرام حج کو لاؤن بجا	اور قربان کرون شتر یارب
جاؤن کعبے سے پھر مدینے مین	ہووے اُس جا مری بسر یارب	اور شفیع کر مرا نبی اُسدن	مرکے جیوینگے جب بشر یارب
لا تخافوا ہے حق کلام ترا	روز محشر مین کر نڈر یارب	اور لا تقنطوا کہا تو نے	جرم میرے معاف کر یارب
آوے جب وقت موت کا میری	دفع شیطان ہو حیلہ گر یارب	بھاگے ابلیس اپنا لے لشکر	فضل کی تیرے ہو سپر یارب
اور ملک آوے آشنا صورت	جان کندن کے وقت پر یارب	نکلے اُسدن زبان سے الا اللہ	پڑھ کے کلمے کو جاؤن مر یارب
لے ملک روح کو کرے پرواز	کھول مجھپر فلک کا در یارب	پونہچون مین جبکہ تا بہ علییون	وان پہ لکھا ہے خیر وشر یارب
	وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا عِلِّیُّوْنَ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ		

میرے اعمال بد پہ یار خدا
مہر بخشش کی اپنی کر یارب

ہوگئے ارواح وان سے چہڑائے
تن مردہ مین سر بسر یارب

بھیج کوئی ولی پڑھے وہ نماز
آگے میرے جنازے پہ یارب

رکھین بعد اسکے گور کے اندر
قبر تجھپر نہ تنگ کر یارب

سورۂ ملک ہو شفیق مرا
مجھپہ روشن کرے وہ گھر یارب

اور پوچھین گے منکر و نکیر
قبر مین مجھ سے آن کر یارب

کون تیرا ہے مالک و خالق
کون رب تیرا آئے پہ شہر یارب

دون جواب انکو مین باسانی
مجھکو طاقت دی اسقدر یارب

اور عنایت سے تیری رب کریم
کھلے جنت کا مجھپہ در یارب

اٹھے جب زلزلہ قیامت کا
شق ہو آسمان میری قبر یارب

کھلاوین اُس سے بوے گل مانند
حشر سب میں کے سر بسر یارب

آئیگا کوس بھر پہ وان سورج
خلق کا ہونے گا جگر یارب

سایۂ عرش مین مرے اللہ
دی جگہ مجھکو بیخطر یارب

رکھینگے میزان مین نامۂ اعمال
تولیگا سب کا خیر و شر یارب

کم ترازو مین ہو بدی میری
نہ یادہ نیکی کو میری کر یارب

اور ناموں کو میرے دہنے ہاتھہ
دیوے لا نامہ نامہ پہ یارب

رکھ تو محفوظ دوزخون سے مجھے
آتش انکی ہے تیز تر یارب

زمہریر و جہنم اور سعیر
ہاویہ حامیہ سقر یارب

اور دوزخ پہ ہین ملک انیس
وہ نہ دیوین مجھے ضرر یارب

ہونگے اُس دن کھڑے وہ رستے پہ
سب سے پوچھین گے غصہ کر یارب

سنکے انکا سوال دن مین جواب
کر مدد میری اسقدر یارب

جب سُنین وہ ملک سخن میرا
ہو وین خاموش سر بسر یارب

جاؤن پل سے گذر مین مثل صبا
ملے جنت مین مجھکو گھر یارب

بخش مجھکو طفیل احمدؐ کے
پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ یارب

مثل عثمانؓ کے خدا وندا
کر تو محشر مین بیخطر یارب

اور علیؓ دیوین ہاتھ سے اپنے
مجھکو کوثر کا جام بھر یارب

جیسے اُسکو کہون دکھا مجھکو
اپنا دیدار بھر نظر یارب

جسطرف دیکھو نہین اٹھائے نگاہ
تو ہی آوے اُدھر نظر یارب

اور سب مومنون کو تو جنت
کھا دین جنت مین ثمر یارب

بخش میرے برادر و مادر
زن و فرزند اور پدر یارب

ہے یہی آرزو محمد کی
یہ دعائین قبول کر یارب

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؀

تمت

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ رسالہ مشتملہ بر احوال قیامت و دوزخ و جنّت موسومہ بہ آثار محشر مع مناجات مطبع فخر المطابع لکھنؤ [illegible] دوم طبع ہوکر محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ [illegible] باہتمام کمترین محمد فخر الدین ابن الحاج شیخ محمد یعقوب مرحوم و مغفور ماہ شعبان [illegible]ھ کو حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر مرغوب خاص و عام ہوا —